REGD. N.A 466

رجسٹرڈ نمبر اے ۴۶۶

فرمانروایانِ اسلام نمبر

نگار

ہندوستان و پاکستان دونوں جگہ
قیمت فی کاپی تین روپیہ

سالانہ چندہ پاکستان و ہندوستان
آٹھ روپیہ (مع سالنامہ)

تصانیف نیاز فتحپوری

ہندو مسلم نزاع کو ہمیشہ کے لئے ختم کردینے والی انجیل انسانیت

من ویزداں

مولانا نیاز فتحپوری کی ۴۰ سالہ دور تصنیف و صحافت کا ایک غیر فانی کارنامہ جس میں اسلام کے صحیح مفہوم کو پیش کر کے تمام نوعِ انسانی کو "انسانیت کبریٰ" (اخوت عامہ) کے ایک رشتہ سے وابستہ ہونے کی دعوت دی گئی ہے، جس میں مذاہب کی تخلیق، دینی عقائد، رسالت کے مفہوم اور صحائف مقدسہ کی حقیقت پر تاریخی، علمی، اخلاقی اور نفسیاتی نقطۂ نظر سے نہایت بلند انشاء اور پُر زور خطیبانہ انداز میں بحث کی گئی ہے۔

قیمت سات روپیہ آٹھ آنے علاوہ محصول

مذہبی استفسارات و جوابات کا

مجموعہ

اس مجموعہ میں جن مسائل پر حضرت نیاز نے روشنی ڈالی ہے ان کی مختصر فہرست یہ ہے:- اصحاب کہف۔ معجزہ و کرامت۔ انسان مجبور ہے یا مختار۔ مذہب و عقل۔ طوفان نوح۔ خضر کی حقیقت۔ مسیح علم و تاریخ کی روشنی میں۔ یونس اور ہارون۔ حسن یوسف کی داستان۔ قارون سامری۔ علم غیب۔ دعا۔ توبہ۔ لقمان۔ عالم برزخ۔ یاجوج ماجوج۔ ہاروت ماروت۔ حوض کوثر۔ امام مہدی۔ نورِ محمدی اور پل صراط، آتش نمرود وغیرہ۔ ضخامت ۴۲۶ صفحات کاغذ سفید دبیز۔

قیمت پانچ روپیہ آٹھ آنے علاوہ محصول

نگارستان

حضرت نیاز کے بہترین ادبی مقالات اور افسانوں کا مجموعہ نگارستان نے ملک میں جو درجہ قبول حاصل کیا اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ اس کے متعدد مضامین غیر زبانوں میں منتقل کئے گئے۔ اس ایڈیشن میں متعدد افسانے اور ادبی مقالات ایسے اضافہ کئے گئے ہیں جو پچھلے ایڈیشنوں میں نہ تھے۔ اس لئے ضخامت بھی زیادہ ہے۔

قیمت

چار روپیہ

علاوہ محصول

جمالستان

اڈیٹر نگار کے افسانوں اور مقالاتِ ادبی کا دوسرا مجموعہ جس میں حسن بیان ندرت خیال اور پاکیزگی زبان کے بہترین شاہکاروں کے علاوہ بہت سے اجتماعی و معاشری مسائل کا حل بھی نظر آئے گا۔ ہر افسانہ اور ہر مقالہ اپنی جگہ معجزۂ ادب کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس ایڈیشن میں متعدد افسانے اضافہ کئے گئے ہیں جو پہلے ایڈیشنوں میں نہ تھے

قیمت

پانچ روپیہ آٹھ آنے

علاوہ محصول

حسن کی عیاریاں

اور دوسرے افسانے

حضرت نیاز کے افسانوں کا تیسرا مجموعہ جس میں تاریخ اور انشا لطیف کا بہترین امتزاج آپ کو نظر آئے گا اور ان افسانوں کے مطالعہ سے آپ پر واضح ہوگا کہ تاریخ کے بھولے ہوئے اوراق میں کتنی دلکش حقیقتیں پوشیدہ تھیں جنھیں حضرت نیاز کی انشاء نے اور زیادہ دل کش بنا دیا ہے۔

قیمت دو روپیہ

علاوہ محصول

ترغیباتِ جنسی یا

شہوانیات مجلّد

اس کتاب میں فحاشی کی تمام فطری اور غیر فطری قسموں کے حالات پر تاریخی و نفسیاتی حیثیت سے نہایت شرح و بسط کے ساتھ محققانہ تبصرہ کیا گیا ہے کہ فحاشی دنیا میں کب اور کس طرح رائج ہوئی نیز یہ کہ مذاہب عالم نے اس کے رواج میں کتنی مدد کی، اس کتاب میں آپ کو حیرت انگیز واقعات نظر آئیں گے۔ نیا ایڈیشن۔ قیمت چار روپیہ

علاوہ محصول

"نگار" جنوری، فروری ۱۹۵۴ء

فرمانروایانِ اسلام نمبر

مرتبہ نیاز فتحپوری

شمارہ ۱-۲	مضامین جنوری، فروری ۱۹۵۴ء	جلد ۶۵

پیش لفظ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۳
محمدؐ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۵
عہد نبوی کے اہم واقعات ۔۔۔۔ ۸
ابوبکر صدیق ۔۔۔۔۔۔۔ ۹
عمر ابن الخطاب ۔۔۔۔۔۔ ۱۱
عثمان بن عفان ۔۔۔۔۔۔ ۱۳
علیؑ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۵
حسن ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۷
عہد خلافت راشدہ کے اہم واقعات ۔۔۔۔ ۱۸
خلافت راشدہ کے بعد ۔۔۔۔
امویئین (بنو امیہ) ۔۔۔۔۔۔ ۱۹
عباسئین (بنو عباس) ۔۔۔۔۔ ۲۱
عہد بنی عباس کے اہم واقعات ۔۔۔۔ ۲۲
مصر کے خلفاء بنی عباس ۔۔۔۔۔ ۲۵
اندلس - اسپین ۔۔۔۔۔۔

بنو امیہ (قرطبہ) ۔۔۔۔۔۔ ۲۷
بنو امیہ (اندلس) ۔۔۔۔۔۔ ۲۸
بنو امیہ (اسپین) ۔۔۔۔۔۔ ۲۹
حمودیئن ۔۔۔۔۔۔۔۔ ۳۰
بنو حمود (الجزائر) ۔۔۔۔۔ ۳۰
عبادیئن (اشبیلیہ) ۔۔۔۔۔ ۳۰
زیاریئن (غرناطہ) ۔۔۔۔۔ ۳۱
جوہریئن (قرطبہ) ۔۔۔۔۔ ۳۱
خاندان ذوالنون (طالیدہ) ۔۔۔۔ ۳۱
خاندان عامری (ولنشیا) ۔۔۔۔ ۳۱
خاندان توجیبی و ہودی (زار گوزا) ۔۔۔ ۳۲
افطسیئن ۔۔۔۔۔۔۔ ۳۲
شاہانِ دینیا ۔۔۔۔۔۔ ۳۳
نصریئن ۔۔۔۔۔۔۔ ۳۳
شمالی افریقہ ۔۔۔۔۔۔ ۳۵

ادریسی	۳۶
اغلبیئن	۳۶
زیاریئن - حمادیئن	۳۷
المرابطون	۳۸
الموحدون	۴۰
الموحدون (شمالی افریقہ)	۴۱
دارفور (سوڈان)	۴۲
رستمیئن	۴۳
حفصیئن	۴۴
عبدالوادویئن	۴۵
خاندان زیانی (الجزایر)	۴۵
مجاہدین بربر و ترکی حکومت	۴۶
خاندان مرین (مراکش)	۴۶
وتساطیئن	۴۷
شرفاء مراکش	۴۷
شرفاء حسنی	۴۸
شرفاء فلالی	۴۸
مصر و شام	۴۹
طولونیئن	۵۰
اخشیدیئن	۵۰
فاطمیئن	۵۱
ایوبیئن	۵۳
خاندان ایوبی (مصر)	۵۵
" " (دمشق)	۵۶
" " (حلب)	۵۶
" " (عراق)	۵۶
" " (حماہ)	۵۶
" " (حمص)	۵۷
" " (عرب)	۵۷
سلاطین مملوک بحری	۵۷
سلاطین برجی مملوک	۵۸
خاندان خدیو (مصر)	۵۹
عرب	۶۱
شرفاء مکہ	۶۱
شرفاء مکہ	۶۳
شرفاء خاندان قتادہ	۶۳
شرفاء وہابی خاندان	۶۴
یمن	۶۵
زیادیئن (زابد)	۶۶
یعفوریئن (صنعاء و جند)	۶۷
نجاحیئن (زابد)	۶۷
صلیحیئن (صنعاء)	۶۸
ہمدانیئن (صنعاء)	۶۸
مہدیئن (زابد)	۶۸
زوریئن (عدن)	۶۹
ایوبیئن (یمن)	۶۹
رسولیئن (یمن)	۷۰
طاہریئن (یمن)	۷۰
ائمۂ رسئین (سعدا)	۷۰
ائمۂ صنعاء	۷۱
یعربیئن	۷۱
سلاطین لحج	۷۲
شام و عراق	۷۳
حمدانیئن (موصل)	۷۴
حمدانیئن (حلب)	۷۴
مرداسیئن (حلب)	۷۵
عُقیلی خاندان (موصل وغیرہ)	۷۶
مردانیئن (دیار بکر)	۷۶
مزیادیئن (حلّہ)	۷۷
ایران - ماوراء النہر	۷۸
دُلفیئن	۷۹
ساجیئن	۷۹

علوئین ---- ۸۰
نسل علی کے بدقسمت افراد ---- ۸۱
حسن کی اولاد ---- ۸۱
حسین کی اولاد ---- ۸۱
حسن کے سلسلہ کی امارتیں ---- ۸۱
علوئین (طبرستان) ---- ۸۲
طاہری خاندان (خراسان) ---- ۸۳
صفاریئن (فارس) ---- ۸۳
سامانیئن (فارس و ماوراءالنہر) ---- ۸۳
الک خانی (ترکستان) ---- ۸۴
الک خانی (مغربی علاقہ) ---- ۸۵
الک خانی (مشرقی علاقہ) ---- ۸۵
زیارئین (جرجان) ---- ۸۵
حسنویئین (کردستان) ---- ۸۶
بویہ خاندان ---- ۸۶
بویہ خاندان (فارس) ---- ۸۷
" " (عراق، اہواز، کرمان) ---- ۸۸
بویہ خاندان مشترک حکومت (عراق) ---- ۸۸
" " کرمان ---- ۸۸
" " رے، ہمدان، اصفہان ---- ۸۸
آل کاکویہ ---- ۸۸
آل سلجوق ---- ۸۹
سلجوقیئن ---- ۹۰
سلاجقۂ عظام ---- ۹۱
سلاجقۂ کرمان ---- ۹۱
سلاجقۂ شام ---- ۹۱
سلاجقۂ عراق و کردستان ---- ۹۲
سلاجقۂ ارضِ روم ---- ۹۲
حشیشیئن ---- ۹۲
دانشمندیہ خاندان ---- ۹۳
خاندان اتابک ---- ۹۴
اتابک خاندان ---- ۹۵
بوریئن ---- ۹۵
بوریئن (دمشق) ---- ۹۶
زنگی خاندان (اتابک عراق و شام) ---- ۹۶
زنگی خاندان (اتابک موصل) ---- ۹۷
زنگی خاندان (اتابک شام) ---- ۹۷
زنگی خاندان (اتابک سنجار) ---- ۹۸
زنگی خاندان (اتابک جزیرہ) ---- ۹۸
بکتگین خاندان (اتابک اربیلا) ---- ۹۸
خاندان اورتوق (دیار بکر) ---- ۹۹
آل اورتوق (کیفہ) ---- ۹۹
آل اورتوق (ماردین) ---- ۹۹
شاہان آرمینیا ---- ۱۰۰
اتابک (آذربیجان) ---- ۱۰۰
سلغری خاندان (اتابک فارس) ---- ۱۰۱
ہزار اسپی خاندان (اتابک لورستان) ---- ۱۰۱
خوارزم شاہی ---- ۱۰۲
قتلغ خانی (کرمان) ---- ۱۰۲
ذوالقدر ---- ۱۰۳
جانشینانِ سلاجقہ (مغرب میں) ---- ۱۰۴
ترکی حکومت ---- ۱۰۵
مغل ---- ۱۱۰
خوانین اعظم ---- ۱۱۱
تولوئی خاندان ---- ۱۱۱
یوئن خاندان ---- ۱۱۲
دورِ انحطاط ---- ۱۱۲
تقسیم شدہ قبائلی دور ---- ۱۱۳
فارس کی مغل حکومت ---- ۱۱۳
حریف خوانین ---- ۱۱۴
خوانین (خیام زریں) ---- ۱۱۴
باتو خاندان ---- ۱۱۵

حریف خاندان	۱۱۵
خاندان اُردا	۱۱۶
فارس	۱۱۷
جلیر خاندان	۱۱۸
مظفری خاندان	۱۱۹
سربداری خاندان	۱۲۰
کرت خاندان	۱۲۰
ترک خاندان قرہ قیونلی	۱۲۰
ترکمانی خاندان آق قیونلی	۱۲۱
شاہان فارس	۱۲۱
صفوی خاندان	۱۲۳
افاغنہ	۱۲۳
افشاری	۱۲۳
خاندان زند	۱۲۳
قاچار	۱۲۳
ماوراء النہر	۱۲۴
آل تیمور	۱۲۵
شیبانی خاندان	۱۲۶
جانی خاندان	۱۲۷
منگت خاندان	۱۲۷
خوانین خیوا	۱۲۸
خوانین خوقند	۱۲۹
ہندوستان و افغانستان	۱۳۱
غزنوی حکومت	۱۳۱
غوری خاندان	۱۳۳
سلاطین دہلی	۱۳۵
غلام خاندان	۱۳۵
خلجی خاندان	۱۳۵
تغلق خاندان	۱۳۶
سید خاندان	۱۳۷
لودی خاندان	۱۳۷
مغل سلطنت	۱۳۷
ہندوستان کی چھوٹی چھوٹی مسلم حکومتیں	۱۴۰
صوبہ داران و شاہانِ بنگال	۱۴۰
گورنرانِ بنگال	۱۴۱
شاہان بنگال	۱۴۱
خاندانِ الیاس	۱۴۱
خاندان راجہ کانس	۱۴۲
خاندان الیاس (دوبارہ)	۱۴۲
حبشی خاندان	۱۴۲
خاندان حسین خاں	۱۴۲
خاندان محمد سور	۱۴۳
خاندان قرارانی	۱۴۳
شاہانِ شرقی جونپور	۱۴۳
شاہانِ مالوہ	۱۴۳
شاہان (غوری خاندان)	۱۴۴
شاہانِ (خلجی خاندان)	۱۴۴
شاہانِ گجرات	۱۴۴
شاہانِ خاندیس	۱۴۵
بہمنی خاندان	۱۴۶
عماد شاہی (برار)	۱۴۷
نظام شاہی (احمد نگر)	۱۴۸
برید شاہی (بیدر)	۱۴۸
عادل شاہی (بیجاپور)	۱۴۹
قطب شاہی (گولکنڈہ)	۱۵۰
اودھ	۱۵۱
افغانستان	۱۵۳
درانی خاندان	۱۵۴
خاندان اتچہ	۱۵۵

سالنامہ "نگار" ۱۹۵۴ء

فرمانروایانِ اسلام نمبر

ولادت نبوی ۹ ربیع الاول عام فیل (۲۰ اپریل ۵۷۱ء) سے دورِ حاضر تک

(مسلم حکومتوں کے مدوجزر کی مختصر داستان)

مرتبہ

نیاز فتحپوری

پیش لفظ

کسی خیال کا دل میں پیدا ہونا اور اس کو عملی حیثیت دینا، ان دونوں میں بڑا فرق ہے، تمام مسلم حکومتوں اور ان کے فرمانرواؤں کا ذکر ایک ساتھ، ایک ہی رسالہ میں! بڑا دلخوش کن خیال تھا، لیکن بعد کو جب اسلوب کار اور اس کے جزئیات پر نگاہ گئی، تو میں گھبرا اٹھا، اس لئے نہیں کہ تنہا میں اسے کیونکر انجام دے سکوں گا (کیونکہ تنہا کام کرنے سے میں کبھی نہیں گھبراتا) بلکہ صرف اس لئے کہ اس کی ترتیب کی جو صورت سامنے آتی تھی وہ اُلجھن سے خالی نہ تھی اور میں چاہتا تھا کہ جو کچھ ہو وہ اس قدر صاف اور کھلا ہوا ہو کہ ایک معمولی پڑھا لکھا انسان بھی بہ آسانی سمجھ سکے

ظاہر ہے کہ ڈیڑھ ہزار سال کی تاریخ کو جو سیکڑوں خاندانوں، ہزاروں حکمراں افراد اور روئے زمین کے ہر حصہ سے تعلق رکھتی ہو آٹھ دس جزو کے اندر سمیٹ لینا آسان نہ تھا، اس لئے پہلے یہ خیال پیدا ہوا کہ صرف چند مشہور و اہم خاندانوں کو لے لیا جائے، لیکن فوراً ہی میں نے یہ خیال رد کر دیا کیونکہ اس طرح کام ادھورا رہجاتا اور میرا یہ خیال کہ چھوٹے سے چھوٹے خاندان کے چھوٹے سے چھوٹا حکمراں کا نام بھی ترک نہ ہو، پایۂ تکمیل کو نہ پہونچتا

اس کے بعد دوسری اُلجھن اس وقت پیدا ہوئی جب اس کی ترتیب کی نوعیت کا سوال سامنے آیا۔ یوں تو بالکل بظاہر کھلی ہوئی صورت یہ تھی کہ زمانہ اور سنین کے لحاظ سے سلسلہ وار ان کو لے لیا جاتا، لیکن چونکہ ساری دُنیا میں مسلم حکومت ایک نہ تھی بلکہ ایک ہی وقت میں مختلف حکومتیں، مختلف ملکوں میں مختلف اغراض و مقاصد کے ساتھ قایم ہوگئی تھیں اور ہوتی جارہی تھیں، اس لئے زمانہ یا سنین کے لحاظ سے ان کی ترتیب سمجھنے میں بڑی اُلجھن پیدا ہو جاتی، بنا براں اس خیال کو ترک کر دیا گیا۔ دوسری صورت یہ تھی کہ ہر خاندان کے ساتھ اس سے پیدا ہونے والی تمام شاخوں کا ذکر ساتھ ساتھ کر دیا جاتا، لیکن چونکہ یہ سلسلہ بھی شاخ در شاخ بہت پھیلا ہوا تھا اور حکومتیں ایک خاندان سے دوسرے خاندان میں منتقل ہو کر ایک ملک سے دوسرے ملک تک پہونچ گئیں، اس لئے یہ ترتیب بھی اُلجھن پیدا کرنے والی تھی اور اسے بھی ترک کر دیا گیا

اب تیسری صورت صرف وہی رہ گئی تھی جو لین پول نے اختیار کی، یعنی مختلف ممالک کو سامنے رکھ کر وہاں کی مسلم حکومتوں کو تاریخی سلسلہ کے ساتھ لے لیا جائے اور یہی صورت میں نے بھی اختیار کی

اس میں ایک سہولت تو یہ ہے کہ آپ کو بیک وقت یہ معلوم ہو سکے گا کہ کس ملک میں کس کس وقت مسلم حکومتیں کس سلسلہ سے قایم ہوئیں اور دوسرا فایدہ یہ ہے کہ ایک ہی شاخ سے جو دوسری شاخیں نکلی ہیں ان کا بھی اجمالی علم حاصل ہو سکے گا

اسلوب کار کی یہ نوعیت متعین کرنے کے بعد مجھے یہ بھی سوچنا پڑا کہ اس کی ابتدا کس زمانہ سے کرنا چاہئے، کیونکہ حکومت

یا سلطنت کا تصور عہد نبوی یا خلافت راشدہ میں تو بالکل مفقود تھا اور اس کا آغاز صحیح معنے میں امیر معاویہ کے زمانہ سے ہوتا ہے۔ لیکن اس حقیقت کے پیش نظر کہ گو رسول اللہ اور خلفاء اربعہ فرمانروا نہ تھے، لیکن انھیں کی فتوحات پر بعد کو مسلم حکومتیں قایم ہوئی تھیں، عہد نبوی اور خلافتِ راشدہ کو بھی لے لیا گیا

میں نے اس رسالہ کی ترتیب میں بڑی حد تک لین پول سے مدد لی ہے اور مشہور لیکن کمیاب کتاب محمڈن ڈائی نسٹیز (Mohammadan Dynasties) ہی سے تمام اقتباسات لئے گئے ہیں۔ لیکن اسی کے ساتھ میں نے بعض حالات و تفصیلات حاصل کرنے میں "انسائکلو پیڈیا آف اسلام" سے بھی مدد لی ہے اور بعض ایسے خاندان جن کا ذکر لین پول نے نہیں کیا تھا، ان کا حال بھی موخرالذکر کتاب سے لیا گیا ہے

عہد نبوی، خلافت راشدہ و بنی عباس کے ذکر کے سلسلہ میں میں نے زیادہ تر الشیخ محی الدین خطاط کی "دوس التاریخ الاسلامی" پر اعتماد کیا

یہ اشاعت یقیناً خود میری ذاتی تحقیق یا مورخانہ کاوش کا نتیجہ نہیں ہے، لیکن یہ ضرور ہے کہ میری اس حیوانی محنت و کوشش میں کسی اور کا ہاتھ شامل نہیں ہے اور اس کے حسن یا قبح کا تنہا میں ذمہ دار ہوں

اس رسالہ میں دو نقشے بھی شامل ہیں جن سے "مد و جزر اسلام" کی تاریخی حیثیت آپ پر آئینہ ہوجائے گی اور یہ نقشے بھی لین پول ہی کی کتاب سے لئے گئے ہیں۔

۷ رجون ۵۳ء نیاز

محمدؐ

ولادت	=	۹ ربیع الاول عام فیل یوم دوشنبہ (۲۰ اپریل ۵۷۱ء)
ہجرت مدینہ	=	۸ ربیع الاول (۲۰ ستمبر ۶۲۲ء)
رحلت	=	۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ (۸ جون ۶۳۲ء)
مدت نبوت	=	۲۳ سال —— عمر = ۶۳ سال

دُنیا کی تاریخ میں "ہزار ڈیڑھ ہزار سال" کا زمانہ بڑی مختصر چیز ہے، اور اگر آپ امم سابقہ کی تاریخ اُٹھاکر دیکھیں گے تو معلوم ہوگا کہ بعض قومیں تو اتنے عرصہ میں اچھی طرح بن بھی نہ سکی تھیں، لیکن یہ خصوصیت کہ ایک قوم پندرہ سو سال کے اندر بنے، اُبھرے، بگڑے اور بگڑنے پر بھی پوری طرح ختم نہ ہوسکے، یہ خصوصیت صرف مسلم قوم کو حاصل ہے۔ یہ گویا ایک سیلاب تھا جو دیکھتے ہی دیکھتے تمام دُنیا پر چھا گیا اور جب اترا تو بہت سی چھوٹی چھوٹی ندیاں اپنے بعد چھوڑ گیا، جن میں سے اکثر خشک ہوگئیں اور بعض اب بھی جاری ہیں۔

رسول اللہ کی بعثت سے قبل عرب میں بعض نفوس (مثلاً قیس بن ساعدہ - ابو سعید بن زید - ورقہ بن نوفل) ایسے بھی پائے جاتے تھے جو بت پرستی اور واہمہ پرستی کو برا سمجھتے تھے، لیکن اکثریت بت پرستوں کی تھی اور اخلاقی حیثیت انکی بہت گری ہوئی تھی، وہ اپنے آپ کو شریعت ابراہیمی کا تبع کہتے تھے، لیکن عملی حیثیت سے وہ خدا کے نہیں بلکہ بتوں کے پرستار تھے اور کعبہ ان کا بہت بڑا مرکزی بتکدہ تھا جس میں انھوں نے ۳۶۰ بت قایم کر رکھے تھے۔ سیاسی حیثیت سے عرب میں مختلف حکومتیں قایم تھیں۔ ان میں سے بعض دوسری بڑی حکومتوں کے زیر اثر تھیں اور بعض خود مختار حیثیت رکھتی تھیں لیکن انھیں تاجدارانہ حیثیت حاصل نہ تھی اور فارس اور بازنطینی سلطنتوں کا اثر سب پر قایم تھا۔

اجتماعی حیثیت سے ان کی تین تقسیمیں تھیں۔ ایک عرب بائدہ (جن میں عاد و ثمود اور عمالقہ شامل تھے) اور یہ جماعت ختم ہو چکی تھی۔ دوسرے عرب عاربہ جس میں بنو قحطان اور یمن کی آبادی شامل تھی۔ تیسرے "عرب مستعربہ" یعنی حجاز و نجد کی آبادی، جسے اولاد اسماعیل بھی کہتے ہیں اور جو متعدد قبایل میں بٹے ہوئے تھے۔ انھیں قبایل میں سے ایک قبیلہ قریش کا تھا جسے سیادتِ مکہ حاصل تھی اور رسول اللہ کا تعلق اسی قبیلہ سے تھا۔

ولادت — آپ دوشنبہ کو مکہ میں پیدا ہوئے۔ تاریخ ولادت عام طور پر ۱۲ ربیع الاول عام فیل[1] (۲۰ جولائی ۵۷۱ء)

---

[1] محمود فلکی نے ہیئت کے حساب سے ۲۰ اپریل ۵۷۱ء متعین کی ہے۔

ظاہر کی جاتی ہے، لیکن محمود فلکی نے ہیئت کے حساب سے ثابت کیا ہے کہ دوشنبہ ۹ ربیع الاول کو تھا اور عیسوی تاریخ ۲۰ جولائی ۵۷۱ء تھی

والد۔ والد کا نام عبداللہ بن مطلب تھا اور یہ سلسلہ عدنان تک پہونچتا ہے جو آل اسماعیل میں سے تھے

والدہ۔ آمنہ بنت وہب بن عبدمناف، بن زہرہ، بن کلاب

بعد ولادت۔ آپ اپنے والد کے انتقال کے ۲ مہینے بعد پیدا ہوئے، اور "حلیمہ بنت ابی ذویئب السعدیہ" کے پاس جو قبیلۂ بنی سعد کی خاتون تھیں رضاعت و پرورش کے لئے بھیج دئے گئے

جب چار سال کی عمر ہوگئی تو اپنی والدہ کے پاس آگئے۔ دو سال کے بعد آپ کی والدہ کا بھی انتقال ہوگیا۔ بارہ سال کی عمر میں اپنے دادا عبدالمطلب کی نگرانی میں پرورش پانے لگے۔ دو سال کے بعد جب عبدالمطلب کا انتقال ہوگیا تو آپ اپنے چچا ابوطالب کی کفالت میں آگئے

آپ کی عمر ۱۳ سال کی تھی کہ آپ نے اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ شام کا سفر کیا۔ دوسرا سفر ۲۵ سال کی عمر میں کیا۔ یہ سفر بہ سلسلۂ تجارت تھا جب آپ جناب خدیجہ بنت خویلد کا سامان تجارت لیکر شام تشریف لے گئے تھے

۲۵ سال کی عمر میں جناب خدیجہ سے آپ کا نکاح ہوگیا۔ جناب خدیجہ کے بطن سے آپ کے تین بیٹے ہوئے:۔ قاسم۔ عبداللہ۔ ابراہیم (جو سب کے سب بہت صغر سنی میں وفات پاگئے) اور چار بیٹیاں:۔ زینب، رقیہ، ام کلثوم اور فاطمہ زینب کی شادی ابوالعاص ابن الربیع بن عبدشمس سے ہوئی، رقیہ اور ام کلثوم اپنے چچازاد بھائیوں عتبہ و عتیبہ (ابولہب کے بیٹوں) سے ہوئی اور فاطمہ کی علی بن ابی طالب سے

۴۰ سال کی عمر میں آپ کو منصبِ نبوت عطا ہوا اور آپ نے دعوتِ اسلام شروع کی، مردوں میں سب سے پہلے ابوبکر بن قحافہ ایمان لائے، عورتوں میں جناب خدیجہ بنت خویلد (آپ کی بیوی)، لڑکوں میں علی اور موالی میں زید

جب کفار مکہ نے آپ کو بہت ایذائیں دینا شروع کیں تو سب سے پہلے آپ نے (بعثت کے پانچویں سال) حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ۳ ماہ بعد حبشہ سے واپس آنے پر (حمزہ آپ کے چچا) اور عمر بن الخطاب ایمان لائے۔ اب کفار مکہ کی سختیاں زیادہ بڑھ گئیں اور آپ نے پھر حبشہ کی طرف ہجرت کی اس وقت آپ کے ساتھ ۸۳ مرد، ۱۸ عورتیں تھیں۔ یہ ہجرۃ بعثت کے ساتویں سال ہوئی

رسول اللہ کے بڑے محافظ آپ کے چچا ابوطالب تھے، جب ان کا انتقال ہوگیا تو کفار آپ کو اور زیادہ ستانے لگے اور آپ نے مجبوراً تیسری بار طایف کی طرف ہجرت کی

اس دوران میں مدینہ کے اندر اسلام نسبتاً زیادہ مقبول تھا اور وہاں کے مسلمانوں کی جماعت بڑھتی جارہی تھی، یہ دیکھ کر کفار مکہ کے دل میں آتشِ انتقام زیادہ بھڑک اٹھی اور انھوں نے فیصلہ کرلیا کہ محمدؐ کو اب مار ڈالنا ہی چاہیے اور قبیلۂ قریش کے چند افراد اس کے لئے آمادہ ہوگئے

رسول اللہ نے ان حالات کو دیکھ کر چوتھی بار مدینہ کی طرف ہجرت کی[1] اور آپ کی تشریف آوری سے مدینہ کے بہت سے لوگ مشرف بہ اسلام ہوئے اور آپ کو مسلمانوں کی حفاظت کے لئے اب تلوار سے بھی کام لینا پڑا

---

[1] سال ہجری، ہجرت کے دن سے شروع نہیں ہوتا بلکہ ہجرت کے بعد پہلی محرم سے اس کا حساب شروع ہوتا ہے اور یہ پہلی محرم ۱۶ جولائی ۶۲۲ء کو پڑی تھی، سنہ ہجری کا حساب ہجرت کے ۱۰ سال بعد حضرت علی کے زمانہ میں شروع ہوا۔

آپ کے زمانہ میں جو لڑائیاں ہوئیں ان کی تعداد ۶۲ ہے - ۳۵ لڑائیاں تو ایسی ہوئیں جن میں جیش اسلام کی سیادت آپ نے نہیں کی اور ان کا اصطلاحی نام سریّہ ہے، ۲۷ لڑائیاں ایسی تھیں جن میں آپ خود موجود رہے، ان میں سے ۹ غزوات ایسے تھے جن میں آپ کو بھی تلوار اٹھانا پڑی (غزوۂ بدر (دوبارہ) غزوۂ احد، خندق، قریظہ المصطلق، خیبر، حُنین، طایف) - ان غزوات میں سب سے زیادہ اہم غزوۂ بدرالکبریٰ تھا جس میں مسلمانوں کو بڑی نمایاں کامیابی حاصل ہوئی

سب سے پہلی جنگ جو ہجرت کے پہلے سال ہوئی اس میں جیش اسلام کے قاید عبیدہ بن الحارث بن المطلب بن عبد مناف تھے اور کفار قریش کی کمان ابوسفیان بن حرب الاموی کے ہاتھ میں تھی۔ اس لڑائی میں مسلمانوں کو کامیابی ہوئی

سب سے پہلی لشکر کشی جس کی قیادت خود رسول اللہ نے کی، ہجرت کے دوسرے سال ہوئی اس کا نام غزوۂ ودّان ہے

جنگ حدیبیہ کے بعد آپ نے چاندی کی انگوٹھی پر "محمد رسول اللہ" نقش کرایا اور مہر لگاکر دعوتِ اسلام کے خطوط جوار کے امراء و سلاطین (قیصر روم، والی دمشق، مقوقس، فرمانروائے مصر، کسریٰ شاہ فارس، نجاشی شاہ حبش ملک بحرین، ملک عمان اور والی یمامہ) کے پاس روانہ کئے

ان میں سے صرف بحرین اور عمان نے اسلام قبول کیا - آپ کی زندگی کا سب سے اہم واقعہ فتح مکہ ہے - اسکی تفصیل یہ ہے کہ جب سنہ ۶ ہجری میں رسول اللہ ۱۵۰۰ رفقا کے ساتھ ادائے عمرہ کے لئے مکہ کی طرف روانہ ہوئے اور حدیبیہ پہونچے تو قریش نے آگے بڑھنے سے روکا - اور کافی ردوکد کے بعد اس شرط پر صلح ہوگئی کہ دس سال تک کوئی فریق دوسرے سے جنگ نہ کرے گا نہ ایک دوسرے کو ستائے گا لیکن دو سال بعد ہی سنہ ۸ ہجری میں قریش نے عہد شکنی کی اور رسول اللہ دس ہزار مجاہدین کے ساتھ مکہ روانہ ہوئے اور بہت معمولی سی جنگ کے بعد آپ فاتحانہ مکہ میں داخل ہوئے (۲۰ رمضان سنہ ۸ھ)

فتح مکہ کے بعد حُنین، طایف اور تبوک پر تین مہمیں اور آپ کے عہد میں روانہ ہوئیں اور ان سب میں کامیابی ہوئی

سنہ ۹ھ کے آخر میں آپ نے حضرت ابوبکر کو سیادت حج کے لئے نامزد کیا اور اعلان کرا دیا کہ آیندہ سے کسی مشرک کو حج بیت اللہ کی اجازت نہ ہوگی اور اس اعلان پر آج تک عمل ہو رہا ہے

سنہ ۱۰ھ میں آپ نے حجۃ الوداع (یعنی اپنی زندگی کا آخری حج) ادا کیا، اس میں ایک لاکھ ۱۴ ہزار رفقاء آپ کے ساتھ تھے - اس موقع پر آپ نے دو خطبے دئے اور اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی:۔

"الیوم اکملت لکم دینکم، واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا"

جب رسول اللہ حجۃ الوداع سے فارغ ہوکر مدینہ آئے تو آپ تپ محرقہ میں مبتلا ہوکر جناب عایشہ کے مکان میں اُٹھ گئے اور حضرت ابوبکر کو امامت کی خدمت سپرد کی - لیکن جب آپ کو معلوم ہوا کہ انصار بہت ملول و رنجیدہ ہیں تو آپ حضرت علی اور فضل و عباس کے سہارے سے منبر پر تشریف لائے اور اپنا آخری خطبہ ارشاد فرمایا - اس کے بعد آپ گھر واپس آئے اور دوبارہ پھر مسجد نبوی تشریف لے گئے، بیٹھ کر نماز ادا کی اور وعظ و نصیحت کرکے واپس آئے - اس کے بعد پھر آپ باہر تشریف نہ لاسکے، جب مرض کی شدت اور زیادہ ہوئی تو صحابہ سے آپ نے فرمایا کہ:۔ "آؤ، میں تمہارے لئے کوئی تحریر چھوڑ جاؤں تاکہ میرے بعد تم گمراہ نہ ہو"۔ حضرت عمر نے

دوسرے صحابہ سے کہا کہ :- " رسول اللہ کو اس وقت بہت تکلیف ہے، اس لئے کسی تحریر کی ضرورت نہیں، کتاب اللہ ہماری ہدایت کے لئے کافی ہے "

اس پر صحابہ میں اختلاف ہوا اور بحث ہونے لگی۔ رسول اللہ نے یہ اختلاف دیکھ کر فرمایا :- " تم لوگ میرے پاس سے ہٹ جاؤ، یہ ہنگامہ مجھے پسند نہیں "

۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ یوم دوشنبہ، قبل دوپہر آپ نے ۶۳ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ چارشنبہ کو جب حضرت ابوبکر خلیفہ منتخب ہوگئے تو رات کے وقت جسد مبارک کو جناب عائشہ کے مکان میں سپرد خاک کیا گیا

عام طور پر مشہور ہے کہ آپ کی ولادت، ہجرت اور رحلت کی تاریخیں ایک ہی ہیں (یوم دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول) لیکن مصر کے مشہور ہیئت داں محمود فلکی نے نہایت تحقیق کے بعد ثابت کیا ہے کہ صحیح تاریخ ولادت ۹ ربیع الاول عام فیل (۲۰ اپریل ۵۷۱ء) ہے اور تاریخ ہجرت ۸ ربیع الاول (۲۰ ستمبر ۶۲۲ء) کیونکہ ولادت و ہجرت کا دن متفقہ طور پر دوشنبہ تھا اور یہ دن انھیں تاریخوں میں پڑتا تھا جو ابھی ظاہر کی گئیں

عہدِ نبوت کے اہم واقعات

۱- نبوت کے گیارھویں سال نماز پنجگانہ فرض ہوئی

۲- ہجرت کے پہلے سال مسجد نبوی (مدینہ) میں اذان شروع کی گئی

۳- ۲ھ میں سمت قبلہ بیت المقدس سے کعبہ کی طرف منتقل ہوئی (۱۶ مہینے تک بیت المقدس کی طرف رخ کرکے نماز پڑھی گئی)۔ اسی سال پورے ماہ رمضان کا روزہ فرض کیا گیا، اس سے قبل ہر مہینے تین دن روزے رکھے جاتے تھے

اسی سال زکاۃ الفطر (رمضان کے بعد کی) فرض کی گئی اور نماز عید سنت قرار پائی

اسی سال زکاۃ مال فرض ہوئی

۴- ۳ھ میں شراب کا استعمال حرام قرار پایا

۵- ۴ھ میں رسول اللہ نے زید بن ثابت کو حکم دیا کہ یہود سے لکھنا سیکھیں

۶- ۶ھ میں حج فرض ہوا اور تبنیت کے رواج کو ختم کیا گیا

---

(۱) نبوت کے پہلے سال ابوبکر، علی، عثمان بن عفان، زبیر بن العوام، عبداللہ بن مسعود اور ابوذر غفاری اسلام لائے

(۲) نبوت کے پانچویں سال۔ حمزہ (آپ کے چچا)، عمر ابن الخطاب اسلام لائے

(۳) پہلے سنہ ہجری میں عبداللہ بن سلام اور سلمان فارسی مسلمان ہوئے

(۴) ۸ھ میں خالد بن الولید، عمرو بن العاص اور عثمان بن ابی طلحہ مسلمان ہوئے

(۵) ۸ھ میں ابوسفیان بن حرب اور ابوقحافہ (والد ابوبکر) اسلام لائے۔

عہدِ خلافت

عبداللہ ابوبکر صدیق

(ابتدائے خلافت: ۱۱ھ ۶۳۲ء)

نام عبداللہ، کنیت ابوبکر، عرفیت عتیق
والد کا نام عثمان جنھیں ابوقحافہ بھی کہتے تھے
والدہ کا نام ام الخیر سلمہ بنت صخر
نسلاً والدین کا تعلق مکہ کے مشہور خاندان کعب بن سعد بن تیم بن مرہ سے تھا۔ رسول اللہ سے عمر میں تین سال چھوٹے تھے اور تجارت کرتے تھے۔ شیوخ میں سب سے پہلے اسلام لانے والے آپ ہی تھے

جب رسول اللہ کی رحلت کے بعد سقیفۂ بنی ساعدہ میں آپ کی جانشینی کے مسئلہ پر مشورہ کرنے کے لئے صحابہ جمع ہوئے تو مہاجرین و انصار میں اختلاف پیدا ہوا۔ انصار اپنے میں سے "سعد بن عبادہ" کو خلیفہ بنانا چاہتے تھے اور مہاجرین اس پر راضی نہ تھے۔ جب جھگڑا زیادہ بڑھا تو ابوبکر نے قریش اور مہاجرین کی افضلیت و خدمات کا ذکر کرتے ہوئے انصار سے کہا کہ تم بھی ہمارے بھائی ہو، یعنی اگر ہم تمھارے امیر ہیں تو تم ہمارے وزیر ہو اور اس لئے میں چاہتا ہوں کہ عمر بن الخطاب اور ابوعبیدہ بن الجراح میں سے کسی ایک کو خلیفہ منتخب کرلو

حضرت عمر نے کہا کہ "جب تک تم زندہ ہو یہ کیونکر ممکن ہے" اور یہ کہکر فوراً حضرت ابوبکر کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ مارکر اپنی بیعت کا اعلان کردیا اور اس کے بعد اوروں نے بھی بیعت کرلی۔ حضرت علی اور ان کے بعض ساتھی چونکہ رسول اللہ کی تجہیز میں مشغول تھے البتہ سقیفہ آکر بیعت نہ کرسکے

اس رسم بیعت کے بعد حضرت عمر نے خیال ظاہر کیا کہ اگر سعد بن عبادہ بیعت نہ کریں تو انھیں قتل کردینا چاہئے کیونکہ ان کے رہنے سے تفریق کا اندیشہ تھا۔ سعد یہ معلوم کرکے شام چلے گئے، لیکن حضرت عمر نے اپنا ایک آدمی شام کی طرف روانہ کیا اور جب انھوں نے بیعت سے انکار کیا تو قتل کردئے گئے[۱]

---

۱ یہ روایت صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ خلافت ابوبکر کے بعد یہ حوران چلے گئے اور حضرت عمر کی خلافت کے دو سال کے بعد انھوں نے ۱۵ھ میں انتقال کیا۔

رسول اللہ قبل رحلت اُسامہ بن زید کی قیادت میں ایک لشکر بنوغسان کی سرکوبی کے لئے بھیج رہے تھے لیکن اس لشکر کی روانگی سے پہلے آپ کا وصال ہوگیا - آپ کے بعد صحابہ نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ لشکر کی روانگی ملتوی کردیجائے لیکن آپ نے کہا کہ جس لشکر کا جھنڈا رسول اللہ کھول چکے ہیں میں اس کو لپیٹ نہیں سکتا اور اسے روانہ کردیا۔ راستہ میں اسے روم کی فوجیں ملیں اور ان سے مقابلہ ہوگیا، لیکن اس کو نمایاں کامیابی ہوئی - عہدِ خلافت کی یہ پہلی کامیاب لڑائی تھی

رحلت نبوی کے بعد اکثر قبایل عرب مرتد ہو گئے تھے، آپ نے ان خلاف بھی سخت قدم اُٹھایا اور اکثر کو قتل کرکے اسلام کے اُکھڑے ہوئے قدم پھر جمادئے

اس وقت پڑوسی کی حکومتوں میں فارس اور روم کی بہت با اقتدار تھیں اور آپس میں لڑتی رہتی تھیں۔ شام و فلسطین پر روم کا قبضہ تھا اور عراق پر فارس کا

آپ نے سنہ ۱۲ھ میں خالد بن الولید کی سیادت میں ایک لشکر فارس کی طرف روانہ کیا اور حکومت فارس کو شکست دے کر جزیہ دینے پر مجبور کیا

سنہ ۱۳ھ میں سلطنت روم کے مقابلہ میں شام کی طرف فوجیں روانہ کیں اور انھیں کامیابی ہوئی - یرموک کی لڑائی جاری تھی کہ آپ کا انتقال ہوگیا

آپ کو بخار آگیا تھا اور جب وہ پندرہ روز تک نہ اترا اور زندگی کی توقع نہ رہی تو آپ نے صحابۂ کبار کو جمع کرکے ان کے مشورہ سے حضرت عمر کو خلیفہ مقرر کردیا

آپ نے ۲۲ جمادی الثانیہ سنہ ۱۳ھ - ۲۳ اگست سنہ ۶۳۴ء کو انتقال کیا اور حجرۂ عایشہ میں رسول اللہ کے پہلو میں دفن کئے گئے آپ نے ۲ سال، تین مہینے، تیرہ دن خلافت کی، آپ نے اپنے بعد صرف ایک دینار چھوڑا

آپ کے عہد میں اسلام کے زیر اثر یہ مقامات آچکے تھے :-

مکہ - طایف - صنعاء - حضرموت - خولان - زبیہ - رمع - جند - نجران - جرش - بحرین

عراق و شام میں جنگ البتہ ختم نہ ہوئی تھی

عمر ابن الخطابؓ

(ابتدائے خلافت: ۱۳ھ / ۶۳۴ء)

والد کا نام خطاب - کنیت ابوحفص، لقب فاروق - اشراف قریش میں سے تھے - ۱۳ سال عام فیل میں پیدا ہوئے

جب آپ خلیفہ ہوئے تو عراق و شام میں لڑائی جاری تھی اور فتوحات کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ اس لئے آپ کی تمامتر توجہ انھیں مہموں کو کامیاب و وسیع بنانے میں صرف ہوئی اور یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ اسلام کا صحیح اقتدار جس نے بعد کو امویین کے زمانہ میں ایک مستقل حکومت کی صورت اختیار کی آپ ہی کے عہد میں قایم ہو چکا تھا۔ الغرض آپ کا دور مسلسل فتوحات کا دور تھا

آپ نے خلیفہ ہونے کے بعد سب سے پہلے خالد کو معزول کر کے ابوعبیدہ کو سرلشکر مقرر کیا اور ستر دن کے محاصرہ کے بعد دمشق فتح ہو گیا (سنہ ۱۴ھ)۔ اس کے بعد سنہ ۱۵ھ میں بیت المقدس فتح ہوا، اس کے بعد جب حلب انطاکیہ وغیرہ بھی قبضہ میں آ گئے تو رومی فوجوں نے مایوس ہو کر شام کو خالی کر دیا اور یہاں سے حکومت روما ختم ہو گئی

فتح بیت المقدس کے بعد عمرو بن العاص کو ۴ ہزار سپاہ کے ساتھ مصر کی طرف روانہ کیا اور مصر فتح ہونے کے بعد فسطاط فتح ہوا اور پھر اسکندریہ (۲۰ھ)

سنہ ۲۲ھ میں عمرو بن العاص نے انطابلس (برقہ) فتح کیا، اس کے بعد طرابلس الغرب پر بھی قبضہ ہو گیا۔ عمرو بن العاص نے اس کے بعد (افریقیا) تونس کی طرف بڑھنا چاہا، لیکن آپ نے منع کر دیا

دریائے نیل اور بحر احمر کے درمیان خلیج موصل بھی اسی زمانہ میں کھودی گئی جسے خلیج امیرالمومنین کہتے ہیں (سنہ ۲۳ھ)

عراق کی طرف جو مہم خلیفۂ اول کے زمانہ میں بھیجی گئی تھی اس کا انجام بھی حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ہوا اور فرات کے کنارے عذیب پر ایرانی فوجوں کو سخت شکست ہوئی۔ اس کے بعد ایرانیوں نے اپنا فرمانروا یزدجرد بن شہریار کو مقرر کیا (اس کی عمر صرف ۲۱ سال کی تھی) اور حضرت عمرؓ نے سعد بن ابی وقاص کی سرکردگی میں ایک زبردست فوج روانہ کی اور سنہ ۱۴ھ میں متعدد خونریز لڑائیوں کے بعد اسے قادسیہ میں نمایاں کامیابی حاصل ہوئی

اس کے بعد مدائن بھی مفتوح ہوا اور سنہ ۱۶ھ و سنہ ۱۸ھ کے درمیان جلولا، اہواز، سوس، موصل،

فکریت، ماسبذان، قرقیسیا، جزیرہ اور آرمینیا پر بھی قبضہ ہوگیا۔ لیکن یہ سلسلۂ فتوحات برابر جاری رہا اور ۱۹ھ و ۲۳ھ کے مابین، خراسان، اردشیر، سابور، اصطخر، سردیبا، دارابجرد، کرمان، سجستان، تستر، ہمدان، مکران، دینور، شیراز، اصفہان، قزوین، طبرستان، دقول، جرجان، طخارستان، صغد، بلخ اور بلاد دیلم۔ الغرض ایران کا بڑا حصہ قبضہ میں آگیا۔ لیکن یزدجرد، شاہ ایران بھاگ کر فرغانہ چلا گیا

۲۳ھ میں حضرت عمر حج سے فارغ ہوکر مدینہ پہونچے تو ابولولو مجوسی نے (جو مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا) زہر میں ڈوبے ہوئے خنجر سے آپ پر حملہ کیا جبکہ آپ نماز فجر میں مشغول تھے، اس نے ۱۲ اور صحابیوں کو بھی زخمی کیا، جن میں ۶ جانبر نہ ہوسکے۔ اس کے بعد خود اس نے اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالا

کہا جاتا ہے کہ ابولولو نے حضرت عمر سے اپنے مالک مغیرہ کی کچھ شکایت کی تھی اور آپ نے اس شکایت کی پروا نہ کی تھی اس لئے اس نے یہ حرکت کی، لیکن اس کے پیچھے غالباً کوئی سیاسی سازش کام کر رہی تھی

آپ جناب عائشہ کے مکان میں، ابوبکر کے پہلو میں دفن کئے گئے، آپ نے ۶۳ سال کی عمر پائی اور مدت خلافت ۱۰ سال ایک دن کم ۶ مہینے رہی

عثمان ابن عفان

(آغازِ خلافت: سنہ ۲۳ھ)

جب حضرت عمر کو اپنی موت کا یقین ہو گیا تو آپ نے عبدالرحمان بن عوف کو بلا کر کہا کہ " میں تم کو خدمتِ خلافت سپرد کرنا چاہتا ہوں" انھوں نے کہا " کیا علی سے آپ نے پوچھ لیا ہے" آپ نے جواب دیا " نہیں"۔ یہ سن کر عبدالرحمان بن عوف نے کہا " تو پھر میں قبول نہ کروں گا"

اس کے بعد آپ نے چھ صحابہ کا نام لیا: علی، عثمان، زبیر، سعد، عبدالرحمان، طلحہ۔ اور کہا کہ مشورہ کے بعد انھیں میں سے کسی کو خلیفہ منتخب کرو، اگر ان میں سے پانچ کسی پر متفق ہو جائیں اور چھٹے کو اختلاف ہو تو اسے قتل کر دو، اسی طرح اگر چار کا کسی فیصلہ پر اتفاق ہو اور دو کو اختلاف ہو تو ان دونوں کو قتل کر دو، لیکن اگر رائیں برابر ہوں تو پھر عبدالرحمان بن عوف کی رائے فیصلہ کن سمجھی جائے

جب یہ چھ صحابہ مشورہ کے لئے اکٹھا ہوئے، تو عبدالرحمان بن عوف نے کہا کہ " تم میں سے کون دعوائے خلافت سے دستبردار ہونا چاہتا ہے، یہ سن کر چار نے علی اور عثمان کے حق میں اپنی دستبرداری کا اعلان کر دیا اور عبدالرحمن بن عوف نے حضرت عثمان کے ہاتھ پر بیعت کر لی

حضرت عثمان کے والد کا نام عفان تھا۔ آپ سنہ ۶ عام فیل میں پیدا ہوئے تھے اور رسول اللہ کے بڑے خصوصی مقربین میں سے تھے

بیعت کے بعد حضرت عثمان نے اکثر ان عمال کو جو حضرت عمر کے زمانہ میں تھے اپنی جگہ پر قایم رکھا (انھیں میں معاویہ ابن ابی سفیان بھی تھے جو شام کے حاکم تھے) اور حسب وصیت حضرت عمر، مغیرہ بن شعبہ کو کوفہ کی گورنری سے ہٹا کر سعد بن ابی وقاص کو ان کی جگہ متعین کیا۔ اس کے بعد جوں جوں زمانہ گزرتا گیا آپ نے اکثر پرانے عمال کو ہٹا کر نئے عمال مقرر کئے جو ان کے اقربا میں سے تھے

آرمینیا حضرت عمر کے زمانہ میں فتح ہو گیا تھا۔ لیکن جب حضرت عثمان کے زمانہ میں اس نے سرکشی اختیار کی تو آپ نے اس کے خلاف لشکر کشی کی اور اسی سلسلہ میں اور متعدد مقامات پر بھی قبضہ ہو گیا (سنہ ۲۵ھ)

اسی سال امیر معاویہ روم پر حملہ کر کے عموریہ تک پہونچ گئے اور انطاکیہ و طرسوس کے درمیان بہت سے قلعوں پر قبضہ کر لیا

امیر معاویہ نے حضرت عمر کے زمانہ میں جزیرۂ قبرص پر تاخت کی اجازت چاہی تھی، لیکن حضرت عمر نے اس بحری مہم کی اجازت نہیں دی۔ جب حضرت عثمان خلیفہ ہوئے تو انھوں نے ان سے اجازت لیکر بحری بیڑہ طیار کیا اور سنہ ۲۸ھ میں قبرص کا محاصرہ کر لیا (عہدِ اسلام کا یہ پہلا بحری بیڑہ تھا)

شمالی افریقہ پر بھی آپ کے زمانہ میں حملہ کر کے رومی فوجوں کو شکست دی گئی اور روم کا بادشاہ جرجیر قتل ہوا، اس کے بعد اُندلس پر حملہ ہوا اور اس میں بھی کامیابی حاصل ہوئی

اسکندریہ پہلے فتح ہو چکا تھا، لیکن اس دوران میں روم کا قبضہ پھر ہو گیا تھا، اس لئے اسکندریہ پر دوبارہ حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا (۳۱ھ)

سوڈان بھی منحرف ہو گیا تھا اس لئے اسی سال اسے دوبارہ زیر کیا گیا، لیکن سب سے بڑی کامیابی فتح فارس کی تھی۔ حضرت عمر کے زمانہ میں بعض بلاد فارس پر قبضہ ہو گیا تھا، لیکن یہ مہم پوری نہ ہوئی تھی، حضرت عثمان کے عہد میں یہ کام تکمیل کو پہونچا اور یزدجرد کے قتل ہونے پر حکومت اکاسرہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئی

اس فتح کے بعد ایران مسلمان ہو گیا اور وہاں عربوں نے ایک مضبوط حکومت کی بنیاد ڈالی

۳۲ھ میں امیر معاویہ نے قسطنطنیہ کا بھی محاصرہ کیا۔ چونکہ حضرت عثمان نے ولایت و امارت پر زیادہ تر اپنے ہی اعزہ و اقارب کو مامور کر رکھا تھا اس لئے لوگوں میں برہمی پیدا ہوئی اور حضرت عثمان سے ان کو معزول کرنے کا مطالبہ کیا گیا، لیکن آپ نے توجہ نہ کی اور آخر کار عبداللہ بن سبا کی قیادت میں باقاعدہ شورش شروع ہوئی۔ یہ عہدِ اسلام کی پہلی بغاوت تھی اور بنو ہاشم اور بنو امیہ کا پہلا اختلاف اور ظہور تشیع کی ابتدا

یہ جھگڑا رفتہ رفتہ بہت طول پکڑ گیا، اور مدینہ، کوفہ، بصرہ اور مصر سے متعدد جماعتیں مدینہ پہونچ گئیں اور اپنے مطالبات پر زور دینے لگیں، ان میں سب سے بڑا مطالبہ یہ تھا کہ مصر کی ولایت سے عبداللہ ابن سرح کو ہٹا کر محمد بن ابی بکر کو مامور کیا جائے۔ حضرت عثمان نے مطالبات تسلیم کر لئے اور وعدہ کیا کہ موجودہ عمال کو ہٹا کر دوسرے عمال مقرر کئے جائینگے چنانچہ آپ نے والیِ مصر کی معزولی کے لئے ایک تحریر بھی روانہ کر دی۔ لیکن جب راستہ میں اس قاصد کو پکڑ کر یہ تحریر دیکھی گئی تو اس میں حاکم مصر ابن ابی سرح کے نام یہ حکم لکھا ہوا پایا گیا کہ محمد بن ابی بکر کو قتل کر دیا جائے۔ یہ دیکھ کر برہمی اور زیادہ بڑھ گئی اور مدینہ پہونچ کر باغیوں نے حضرت عثمان کا محاصرہ کر لیا

حضرت عثمان نے کہا کہ یہ تحریر میری نہیں ہے، جعلی ہے، لیکن کسی نے یقین نہ کیا اور آخر کار ۳۵ھ میں انھیں قتل کر دیا

آپ نے ۸۲ سال کی عمر پائی اور ایک دن کم بارہ سال تک آپ نے خلافت کی

حضرت علی

(آغاز خلافت: ۳۵ھ؍ ۶۵۶ء)

حضرت عثمانؓ کے قتل کے بعد مہاجرین و انصار اور تمام مخالفین حضرت عثمانؓ، حضرت علی کے پاس آئے اور انسے بیعت خلافت لینے پر اصرار کیا۔ آپ نے اول انکار کیا لیکن بعد کو مان گئے، طلحہ اور زبیر نے بھی اس شرط سے بیعت کی کہ عثمانؓ کے قاتلوں پر حدود شرعی جاری کی جائے

قتل عثمانؓ سے تمام افراد بنو امیہ میں برہمی پیدا ہوگئی تھی اور شام میں جہاں معاویہ بن ابی سفیان گورنر تھے یہ لوگ عثمانؓ کی خون آلود قمیص لیکر پہونچ گئے اور اس طرح شام اس تحریک کا مرکز بن گیا

اس طرف حضرت علی نے عہد عثمانؓ کے تمام عمال کو علحدہ کر دینے کا ارادہ کرلیا، اور مغیرہ بن شعبہ سے مشورہ کیا۔ انھوں نے کہا کہ "اگر یہ ضروری ہے تو کم از کم معاویہ کو نہ ہٹاؤ" مگر علی نے نہ مانا اور ابن عباسؓ کو شام کا گورنر متعین کیا معاویہ نے یہ معلوم کرکے فوجیں جمع کرنا شروع کردیں اور ادھر سے علی بھی فوج لیکر شام کی طرف روانہ ہوئے۔

(۳۶ھ) اسی دوران میں اہل مکہ حضرت عائشہ کے پاس آئے اور "خون عثمان" کے مطالبہ میں ان کو بھی اپنا ہمنوا بناکر اور ساتھ لیکر علی کے مقابلہ کے لئے روانہ ہوگئے اور خریبہ کے مقام پر (بصرہ کے قریب) دونوں فوجوں کا مقابلہ ہوا۔ اس لڑائی میں علی کو کامیابی ہوئی اور حضرت عائشہ کے اونٹ کا ہودہ کاٹ کر گرا دیا گیا۔ (اسی نسبت سے اس کو جنگ جمل کہتے ہیں)

اس کے بعد علی نے شام کا قصد کیا۔ اس وقت آپ کے پاس ۹۵ ہزار فوج تھی۔ صفین میں دونوں فوجوں کا مقابلہ ہوا (ذی الحجہ ۳۶ھ) اس جنگ میں دونوں طرف کے بہت سے آدمی کام آئے اور جب معاویہ کا پلہ ہلکا ہوتا نظر آیا تو عمرو ابن العاص کے مشورہ سے معاویہ نے نیزوں پر کلام مجید اٹھاکر مطالبہ کیا کہ اس نزاع کے فیصلہ کے لئے قرآن پر عمل کیا جائے"

یہ دیکھ کر جیش علی نے اپنے ہاتھ روک لئے۔ علی نے کہا بھی یہ سب مکر و فریب ہے لیکن وہ نہ مانے اور آخر کار یہ طے پایا کہ ایک ایک آدمی دونوں طرف سے منتخب کیا جائے اور ان دونوں کے ہاتھ میں فیصلہ دیدیا جائے، بڑی بحث و گفتگو کے بعد دومۃ الجندل میں دونوں فریق کے نمایندوں کا اجتماع ہوا اور یہاں فیصلہ معاویہ کے حق میں ہوا (۳۷ھ)

اس جنگ صفین کے سلسلہ میں جیش علی کے کچھ لوگ حضرت علی سے اس بناء پر مخالف ہوگئے کہ انھوں نے کیوں ثالثی فیصلہ کو منظور کرلیا اور انھیں کو خوارج کہتے ہیں

خوارج کا خروج سب سے پہلا وہ فتنہ تھا جس نے اسلام کی جامعیت کو سخت نقصان پہونچایا اور علی و معاویہ دونوں سے جنگ کرکے انھوں نے انارکی پیدا کی۔ خوارج کا اثر نہروان میں بہت بڑھ گیا اور یہاں انھوں نے سازش کی کہ علی، معاویہ اور عمرو بن العاص تینوں کو قتل کر دینا چاہئے۔ اور اس کام کے لئے تین آدمی منتخب کئے گئے اور یہ طے کیا گیا کہ ۱۷ رمضان سنہ ۴۰ھ کی رات میں تینوں کو بیک وقت قتل کر دینا چاہئے۔ ان میں ایک ابن ملجم بھی تھا جس نے علی کے قتل کا بیڑا اٹھایا تھا۔ چنانچہ یہ کوفہ گیا اور حضرت علی کے سر پر اپنی زہر میں بجھی ہوئی تلوار سے حملہ کیا، گو اس کے بعد ابن ملجم قتل کر دیا گیا لیکن علی بھی جانبر نہ ہو سکے اور دو دن کے بعد انتقال کر گئے۔

آپ نے ۶۳ سال کی عمر پائی اور ۴ سال نو مہینے خلافت کی

حضرت علی کی شہادت کے وقت اسلامی لشکر مشرق میں ترکستان تک، مغرب میں تونس، شمالی افریقیا و اندلس تک اور شمال میں حوالی قسطنطنیہ تک پہونچ چکا تھا اور بلادِ اسلامیہ کے حدود یہ تھے:۔ شرق میں نہر سند۔ مغرب میں مراکش و الجزایر۔ شمال میں اناضول۔ جنوب میں نواحی نجد

حسن

(آغاز خلافت: سنہ ۴۰ھ ۶۶۱ء)

شہادت حضرت علی کے بعد بنو ہاشم نے حسن کے ہاتھ پر بیعت کی (سنہ ۴۰ھ)

جب معاویہ کو یہ خبر پہونچی تو کوفہ کی طرف لشکر کشی کی - حسن نے بھی مقابلہ کے لئے اپنی فوج روانہ کی - جب مداین میں فوج نے قیام کیا تو لشکر میں یہ خبر اُڑی کہ قیس بن سعد (سرلشکر) قتل کر دئے گئے (حالانکہ یہ واقعہ کے خلاف تھا) اس پر لشکر میں ہیجان پیدا ہوا اور جراح اسدی نے حسن پر خنجر سے حملہ کیا - یہ حالات دیکھ کر حسن کو اپنے ساتھیوں سے نفرت ہوگئی اور معاویہ کو تحریر بھیجی کہ میں بعض شرایط پر خلافت سے دستبردار ہونے کے لئے طیار ہوں

بنو ہاشم کو معلوم ہوا تو انھوں نے اور خصوصیت کے ساتھ حسین اور عبداللہ بن جعفر نے بہت لعنت ملامت کی لیکن حسن نے کہا کہ میں ملک گیری کے لئے مسلمانوں کا خون بہانا پسند نہیں کرتا

اسی دوران میں معاویہ نے ایک سادہ کاغذ اپنی مُہر کر کے حسن کے پاس بھیجا کہ تم جو شرائط چاہو لکھ دو مجھے منظور ہیں - حسن نے اس کاغذ پر بہت سی شرطیں لکھدیں جن میں خاص خاص یہ تھیں :-

(۱) کوفہ کے بیت المال میں جو رقم ۵۰ لاکھ کی جمع ہے وہ مجھے دیدیجائے

(۲) فارس کے دارابجرد کا خراج مجھے ملتا رہے

(۳) معاویہ کے بعد خلافت پھر مجھ کو دی جائے

(۴) خون عثمان کا مطالبہ ترک کر دیا جائے

(۵) جس وقت مجھے جس قدر ضرورت ہو بیت المال سے لے سکوں

(۶) علی کو بُرا بھلا نہ کہا جائے

جب معاویہ کے پاس حسن کی یہ تحریر پہونچی تو وہ خوش ہوگئے لیکن چند ابتدائی شرطوں کے علاوہ کسی پر عمل نہیں کیا

اس طرح حسن کی خلافت کل ۶ ماہ رہی اور اس کے بعد معاویہ کو منتقل ہوگئی (سنہ ۴۱ھ)

اس کے بعد حسن اپنے گھر مدینہ چلے گئے اور کہا جاتا ہے کہ سنہ ۴۹ھ میں معاویہ کی سازش سے زہر دیکر ہلاک کر دئے گئے - بعض کا خیال ہے کہ زہر دینے کا واقعہ غلط ہے بلکہ وہ خود طبعی موت سے مرے - انھوں نے ۴۷ سال عمر پائی

عہدِ خلافت راشدہ کے اہم واقعات

سنہ ۱۱ھ = قرآنی آیات جمع کر کے کتابی صورت دی گئی، حضرت ابوبکرؓ نے اس کا نام مصحف رکھا اور حفصہ بنت عمرؓ کے پاس امانتاً رکھدیا گیا، بعد کو حضرت عثمانؓ کے عہد (سنہ ۳۰ھ) میں اختلاف قرأت کی وجہ سے حفصہ کے نسخہ کے مطابق دوبارہ کتابت و ترتیب ہوئی جو اس وقت تک رائج ہے

سنہ ۱۴ھ = حضرت عمرؓ نے بصرہ کی بنیاد ڈالی، دفاتر قایم کئے اور مردم شماری کرائی

سنہ ۱۶ھ = عہد حضرت عمرؓ، ہجرت نبوی سے تاریخ اسلام لکھنے کی ابتدا ہوئی، حضرت عمرؓ نے امیرالمومنین کا لقب اختیار کیا، مختلف صوبوں اور شہر میں قاضی مقرر کئے، ڈاک کا انتظام کیا، پُل بنائے

سنہ ۱۷ھ = کوفہ کی بنیاد ڈالی، مسجدالحرام کو وسیع کیا

سنہ ۱۸ھ = شدید قحط پڑا، بلادِ شام میں طاعون رونما ہوا، حضرت عمرؓ نے درہم مسکوک کرایا، اور چنگی کو رائج کیا

خلفاء راشدین (سنہ ۱۱ھ / ۶۳۲ء سے سنہ ۴۰ھ / ۶۶۱ء تک)

			مدت خلافت	عمر
ابوبکر	=	سنہ ۱۱ھ / ۶۳۲ء	۲ سال ۳ ماہ	۶۳ سال
عمر	=	سنہ ۱۳ھ / ۶۳۴ء	۱۰ سال ۶ ماہ	۶۳ سال
عثمان	=	سنہ ۲۳ھ / ۶۴۴ء	۱۲ سال	۸۲ سال
علی	=	سنہ ۳۵ھ / ۶۵۶ء	۴ سال ۹ ماہ	۶۳ سال
حسن	=	سنہ ۴۰ھ / ۶۶۱ء	۶ ماہ	۴۷ سال

امویین

(بنو امیہ)

امویین کی حکومت عرب میں تقریباً ۹۲ سال تک قایم رہی اور چودہ فرمانروا اس خاندان میں ہوئے، سب سے پہلے فرمانروا امیر معاویہ تھے اور آخری مروان ثانی

امیر معاویہ بڑے دور اندیش و مدبر شخص تھے اور اسی لئے انھوں نے حضرت عثمان کی اقربا نواز پالیسی پر عمل نہیں کیا اور اہم خدمات زیادہ تر غیر اموی سرداروں کے سپرد کیں

امیر معاویہ نے دمشق دارالحکومت قرار دیا اور حکومت کے پہلے ہی سال خوارج نے سر اٹھایا اور کئی سال کی کوشش کے بعد یہ فتنہ فرو ہوسکا

والی فارس زیاد بن سمیہ نے بھی اول اول اطاعت سے انحراف کیا لیکن بعد کو اس نے بھی بیعت کرلی

جب امیر معاویہ اندرونی انتظام سے فارغ ہوئے تو انھوں نے قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا گو یہ مہم ناکام رہی لیکن بحر روم کے کئی جزیروں پر قبضہ ہوگیا

۵۰ھ میں افریقہ پر فوج کشی کی اور اموی فوجیں طنجہ تک پہونچ گئیں اور وہاں کے حاکم نے جزیہ دینا قبول کیا۔

اس کے بعد ۵۲ھ میں جزیرہ روڈس بھی فتح ہوگیا اور سندھ بھی قبضہ میں آگیا

امیر معاویہ کے بعد ان کا بیٹا یزید تخت نشین ہوا جو قتل حسین اور واقعۂ کربلا کی وجہ سے بہت بدنام ہوا۔ واقعۂ کربلا کے بعد ابن زبیر کی سیادت میں جب اہلِ حجاز نے یزید کی بیعت توڑ دی تو یزید نے مدینہ پر حملہ کیا اور کعبہ پر سنگ باری کی۔ اس کے زمانہ میں بخارا اور مغرب اقصیٰ کی مہم تکمیل کو پہونچی

یزید کی وفات پر معاویہ بن یزید تخت نشین ہوا لیکن چند ماہ بعد تخت سے دستبردار ہوگیا اور مروان بن الحکم تخت نشین ہوا لیکن اہلِ حجاز نے ابن زبیر کے ہاتھ پر بیعت کی

معاویہ بن یزید کے بعد عبدالملک بن مروان تخت نشین ہوا۔ یہ بڑا سخت گیر اور سیاسی سوجھ بوجھ کا فرمانروا تھا اور اس عہد میں حکومت بنی امیہ کافی مضبوط ہوگئی، حجاج اسی کے عہد کا جنرل تھا جس نے ابن زبیر کو قتل کرکے حجاز پر بھی قبضہ کرلیا

اندرونی فتنہ و فساد کے استیصال کے بعد افریقہ کے بربری فتنوں کو دور کیا اور تونس میں ایک بہت بڑا کارخانہ جنگی کشتیاں طیار کرنے کا قایم کیا اور تمام صوبوں میں دفتری زبان عربی کردی

عبدالملک کے بعد اس کا بیٹا ولید تخت نشین ہوا۔ اس کے زمانہ میں متعدد مقامات فتح ہوئے اور سلطنت بہت وسیع ہوگئی، بخارا، سمرقند، بلاد روم، بلاد اندلس، جزیرہ سارڈینیا وغیرہ اسی کے عہد میں فتح ہوئے اور اموی فوجیں بلاد ہند و چین تک پہونچیں

اس نے متعدد شفا خانے تعمیر کرائے، سڑکیں بنوائیں، محتاج خانے قایم کئے۔ دمشق کی مشہور مسجد جامع اموی

اسی کے زمانہ میں تعمیر ہوئی

ولید کے بعد سلیمان بن عبد الملک تخت نشین ہوا۔ اس نے تقریباً تین سال حکومت کی، قسطنطنیہ کی مہم اس کے عہد کا خاص واقعہ ہے

سلیمان کے بعد عمر بن العزیز کا عہد شروع ہوا۔ یہ بڑے دیندار و مرتاض شخص تھے اور خاندان بنی امیہ میں سب سے زیادہ منصف و عادل خلیفہ خیال کئے جاتے تھے۔ انھوں نے قسطنطنیہ کے طرف سے فوجیں واپس بلالیں، حضرت علی کو علانیہ برا کہنے کی رسم بند کی

عمر بن عبد العزیز کے بعد یزید بن عبد الملک تخت نشین ہوا۔ اس کے زمانہ میں عباسی دعوت کا آغاز ہوا اور والی خراسان یزید ابن المہلب جو باغی ہوگیا تھا قتل کیا گیا۔ فرانس کے شہر طولوان کا محاصرہ بھی اسی کے عہد میں کیا گیا۔

عبد الملک کے بعد ہشام بن عبد الملک تخت نشین ہوا۔ اس نے ۲۰ سال حکومت کی اس کے عہد میں فرغانہ و خوقند فتح ہوئے، بلاد روم کے متعدد قلعے قبضہ میں آئے، خراسان میں دعوتِ عباسی نے زیادہ قوت پکڑی اور زیدیہ جماعت وجود میں آئی

ہشام کے بعد ولید ثانی، یزید ثالث اور ابراہیم کی حکومتیں دو سال کے اندر ختم ہوگئیں اور آخری خلیفہ مروان ثانی کو بھی صرف پانچ سال حکومت کرنے کا موقع ملا۔ یہ زمانہ بنو امیہ کے انحطاط کا تھا اور عباسی خاندان کے طرفدار زیادہ پیدا ہوگئے تھے

بنو امیہ کی حکومت ایک طرف بحر اتلانتک سے سندھ تک اور دوسری طرف بحر اخضر (کاسپین) سے دریائے نیل تک وسیع تھی جو بعد کو بنو عباس کے ہاتھ آئی

بنو امیہ

(۴۱ھ / ۶۶۱ء سے ۱۳۲ھ / ۷۵۰ء تک)

۱۴ خلفاء

مدت خلافت ۹۲ سال

۱۔ معاویہ اول	۴۱ھ / ۶۶۱ء
۲۔ یزید (معاویہ کا بیٹا)	۶۰ھ / ۶۸۰ء
۳۔ معاویہ ثانی (یزید کا بیٹا)	۶۴ھ / ۶۸۳ء
۴۔ مروان اول (معاویہ اول کا چچا زاد بھائی)	۶۴ھ / ۶۸۳ء
۵۔ عبد الملک (مروان کا بیٹا)	۶۵ھ / ۶۸۵ء
۶۔ ولید اول (عبد الملک نمبر ۵ کا بیٹا)	۸۶ھ / ۷۰۵ء
۷۔ سلیمان (" ")	۹۶ھ / ۷۱۵ء
۸۔ عمر بن عبد العزیز (عبد الملک نمبر ۵ کا بھتیجا)	۹۹ھ / ۷۱۷ء
۹۔ یزید ثانی (عبد الملک نمبر ۵ کا بیٹا)	۱۰۱ھ / ۷۲۰ء
۱۰۔ ہشام (عبد الملک نمبر ۵ کا بیٹا)	۱۰۵ھ / ۷۲۴ء
۱۱۔ ولید ثانی (یزید ثانی نمبر ۹ کا بیٹا)	۱۲۵ھ / ۷۴۳ء
۱۲۔ یزید ثالث (ولید اول نمبر ۶ کا بیٹا)	۱۲۶ھ / ۷۴۴ء
۱۳۔ ابراہیم (یزید ثالث نمبر ۱۲ کا بھائی)	۱۲۶ھ / ۷۴۴ء
۱۴۔ مروان ثانی (مروان اول نمبر ۴ کا پوتا)	۱۲۶ھ / ۷۴۴ء سے ۱۳۲ھ / ۷۵۰ء تک

ان کے بعد بغداد میں بنو عباس کی خلافت شروع ہوئی، لیکن قرطبہ میں بنو امیہ کا خاندان حکمراں رہا

عباسئین

(بنو عباس)

خلفاء بغداد کا نہایت مشہور حکمراں خاندان تھا۔ نسباً یہ رسول اللہ کے چچا عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم سے تعلق رکھتے تھے۔ چونکہ بنو عباس اور بنو امیہ دونوں خاندانوں میں عرصہ سے مخالفت چلی آرہی تھی اس لئے خلافت بنی امیہ کے زمانہ میں خاندان بنی عباس کے اکثر افراد مختلف مقامات میں منتشر ہو گئے، لیکن چونکہ یہ رسول اللہ کے چچا کی اولاد ہونے کی وجہ سے زیادہ مستحق خلافت سمجھے جاتے تھے اس لئے یہ جہاں پہونچتے تھے لوگوں کی ہمدردی حاصل کرلیتے تھے خصوصیت کے ساتھ خراسان میں ان کے طرفدار زیادہ پیدا ہو گئے اور بنو امیہ کے ہاتھ سے منصب خلافت چھیننے کی کوشش انھوں نے شروع کردی چونکہ علوئین (خاندان علی کے افراد) بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے تھے، اس لئے آہستہ آہستہ ان کے طرفدار بڑھنے لگے اور انھوں نے اپنے مبلغ ملک کے مختلف حصوں میں بھیجکر بنو امیہ کی طرف سے لوگوں کے دلوں میں بیزاری پیدا کرنا شروع کی، محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس (عباس کے پرپوتے) نے اس پروپاگنڈا میں بڑا نمایاں حصہ لیا۔ ان کی وفات کے بعد سنہ ۱۲۴ھ اور سنہ ۱۲۶ھ کے درمیان ان کے بیٹے ابراہیم نے اس مہم کو اپنے ہاتھ میں لے لیا اور آخرکار رمضان ۱۲۹ھ (جون ۷۴۷ء) میں خراسان کے اندر بنو امیہ کی فوجوں سے ان کا مقابلہ ہو گیا، گو اس جنگ میں مروان ثانی نے ابراہیم کو گرفتار کرلیا، لیکن کامیابی بنو عباس ہی کو ہوئی۔ اسکے بعد جب ابراہیم کے دو بھائی ابوالعباس اور ابوجعفر نے ۱۳۲ھ میں افواج بنی امیہ کو شکست دیکر کوفہ پر قبضہ کرلیا تو ابوالعباس نے اپنی خلافت کا اعلان کردیا اور مروان ثانی (خاندان بنی امیہ کا آخری خلیفہ) کو قتل کرا دیا

اس کے بعد ابوالعباس نے خاندان بنی امیہ کے جتنے افراد جہاں جہاں ملے ان کو قتل کرا دیا اور اسی رعایت سے اس نے صفاح (خون آشام) کا لقب اختیار کیا خاندان بنی امیہ کا ایک فرد عبدالرحمان بن معاویہ، البتہ اس کے ہاتھ نہیں آیا اور اس نے ہسپانیہ پہونچ کر وہاں قرطبہ میں پھر خلافت کی بنیاد ڈالی

صفاح کے بعد اس کا بھائی ابوجعفر المنصور تخت نشین ہوا اور اس نے بغداد کو اپنا پایۂ تخت قرار دیا۔ اس کے زمانہ میں اور اس کے بعد بھی ہارون الرشید (پانچویں خلیفہ) کے عہد تک، اس خاندان نے بڑی ترقی کی اور قیام امن وسکون کے ساتھ علوم وفنون کی اشاعت میں بھی بڑا حصہ لیا لیکن اس کے بعد حکومت میں انتشار شروع ہوا اور سنہ ۱۷۲ھ (۷۸۸ء) میں ادریس بن عبداللہ نے جو علی کی اولاد میں سے تھے مراکش میں اپنی حکومت علٰحدہ قایم کرلی اسکے بعد قیروان میں بغاوت شروع ہوئی (۱۸۴ھ / ۸۰۰ء) جسے ابراہیم بن اغلب نے فرو کیا اور ہارون الرشید کو مصلحتاً ابراہیم ہی کو وہاں کا مستقل موروثی جاگیردار بنانا پڑا۔ اس کے بائیس سال بعد (۲۰۵ھ / ۸۲۰ء) گورنر طاہر ذوالیمینین نے صوبۂ خراسان میں اپنی حکومت قایم کرلی اور پھر ۲۵۴ھ / ۸۶۸ء میں احمد بن طولون گورنر مصر نے، خلیفہ سے سرتابی شروع کی اور سرزمین شام تک اپنے اثرات وسیع کرلئے۔ ہرچند طولونی خاندان صرف ۳۷ سال قایم رہا، لیکن اس کے بعد بھی مصر پر بنی عباس کا تسلط پوری طرح نہ ہوسکا اور ایک صدی کے اندر اندر بالکل ختم ہو گیا

اس کے بعد خلافت بنی عباس کو خلیفہ مستعصم (۲۱۸ھ/۸۳۳ء - ۲۲۷ھ/۸۴۲ء) کی اس غلطی نے زیادہ متزلزل کردیا کہ اس نے ایک پوری فوج ترکوں کی بھرتی کرلی اور انھوں نے رفتہ رفتہ اتنا اقتدار پیدا کرلیا کہ سیاہ و سفید کے مالک بن بیٹھے اور عزل و تقرر سب اپنے ہاتھ میں لے لیا، یہاں تک کہ خلیفہ المقتدر مجبور کیا گیا کہ وہ گارڈ کے کپتان مونس (خواجہ سرا) کو امیر الامراء کا لقب دیکر سِوِل انتظامات بھی اس کے سپرد کردے۔ اس کے بعد فاطمیین نے خلیفہ کی مذہبی سیادت کو بھی ضعیف کردیا ۳۳۴ھ/۹۴۵ء میں بویہ خاندان حاوی ہوگیا اور اس کے ایک صدی بعد ۴۴۷ھ/۱۰۵۵ء میں سلجوقی خاندان چھاگیا

ان ترکی خاندانوں کے اثرات کم ہوئے تو عباسیہ خاندان نے اطمینان کا سانس لیا لیکن پھر بھی وہ صرف بغداد اور جوار بغداد کے خلیفہ رہ گئے تھے۔ اس کے بعد جب ۶۵۶ھ/۱۲۵۸ء میں مغلوں نے ہلاکو کی سرکردگی میں بغداد پر حملہ کیا اور آخری خلیفہ المستعصم کو قتل کردیا، تو بعض افرادِ خاندانِ عباسیہ کے جان بچاکر بھاگ نکلے۔ انھیں میں سے ایک مصر پہونچا اور وہاں مملوک سلطان بیبرس نے المستنصر کے نام سے اسے قاہرہ کا خلیفہ بنادیا۔ اس طرح عباسیہ خاندان کی خلافت بغداد سے مصر میں منتقل ہوگئی اور تقریباً ۳۰۰ سال تک قایم رہی۔ لیکن یہ خلافت محض مذہبی یا روحانی تھی اور خلفاء کا کام صرف یہ تھا کہ وہ مصر کے مملوک سلاطین کو سندِ حکومت عطا کرتے رہیں

جب ۹۲۳ھ/۱۵۱۷ء میں ترک سلطان سلیم اول نے مملوک حکومت کو مصر میں ختم کیا تو آخری عباسی خلیفہ المتوکل کو قسطنطنیہ لے گیا اور اس کو مجبور کیا کہ منصبِ خلافت اور تمام مذہبی، دنیاوی اقتدار سلیم اول کے سپرد کردے

یہ تحریر لینے کے بعد سلیم نے المتوکل کو قاہرہ لوٹ جانے کی اجازت دیدی۔ یہیں ۹۴۵ھ/۱۵۳۸ء میں اس کا انتقال ہوا اور اس طرح عباسی خاندان بغداد و مصر دونوں جگہ سے ہمیشہ کے لئے ختم ہوگیا

عہدِ بنی عباس کے اہم واقعات

عہدِ مروان میں ابو مسلم خراسانی نے مرو میں داخل ہوکر سفاح کی بیعت لوگوں سے لی۔ سفاح نے ۱۳۲ھ میں بمقام کوفہ اپنی خلافت کا اعلان کیا۔ مروان سے لڑائی ہوئی اور اسے قتل کیا گیا۔ بنو امیہ کا استیصال شروع ہوا۔ عبدالرحمان ابن معاویہ بھاگ کر اندلس چلا گیا اور وہاں اس نے ۱۳۹ھ میں اموی حکومت قایم کی۔ سفاح کے مرنے پر ۱۳۶ھ میں اسکا بھائی منصور عباسی خلیفہ ہوا۔ اس نے ابو مسلم کو قتل کیا، بغداد کی بنا ڈالی اور یونانی و فارسی کتابوں کا ترجمہ شروع ہوا، روم پر حملہ کیا اور قسطنطنیہ تک پہونچ گیا (یہ قسطنطنیہ پر چوتھا حملہ تھا ابتدائے اسلام سے اس وقت تک)۔ ۱۶۹ھ میں اسکی وفات پر اس کا بھائی موسیٰ ہادی خلیفہ ہوا اس کے بعد ۱۷۰ھ میں رشید خلیفہ ہوا جو عباسی عہد کا گل سرسبد تھا۔ اسنے بغداد کو علوم و فنون کا مرکز بنادیا، اسی عہد میں افریقیا میں اغلبی خاندان کی حکومت قایم ہوئی، روم سے متعلق لڑائیاں ہوئیں۔ ۱۹۳ھ میں امین خلیفہ ہوا لیکن اس کے بھائی مامون نے جنگ کرکے اسے ہلاک کردیا اور ۱۹۸ھ میں خلیفہ ہوگیا اس کے عہد میں علوم و فنون کی بڑی ترقی ہوئی اور بغداد تمدن اسلامی کا مرکز بن گیا اس نے چاہا کہ خلافت کو علویین کی طرف منتقل کردے لیکن بعد کو اس ارادہ سے باز آیا۔ اس نے خلق قرآنی کا مسئلہ اُٹھایا۔ بہرحال حکومت کرنے کے بعد ۲۱۸ھ معتصم کا زمانہ آیا، اس نے تاتاری اور ترکمانیوں کو نوکر رکھا، سامرا بسایا اور عموریہ فتح کیا۔ ۲۲۷ھ میں مرگیا اور واثق کا عہد آیا۔ ۲۳۲ھ میں متوکل خلیفہ ہوا اس نے مملکت اپنے تین بیٹوں میں تقسیم کردی۔ آرمینیا فتح کیا ۱۴ سال کے بعد اس کے بیٹے المستنصر نے اسے قتل کردیا (۲۴۷ھ) اور اس کی جگہ خلیفہ ہوا لیکن ۶ ماہ بعد مرگیا۔ اس کے بعد المستعین کی

خلافت ہوئی، اسی کے عہد میں طبرستان میں علوی خاندان کی حکومت قایم ہوئی۔ ۲۵۲ھ میں معزول ہوگیا۔ معتز خلیفہ ہوا۔ اس کے زمانہ میں خلافت عباسی زیادہ کمزور ہوگئی، ہرات میں صفاری حکومت، مصر میں طولونی حکومت قایم ہوئی، ۲۵۵ھ میں قتل کردیا گیا۔ مہدی خلیفہ ہوا اس کے زمانہ میں بصرہ کے اندر زنگی عروج ہوا، ۱۱ ماہ کے بعد قتل کردیا گیا۔ المعتمد خلیفہ ہوا، زنگیوں سے جنگ کی اُسی کے عہد میں سامانی حکومت قایم ہوئی، قرامطہ کا ظہور ہوا، ۲۳ سال حکومت کے بعد ۲۷۹ھ میں انتقال کیا

معتضد خلیفہ ہوا جو اپنی خونریزیوں کے لحاظ سے سفاح ثانی کہلاتا ہے اس نے بغاوتوں کو سختی سے فرو کیا اور ابن طولون سے بہت سے مقامات واپس لے لئے۔ ۲۸۹ھ میں انتقال کیا۔ المکتفی خلیفہ ہوا۔ اس نے قرامطہ کو زیر کیا اور مصر طولونی خاندان سے واپس لیا، اس کے زمانہ میں موصل کے اندر بنو حمدان کی حکومت قایم ہوئی۔ ۲۹۵ھ میں انتقال کیا۔ المقتدر خلیفہ ہوا لیکن خلافت سے معزول کردیا گیا اور عبداللہ بن المعتز خلیفہ ہوا لیکن اس کے قتل کے بعد پھر المقتدر خلیفہ ہوا، اسی کے عہد میں دولت فاطمیہ قایم ہوئی اغلبیہ و ادریسیہ حکومتیں ختم ہوئیں، قرامطہ نے حجر اسود ہٹا دیا اور حاجیوں کو قتل کیا۔ ۳۲۰ھ میں قتل ہوا اور قاہر خلیفہ ہوا، اس کے عہد میں بویہ خاندان کی حکومت قایم ہوئی، ۳۲۲ھ میں معزول ہوا اور راضی خلیفہ ہوا۔ اس کے عہد میں مصر کے اندر حکومت اخشیدی قایم ہوئی اور شان خلافت بہت گھٹ گئی مملکت گورنروں میں تقسیم ہوگئی اور اس کی حیثیت امیرالامراء کی رہ گئی۔ اس کے مرنے پر (۳۲۹ھ) المتقی خلیفہ ہوا، اس کے بعد ۳۳۳ھ میں المستکفی خلیفہ ہوا۔ اس کے عہد میں سیف الدولہ نے حلب و حمص پر قبضہ کرلیا اور بغداد میں بویہ خاندان کے قدم جم گئے اور معزالدولہ بویہ نے اسے معزول کردیا۔ اس کے بعد مطیع خلیفہ ہوا اور چند ماہ کی خلافت کے بعد خود ہٹ گیا اور ۳۶۳ھ میں طائع خلیفہ ہوا اور معزالدولہ بویہ کو ملک کا خطاب دیا (اسلام میں ملک کا یہ پہلا خطاب تھا) اسی کے عہد میں ہندوستان میں آل سبکتگین کا ظہور ہوا، حلب میں دولت بنی مروان قایم ہوئی۔ ۳۸۱ھ میں الطائع معزول ہوا اور القادر خلیفہ ہوا، اس نے پھر کچھ اقتدار پیدا کیا۔ اسی کے عہد میں دولت بنی حماد قایم ہوئی اور بنو حمدان کی حکومت ختم ہوئی۔ بنو المسیب، حسنویہ اور مرداس نے ظہور کیا۔ سامانی حکومت اور اندلس کی اموی حکومت ختم ہوئی۔ اس نے ۴۱ سال حکومت کی۔ جب ۴۲۲ھ میں اس کا انتقال ہوا تو القایم خلیفہ ہوا۔ اس کے زمانہ میں سلجوقی حکومت قایم ہوئی، بویہ کی ختم ہوئی۔ ۴۶۷ھ میں اس کے مرنے پر المقتدی خلیفہ ہوا اس نے اپنے عہد میں علوئین سے بلاد شام واپس لئے، سمرقند، حجاز، اور یمن کو زیر کیا — ۴۸۷ھ میں اس کی موت پر المستظہر خلیفہ ہوا، اس کے عہد میں خوارزم شاہی حکومت قایم ہوئی اور صلیبی جنگیں شروع ہوئیں، اندلس اور مغرب میں دعوت عباسی قایم ہوئی۔ ۲۵ سال خلافت کی ۵۱۲ھ میں اس کی موت کے بعد المسترشد خلیفہ ہوا اس نے حقوق خلافت واپس لینے کے لئے عمادالدین زنگی (بانی زنگی حکومت) اور سلطان مسعود سے جنگ کی، مسعود نے اسے مقید کرکے ۵۲۹ھ میں قتل کردیا۔ اس کے بعد راشد خلیفہ ہوا۔ مسعود نے ۵۳۰ھ میں اسے بھی معزول کردیا۔ اس کے بعد المقتفی خلیفہ ہوا۔ اس کے زمانہ میں نورالدین زنگی نے ظہور کیا اور بلاد شام پر قابض ہوگیا اور غوری حکومت افغانستان و ہند میں قایم ہوئی، ۵۵۵ھ میں اس کے مرنے پر المستنجد خلیفہ ہوا۔ اس کے عہد میں دولت فاطمی کمزور ہوئی اور دولت ایوبی قایم ہوئی۔ ۵۶۶ھ میں اس کے بعد المستضی خلیفہ ہوا اس کے عہد میں فاطمی حکومت ختم ہوئی اور ایوبی حکومت کا عروج صلاح الدین کے زمانہ میں شروع ہوا۔ اس کے بعد ۵۷۵ھ میں الناصر خلیفہ ہوا۔ اور اس کا عہد حکومت سب سے زیادہ طویل ثابت ہوا۔ اسی کے زمانہ میں صلیبی اور تاتاری جنگیں ہوئیں، دولت سلجوقی ختم ہوئی، چنگیز خاں نے بلاد اسلامیہ پر حملے شروع کئے اس کا انتقال ۶۲۲ھ میں ہوا اور ۴۶ سال گیارہ مہینے خلافت

کی۔ اس کے بعد الظاہر خلیفہ ہوا لیکن چند ماہ بعد ۶۲۳ھ میں مرگیا اس کے بعد المستنصر خلیفہ ہوا، اس کے عہد میں تاتاریوں نے اکثر مقامات پر قبضہ کرلیا اور دولت ایوبی ختم ہوگئی۔ اس کا ۶۴۰ھ میں انتقال ہوا اور المستعصم آخری خلیفہ کا عہد شروع ہوا، اسی کے زمانہ میں تاتاریوں نے بغداد پر حملہ کر کے دولت عباسی کو ختم کردیا (۶۵۵ھ)

تعداد خلفاء = ۳۷

حکومت = ۵۲۴ سال

آبادی = ۱۰ کرور

عباسی خلافت مصر میں منتقل ہوئی اور یہاں ۲۵۵ سال تک قایم رہی اس کے بعد ۹۲۲ھ میں خلافت ترکی حکومت (عثمانی) میں منتقل ہوگئی

بنو عباس

(۱۳۲ھ / ۷۵۰ء — ۶۵۶ھ / ۱۲۵۸ء) ۳۷ خلفاء

مدت خلافت ۵۲۵ سال

۱-	صفّاح	۱۳۲ھ / ۷۵۰ء	(محمد بن علی کا بیٹا)
۲-	منصور	۱۳۶ھ / ۷۵۴ء	(نمبر۱ کا بھائی)
۳-	مہدی	۱۵۸ھ / ۷۷۵ء	(نمبر۲ کا بیٹا)
۴-	ہادی	۱۶۹ھ / ۷۸۵ء	(نمبر۳ کا بیٹا)
۵-	رشید	۱۷۰ھ / ۷۸۶ء	(نمبر۴ کا بھائی)
۶-	امین	۱۹۳ھ / ۸۰۹ء	(نمبر۵ کا بیٹا)
۷-	مامون	۱۹۸ھ / ۸۱۳ء	(نمبر۶ کا بھائی)
۸-	معتصم	۲۱۸ھ / ۸۳۳ء	(نمبر۷ کا بھائی)
۹-	واثق	۲۲۷ھ / ۸۴۲ء	(نمبر۸ کا بھائی)
۱۰-	متوکل	۲۳۲ھ / ۸۴۷ء	(نمبر۹ کا بھائی)
۱۱-	مستنصر	۲۴۷ھ / ۸۶۱ء	(نمبر۱۰ کا بیٹا)
۱۲-	مُستعین	۲۴۸ھ / ۸۶۲ء	(نمبر۸ کا پوتا)
۱۳-	مُعتز	۲۵۱ھ / ۸۶۶ء	(نمبر۱۰ کا بیٹا)
۱۴-	مُہتدی	۲۵۵ھ / ۸۶۹ء	(نمبر۹ کا بیٹا)
۱۵-	مُعتمد	۲۵۶ھ / ۸۷۰ء	(نمبر۱۰ کا بیٹا)
۱۶-	مُعتضد	۲۷۹ھ / ۸۹۲ء	(نمبر۱۵ کا بھتیجا)
۱۷-	مُکتفی	۲۸۹ھ / ۹۰۲ء	(نمبر۱۶ کا بیٹا)
۱۸-	مقتدر	۲۹۵ھ / ۹۰۸ء	(نمبر۱۷ کا بھائی)
۱۹-	قاہر	۳۲۰ھ / ۹۳۲ء	(نمبر۱۸ کا بھائی)
۲۰-	راضی	۳۲۲ھ / ۹۳۴ء	(نمبر۱۸ کا بیٹا)
۲۱-	متقی	۳۲۹ھ / ۹۴۰ء	(نمبر۱۸ کا بیٹا)
۲۲-	مُستکفی	۳۳۳ھ / ۹۴۴ء	(نمبر۱۷ کا بیٹا)
۹۳-	مطیع	۳۳۴ھ / ۹۴۶ء	(نمبر۱۸ کا بیٹا)
۲۴-	طائع	۳۶۳ھ / ۹۷۴ء	(نمبر۲۳ کا بیٹا)
۲۵-	قادر	۳۸۱ھ / ۹۹۱ء	(نمبر۲۱ کا بیٹا)
۲۶-	قایم	۴۲۲ھ / ۱۰۳۱ء	(نمبر۲۵ کا بیٹا)
۲۷-	مقتدی	۴۶۷ھ / ۱۰۷۵ء	(نمبر۲۶ کا بیٹا)
۲۸-	مستظہر	۴۸۷ھ / ۱۰۹۴ء	(نمبر۲۷ کا بیٹا)
۲۹-	مسترشد	۵۱۲ھ / ۱۱۱۸ء	(نمبر۲۸ کا بیٹا)
۳۰-	راشد	۵۲۹ھ / ۱۱۳۵ء	(نمبر۲۹ کا بیٹا)
۳۱-	مکتفی	۵۳۰ھ / ۱۱۳۶ء	(نمبر۲۸ کا بیٹا)
۳۲-	مستنجد	۵۵۵ھ / ۱۱۶۰ء	(نمبر۳۱ کا بیٹا)
۳۳-	مُستضی	۵۶۶ھ / ۱۱۷۰ء	(نمبر۳۲ کا بیٹا)
۳۴-	ناصر	۵۷۵ھ / ۱۱۸۰ء	(نمبر۳۳ کا بیٹا)
۳۵-	ظاہر	۶۲۲ھ / ۱۲۲۵ء	(نمبر۳۴ کا بیٹا)
۳۶-	مستنصر	۶۲۳ھ / ۱۲۲۶ء	(نمبر۳۵ کا بیٹا)
۳۷-	مستعصم	۶۴۰ھ / ۱۲۴۲ء سے ۶۵۶ھ / ۱۲۵۸ء تک	(نمبر۳۶ کا بیٹا)

خلافت بنی عباس ٹکڑے ٹکڑے ہوکر متعدد حکومتوں میں بٹ گئی:- ادریسی - اغلبی - طولونی - طاہری - صفاری - بویہ - حمدانی - غزنوی -

مصر کے خلفاءِ بنی عباس

المستنصر باللہ ابو القاسم احمد ———— سنہ ۶۵۹ھ (سنہ ۱۲۶۱ء)

الحاکم بامر اللہ ابو العباس احمد ———— سنہ ۶۶۰ھ (سنہ ۱۲۶۱ء)

المستکفی باللہ ابو الربیع سلیمان ———— سنہ ۷۰۱ھ (سنہ ۱۳۰۲ء)

الواثق باللہ ابو اسحاق ابراہیم ———— سنہ ۷۴۰ھ (سنہ ۱۳۴۰ء)

الحاکم بامر اللہ ابو العباس احمد ————	سنہ ۷۴۱ھ	(سنہ ۱۳۴۱ء)
المعتضد باللہ ابو الفتح ابوبکر ————	سنہ ۷۵۳ھ	(سنہ ۱۳۵۲ء)
المتوکل علی اللہ ابو عبد اللہ محمد ————	سنہ ۷۶۳ھ	(سنہ ۱۳۶۲ء)
المعتصم (المستعصم) باللہ ابو یحییٰ زکریا ————	سنہ ۷۷۹ھ	(سنہ ۱۳۷۷ء)
المتوکل علی اللہ (دوبارہ تخت نشین ہوا) ————	سنہ ۷۷۹ھ	(سنہ ۱۳۷۷ء)
الواثق باللہ عمر ————	سنہ ۷۸۵ھ	(سنہ ۱۳۸۳ء)
المعتصم باللہ (دوبارہ تخت نشین ہوا) ————	سنہ ۷۸۸ھ	(سنہ ۱۳۸۶ء)
المستعین باللہ ابو الفضل العباس ————	سنہ ۸۰۸ھ	(سنہ ۱۴۰۶ء)
المعتضد باللہ ابو الفتح داؤد ————	سنہ ۸۱۶ھ	(سنہ ۱۴۱۴ء)
المستکفی باللہ ابو الربیع سلیمان ————	سنہ ۸۴۵ھ	(سنہ ۱۴۴۱ء)
القائم بامر اللہ ابو البقا حمزہ ————	سنہ ۸۵۵ھ	(سنہ ۱۴۵۱ء)
المستنجد باللہ ابو المحاسن یوسف ————	سنہ ۸۵۹ھ	(سنہ ۱۴۵۵ء)
المتوکل علی اللہ ابو العز عبد العزیز ————	سنہ ۸۸۴ھ	(سنہ ۱۴۷۹ء)
المستمسک باللہ ابو الصبر یعقوب ————	سنہ ۹۰۳ھ	(سنہ ۱۴۹۷ء)
المتوکل علی اللہ محمد ————	سنہ ۹۱۴ھ	(سنہ ۱۵۰۸ء)
المستمسک باللہ (دوبارہ تخت نشین ہوا) ————	سنہ ۹۲۲ھ / ۹۲۳ھ	(۱۵۱۶ء / ۱۵۱۷ء)

اُندلُس — اسپین

بنو امیہ (قرطبہ)

چھوٹے چھوٹے خاندان

حمودئین	(ملاگا)	(Malaga)
حمودئین	(الجزیراس)	(Algeciras)
عبادئین	(اشبیلیہ)	(Seville)
زایرئین	(غرناطہ)	
جوہرئین	(قرطبہ)	
ذوالنونئین	(طالیدہ)	(Toledo)
عامرئین	(ولنشیا)	(Valencia)
توجیئین و ہودئین	(ازگوزا)	(Zaragoza)
شاہان	(دینیا)	(Denia)
افطسئین		
نصرئین	(غرناطہ)	

اُندلُس

اندلس وہی حصۂ زمین ہے جسے انگریزی میں Iberian Peninsula (جزیرہ نمائے آئی بیرنس) یا اسپین و پرتگال کہتے ہیں۔ اسپین یا ہسپانیہ سے مسلمانوں کا تعلق اس وقت سے شروع ہوتا ہے جب سنہ ۹۲ھ / ۷۱۱ء میں حکومت بنی امیہ نے اس طرف فاتحانہ اقدام کیا اور سنہ ۱۳۸ھ / ۷۵۵ء تک انکے اثرات قلب فرانس تک وسیع ہوگئے۔ اس کے بعد جب شمالی و جنوبی علاقوں کے عربوں اور بربروں میں خانہ جنگی شروع ہوئی تو سنہ ۱۳۸ھ / ۷۵۶ء میں عبدالرحمان اموی نے جو خلفاء بنی عباس کے ہاتھ سے بچکر اس طرف آگیا تھا حکومت قرطبہ یا اندلس الگ قایم کرلی جو حکومت عباسیہ کے زیر اثر نہ تھی۔۔ اس خاندان نے تقریباً ۳۰۰ سال تک حکومت کی اور عبدالرحمان ثالث کے عہد میں (سنہ ۳۰۰ھ / ۹۱۲ء - ۳۵۰ھ / ۹۶۱ء) انتہائی عروج کو پہونچگئی۔ اس کے بعد زوال شروع ہوا اور سنہ ۴۲۲ھ / ۱۰۳۱ء میں متعدد چھوٹی چھوٹی ریاستیں (ملوک الطوائف) قایم ہوگئیں، جنھیں بعد کو مرابطین نے ختم کیا، اس کے بعد مرابطین کو موحدین نے ختم کیا اور موحدین کو الواذوئین نے یہاں تک کہ سنہ ۱۲۳۶ء کے بعد اندلس کی عرب حکومت صرف غرناطہ کے اندر محدود ہوگئی اور سنہ ۱۴۹۲ء میں یہ بھی ہاتھ سے نکل گیا۔ حکومت اندلس کے انتشار کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ سنہ ۷۵۶ء سے سنہ ۱۰۹۱ء تک وہاں سترہ چھوٹی چھوٹی حکومتیں قایم ہوئیں اور فنا ہوئیں۔ انکی فہرست ملاحظہ ہو

۱-	امویئین (قرطبہ)	=	سنہ ۷۵۶ء سے سنہ ۱۰۳۱ء تک
۲-	عبادیئین (اشبیلیہ)	=	سنہ ۱۰۲۳ء سے سنہ ۱۰۹۱ء تک
۳-	جوہریئین (قرطبہ)	=	سنہ ۱۰۳۱ء سے سنہ ۱۰۷۰ء تک
۴-	حمودیئین (ملاغا)	=	سنہ ۱۰۳۵ء سے سنہ ۱۰۵۷ء تک
۵-	زیریئین (غرناطہ)	=	سنہ ۱۰۱۵ء سے سنہ ۱۰۹۰ء تک
۶-	برزیلیئین (قارمونا)	=	سنہ ۱۰۲۹ء سے سنہ ۱۰۶۷ء تک
۷-	بکریئین (ہوئلوا)	=	سنہ ۱۰۱۱ء سے سنہ ۱۰۵۱ء تک
۸-	بنو یحیٰ (نیبلا)	=	سنہ ۱۰۲۳ء سے سنہ ۱۰۵۱ء تک
۹-	بنو مُزین (سلوس)		————
۱۰-	سعید بن ہارون اور اُس کا لڑکا محمد ———— (سنتامیریا الغرب)	=	سنہ ۱۰۱۶ء سے سنہ ۱۰۵۲ء تک
۱۱-	افطسیئین (باداجوز)	=	سنہ ۱۰۲۲ء سے سنہ ۱۰۹۲ء تک
۱۲-	بنو ذی النون (طالیدہ)	=	سنہ ۱۰۳۶ء سے سنہ ۱۰۸۵ء تک
۱۳-	عامریئین (ولنشیا)	=	سنہ ۱۰۲۱ء سے سنہ ۱۰۶۵ء تک
۱۴-	بنو ہُود (سرگوسا)	=	سنہ ۱۰۳۹ء سے سنہ ۱۱۱۰ء تک
۱۵-	بنو زرین (البراکین)	=	سنہ ۱۰۱۱ء سے سنہ ۱۱۰۳ء تک
۱۶-	بنو قاسم (البونتی)	=	سنہ ۱۰۲۵ء سے سنہ ۱۰۵۲ء تک
۱۷-	بنو صُمادِح (المیریا)	=	سنہ ۱۰۴۴ء سے سنہ ۱۰۹۲ء تک

اسپین

اسپین مسلمانوں نے ۹۱ھ/۷۱۰ء اور ۹۳ھ/۷۱۲ء کے درمیان فتح کرلیا تھا اور ۱۳۸ھ/۷۵۵ء تک یہاں بنو امیہ کے گورنر رہے۔ لیکن جب بغداد میں بنو امیہ کے بعد بنو عباس کی خلافت شروع ہوئی اور بنو امیہ کے لئے وہاں رہنا مشکل ہوگیا تو ان کا ایک فرد عبدالرحمان (ہشام کا پوتا) جان بچا کر اسپین کی طرف بھاگ گیا اور کئی سال پریشان پھرتا رہا۔ اس وقت یہاں اقوام بربر اور عربوں میں باہم شدید اختلافات پائے جاتے تھے اس لئے یہ خود اپنی حکومت قایم کرنے کی فکر میں لگ گیا اور آخرکار ۱۳۸ھ/۷۵۶ء میں اسپین کے مسلمانوں نے اس کی یہ حیثیت تسلیم کرلی۔ یہ واقعہ ایسا نہ تھا کہ بنو عباس خاموش رہتے چنانچہ انھوں نے عبدالرحمن کی قایم کی ہوئی حکومت اُکھاڑنے کے لئے فوج روانہ کی، لیکن کامیابی نہ ہوئی اور اس طرح عبدالرحمان کے اموی خاندان نے تقریباً تین سو سال قرطبہ میں حکومت کی

اول اول اس خاندان کے حکمراں افراد اپنے آپ کو صرف امیر یا سلطان کہتے تھے، لیکن عبدالرحمان ثالث نے خلیفہ کا لقب بھی اختیار کرلیا (۳۱۷ھ/۹۲۹ء)۔ یہ اس خاندان کا سب سے زیادہ کامیاب فرمانروا تھا۔ اس نے شمالی اسپین کی عیسائی حکومت کو بھی آگے بڑھنے نہیں دیا اور ایک زبردست بحری بیڑا بناکر بحرِ روم پر بھی اقتدار قایم کرلیا

اس کے بعد کوئی دوسرا حکمراں اس سطوت و جبروت کا نہیں ہوا، لیکن کچھ عرصہ تک کام چلتا رہا، آخرکار اس حکومت کے بھی ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے اور مختلف خاندانوں نے اس سے جنم لیا۔ ان میں سب سے زیادہ مشہور اشبیلیہ کا عبادیئن خاندان تھا جس نے عرصہ تک اسپین کی عیسائی حکومتوں کا مقابلہ کیا، لیکن جب بعد کو اس نے المرابطین کی مدد چاہی تو یہاں پہونچکر خود مالک بن بیٹھے اور بنو امیہ کی حکومت ختم ہوگئی

بنو امیہ (قرطبہ) ۱۳۸ھ/۷۵۶ء سے ۴۲۲ھ/۱۰۳۱ء تک

۲۴ فرمانروا۔ مدت حکومت ۲۸۵ سال

۱ - عبدالرحمان اول	۱۳۸ھ/۷۵۶ء	(ہشام اموی خلیفہ کا پوتا)
۲ - ہشام اول	۱۷۲ھ/۷۸۸ء	(نمبر ۱ کا بیٹا)
۳ - حکم اول	۱۸۰ھ/۷۹۶ء	(نمبر ۲ کا بیٹا)
۴ - عبدالرحمان ثانی	۲۰۶ھ/۸۲۲ء	(نمبر ۳ کا بیٹا)
۵ - محمد اول	۲۳۸ھ/۸۵۲ء	(نمبر ۴ کا بیٹا)
۶ - مُنذر	۲۷۳ھ/۸۸۶ء	(نمبر ۵ کا بیٹا)
۷ - عبداللہ	۲۷۵ھ/۸۸۸ء	(نمبر ۵ کا دوسرا بیٹا)
۸ - عبدالرحمان ثالث	۳۰۰ھ/۹۱۲ء	اسنے خلیفہ کا لقب اختیار کیا (نمبر ۷ کا پوتا)
۹ - حکم ثانی - المستنصر	۳۵۰ھ/۹۶۱ء	(نمبر ۸ کا بیٹا)
۱۰ - ہشام ثانی - المویّد	۳۶۶ھ/۹۷۶ء	(نمبر ۹ کا بیٹا)
۱۱ - محمد ثانی - المہدی	۳۹۹ھ/۱۰۰۹ء	(نمبر ۱ کا بیٹا)
۱۲ - سلیمان - المستعین	۴۰۰ھ/۱۰۰۹ء	(نمبر ۹ کے بھائی کا پوتا)
۱۳ - محمد ثانی (دوبارہ)	۴۰۰ھ/۱۰۱۰ء	(نمبر ۱۲ کا چچا)
۱۴ - ہشام ثانی (دوبارہ)	۴۰۰ھ/۱۰۱۰ء	(نمبر ۱۳ کا بیٹا)
۱۵ - سلیمان (دوبا	۴۰۳ھ/۱۰۱۳ء	(نمبر ۱۱ کا بھائی)
۱۶ - علی بن حمود[1]	۴۰۷ھ/۱۰۱۶ء	(نمبر ۵ کا عم زاد بھائی)

[1] اس نے حمودی خاندان کی بنیاد ڈالی

۱۷- عبدالرحمان رابع (مرتضٰی) ۴۰۸ھ / ۱۰۱۸ء - (نمبر ۱۴ کا بیٹا)
۱۸- قاسم بن محمود ۴۰۹ھ / ۱۰۱۸ء
۱۹- یحیٰی بن علی ۴۱۲ھ / ۱۰۲۱ء
۲۰- قاسم (دوبارہ) ۴۱۳ھ / ۱۰۲۲ء
۲۱- عبدالرحمان خامس (مستظہر) ۴۱۴ھ / ۱۰۲۳ء
۲۲- محمد ثالث (مستکفی) ۴۱۴ھ / ۱۰۲۴ء
۲۳- یحیٰی (دوبارہ) ۴۱۶ھ / ۱۰۲۵ء
۲۴- ہشام ثالث ۴۱۸ھ / ۱۰۲۷ء سے ۴۲۲ھ / ۱۰۳۱ء تک

یہ خاندان ختم ہو کر متعدد چھوٹی چھوٹی حکومتوں میں بٹ گیا

حمّودئین (بنو حمّود) ملاگا

۴۰۷ھ / ۱۰۱۶ء سے ۴۴۹ھ / ۱۰۵۷ء تک = ۱۲ فرمانروا

عہد حکومت ۴۲ سال

۱- علی الناصر (حمّود کا بیٹا) ۴۰۷ھ / ۱۰۱۶ء
۲- قاسم مامون (نمبر ۱ کا بھائی) ۴۰۹ھ / ۱۰۱۸ء
۳- یحیٰی مُعتلی (نمبر ۱ کا بیٹا) ۴۱۲ھ / ۱۰۲۱ء
۴- قاسم (دوبارہ) (نمبر ۳ کا بھائی) ۴۱۳ھ / ۱۰۲۲ء
۵- یحیٰی (دوبارہ) (نمبر ۳ کا بیٹا) ۴۱۶ھ / ۱۰۲۵ء
۶- ادریس اول (نمبر ۵ کا بھائی) ۴۲۶ھ / ۱۰۳۵ء
۷- حسن مستنصر (نمبر ۴ کا بیٹا) ۴۳۱ھ / ۱۰۳۹ء
۸- ادریس ثانی (نمبر ۳ کا بیٹا) ۴۳۴ھ / ۱۰۴۲ء
۹- محمد اول (مہدی) (نمبر ۶ کا بیٹا) ۴۳۸ھ / ۱۰۴۶ء
۱۰- ادریس ثالث ۴۴۴ھ / ۱۰۵۲ء
۱۱- ادریس ثانی (مکرر) ۴۴۵ھ / ۱۰۵۳ء
۱۲- محمد ثانی (مستعلی) ۴۴۶ھ / ۱۰۵۴ء سے ۴۴۹ھ / ۱۰۵۷ء تک

(اس حکومت پر المرابطین قابض ہو گئے)

بنو حمود (الجزایر)

۴۳۱ھ / ۱۰۳۹ء سے ۴۵۰ھ / ۱۰۵۸ء تک

مدت حکومت ۲۰ سال - تعداد فرمانروا ۲

محمد مہدی ۴۳۱ھ / ۱۰۳۹ء
قاسم واثق ۴۴۰ھ / ۱۰۴۸ء

(اشبیلیہ کی عباسی حکومت نے قبضہ کر لیا)

عبادئین (اشبیلیہ)

۴۱۴ھ / ۱۰۲۳ء سے ۴۸۴ھ / ۱۰۹۱ء تک

مدت حکومت ۷۰ سال - فرمانروا: ۳

قرطبہ میں اموی خلافت ختم ہونے کے بعد، جب اسپین کی مسلم حکومت میں انتشار پیدا ہوا اور متعدد چھوٹی چھوٹی حکومتیں قایم ہوئیں تو عبادئین نے بھی اشبیلیہ میں اپنی حکومت قایم کر لی جو ۴۱۴ھ / ۱۰۲۳ء یا ۴۲۲ھ / ۱۰۳۱ء سے ۴۸۴ھ / ۱۰۹۱ء تک حکمراں رہی۔ یہ حکومت قاضی ابوالقاسم محمد اول بن اسماعیل عبّاد نے قایم کی تھی اور اسی لئے اس کو حکومت عبّادیہ یا عبّادئین کہتے ہیں

اس کے حکمراں افراد یہ تھے :-

۱- عباد = ۴۱۴ھ/۱۰۲۳ء سے ۴۳۴ھ/۱۰۴۲ء تک

۲- ابو عمر عباد بن محمد المعتضد (عباد کا بیٹا) = ۴۳۴ھ/۱۰۴۲ء سے ۴۶۱ھ/۱۰۶۸ء تک

۳- ابوالقاسم محمد ثانی بن عباد المعتمد (ابو عمر کا بیٹا) = ۴۶۱ھ/۱۰۶۸ء سے ۴۸۴ھ/۱۰۹۱ء تک

ابوالقاسم کو المرابطین نے تخت سے اُتار کر مقید کر لیا اور اس نے ۱۰۹۵ء میں بمقام اغمات (مراکش) انتقال کیا

زیارئین (غرناطہ)

۴۰۳ھ/۱۰۱۲ء سے ۴۸۳ھ/۱۰۹۰ء تک

مدت حکومت ۸۰ سال - فرمانروا = ۵

۱- زاوی بن زیاری	۴۰۳ھ/۱۰۱۲ء	۴- عبداللہ بن سیف الدولہ بلوکین بن بادیس	۴۶۶ھ/۱۰۷۳ء
۲- حبوس	۴۱۰ھ/۱۰۱۹ء	۵- تمیم بن بلوکین	۴۸۳ھ/۱۰۹۰ء
۳- بادیس بن حبوس	۴۳۰ھ/۱۰۳۸ء	(المرابطین نے قبضہ کر لیا)	

جوہرئین (قرطبہ)

۴۲۲ھ/۱۰۳۱ء سے ۴۶۱ھ/۱۰۶۸ء تک

مدت حکومت ۴۰ سال - فرمانروا = ۳

۱- ابوالحزم جوہر	۴۲۲ھ/۱۰۳۱ء	۳- عبدالملک بن محمد	۴۵۰ھ/۱۰۵۸ء سے ۴۶۱ھ/۱۰۶۸ء تک
۲- ابوالولید محمد بن جوہر	۴۳۵ھ/۱۰۴۳ء	(عباسی حکومت اشبیلیہ نے قبضہ کر لیا)	

خاندان ذوالنون (طالیدہ) = ۴۲۷ھ/۱۰۳۵ء سے ۴۷۸ھ/۱۰۸۵ء تک

مدت حکومت ۵۲ سال - فرمانروا = ۳

۱- اسماعیل ظافر	۴۲۷ھ/۱۰۳۵ء	۳- یحییٰ قادر بن اسماعیل بن مامون	۴۶۷ھ/۱۰۷۴ء سے ۴۷۸ھ/۱۰۸۵ء تک
۲- یحییٰ مامون بن اسماعیل	۴۲۹ھ/۱۰۳۷ء	(الفانسو ششم عیسائی فرمانروائے لیون نے فتح کر لیا۔	

خاندان عامری (بلنسیا)

۴۱۲ھ/۱۰۲۱ء سے ۴۷۸ھ/۱۰۸۵ء تک

مدت حکومت ۶۷ سال - فرمانروا = ۷

۱- عبدالعزیز منصور	۴۱۲ھ/۱۰۲۱ء	۱- ابوبکر بن عبدالملک	۴۶۹ھ/۱۰۷۵ء
۲- عبدالملک مظفر	۴۵۳ھ/۱۰۶۱ء	۶- قاضی عثمان بن ابوبکر	۴۷۸ھ/۱۰۸۵ء
۳- مامون (طالیدہ)	۴۵۷ھ/۱۰۶۵ء	۷- قادر (طالیدہ)	۴۷۸ھ/۱۰۸۵ء
۴- قادر (طالیدہ)	۴۶۷ھ/۱۰۷۴ء	(پہلے عیسائیوں نے قبضہ کیا پھر المرابطین نے)	

توجیبی اور ہودی خاندان (زراگوزا)

۴۱۰ھ / ۱۰۱۹ء سے ۵۳۶ھ / ۱۱۴۱ء تک

مدت حکومت ۱۲۶ سال — فرمانروا ۹

۱ —	مُنذر منصور بن یحییٰ توجیبی	۴۱۰ھ / ۱۰۱۹ء
۲ —	یحییٰ مظفر بن مُنذر	۴۱۴ھ / ۱۰۲۳ء
۳ —	مُنذر بن یحییٰ	۴۲۰ھ / ۱۰۲۹ء
۴ —	سلیمان مستعین بن ہود	۴۳۱ھ / ۱۰۴۱ء
۵ —	احمد سیف الدولہ مقتدر بن سلیمان	۴۳۸ھ / ۱۰۴۶ء
۶ —	یوسف مؤتمن بن احمد	۴۷۴ھ / ۱۰۸۱ء
۷ —	احمد مستعین بن یوسف	۴۷۸ھ / ۱۰۸۵ء
۸ —	عبدالملک عمادالدولہ بن احمد	۵۰۳ھ / ۱۱۱۰ء
۹ —	احمد سیف الدولہ بن عبدالملک — ۵۱۳ھ / ۱۱۱۹ء سے ۵۳۶ھ / ۱۱۴۱ء تک (عیسائیوں نے فتح کرلیا)	

افطسیین

براجوز کے بربر خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کا دورِ حکومت ۴۱۳ھ / ۱۰۲۲ء سے ۴۸۷ھ / ۱۰۹۴ء تک رہا۔ اس کا مورثِ اعلیٰ عبداللہ بن الافطس تھا۔ یہ مکناسا کے قبیلۂ بربر سے تعلق رکھتا تھا اور المنصور کی بربر فوج کے ساتھ اسپین آیا تھا

جب افطسیین کا عروج ہوا تو یہ اپنے آپ کو عرب نژاد اور یمن کے قبیلۂ تجیب سے منسوب کرنے لگے۔ پہلا فرمانروا اس خاندان کا عبداللہ اسپین میں پیدا ہوا تھا

جب سنہ ۴۱۳ھ (۱۰۲۲ء) میں براجوز کے گورنر سابور نے خلافت قرطبہ سے بغاوت کرکے اپنی خود مختاری کا اعلان کیا تو اس نے عبداللہ بن الافطس کو اپنا مشیر خاص بنالیا اور اپنے بعد اس کی جانشینی کا اعلان کردیا۔ اس طرح جب سنہ ۴۱۳ھ میں سابور کا انتقال ہوا تو عبداللہ حکمراں ہوگیا۔ لیکن ابتدا ہی سے اس کو لڑائیوں سے واسطہ پڑا اور ابن عباد امیر اشبیلیہ اور محمد البرزالی امیر کارمونا کے مقابلہ میں اس کو شکست ہوئی۔ اس کا لڑکا المظفر جو فوج کی کمان کر رہا تھا مقید ہوگیا اور سنہ ۴۲۱ھ تک محبوس رہا

عبداللہ نے اس کے چار سال بعد ابن عباد سے اس طرح بدلہ لیا کہ پہلے تو اس نے ابن عباد کی فوج کو جو اس کے بیٹے اسماعیل کی سرکردگی میں تھی، اپنے ملک سے گزر جانے کی اجازت دی اور جب وہ گزرنے لگی تو اچانک حملہ کرکے فوج کا بڑا حصہ تباہ کردیا

عبداللہ کی وفات (۷ر جمادی الثانی سنہ ۴۳۷ھ — ۳۰ر دسمبر سنہ ۱۰۴۵ء) کے بعد اس کا بیٹا ابوبکر محمد المظفر تخت نشین ہوا۔ اس وقت اس کے دو دشمن تھے ایک ابن عباد، دوسرا ابن ذوالنون فرمانروائے طالیدہ۔ اس خطرہ سے بچنے کے لئے ابوبکر نے ابن عباد سے مصالحت کرلی تاکہ یہ دونوں مل کر ذوالنون کا مقابلہ کریں، لیکن بعد کو یہ سمجھوتا ختم ہوگیا اور ابن عباد اور المظفر میں لڑائی شروع ہوگئی جس میں المظفر کو دوبارہ شکست ہوئی

اسی زمانہ میں فرڈینینڈ اول نے ۴۵۶ھ / ۱۰۶۳ء میں اپنی تاخت شروع کی اور المظفر کے کئی قلعہ بند مقامات چھین کر اپنا باجگزار بنالیا۔ المظفر عربی ادب کا بڑا شایق تھا۔ اس نے ادب پر ایک ضخیم کتاب بھی لکھی ہے جس کا نام مظفری ہے۔ المظفر کی وفات کے بعد سنہ ۴۶۰ھ (۱۰۶۸ء) میں اس کے بیٹے یحییٰ المنصور کو تخت نشین ہونا چاہئے تھا، لیکن اس وقت یحییٰ کے

بھائی عمر نے جو اِوورا کا گورنر تھا خودمختاری کا اعلان کردیا اور اس طرح سلطنت دو حصّوں میں بٹ گئی، مغربی حصہ پر عمر قابض رہا اور مشرقی حصہ پر یحییٰ۔ چند سال کے بعد یحییٰ ۴۷۳ھ / ۱۰۸۱ء میں لاولد مرگیا اور عمر (جس نے اب المتوکل کا لقب اختیار کرلیا تھا) مغربی اور مشرقی دونوں حصّوں کا مالک ہوگیا

عمر بھی اپنے باپ کی طرح بڑا ادبی ذوق رکھتا۔ ابن عبدون عربی کا مشہور شاعر اسی کے دربار سے وابستہ تھا جس نے افطسئین کے زوال کا مرثیہ لکھ کر اس خاندان کو غیر فانی بنا دیا۔

اس خاندان کے زوال کا سبب یہ ہوا کہ الفانسو ششم (فرمانروائے Castile) نے اسپین کی مسلمان حکومتوں کے خلاف ایک سلسلہ لڑائیوں کا چھیڑ دیا اور ۴۷۸ھ / ۱۰۸۵ء میں طالیدہ بھی فتح کرلیا۔ اس کے مقابلہ کے لئے اشبیلیہ کے فرمانروا المعتضد بداجوز کے افطسی فرمانروا عمر اور ملاگا کے بادشاہ عبداللہ، تینوں نے مل کر یوسف بن تاشفین (خاندان المرابطین کے فرمانروا) کو اپنی مدد کے لئے بلایا اور اس نے عیسائیوں کو زلاقہ کی لڑائی میں شکست دی (۱۲ رجب ۴۷۹ھ — ۲۳ اکتوبر ۱۰۸۶ء) اس کے بعد وہ افریقہ واپس چلا گیا۔ لیکن چند سال بعد اس نے اپنے جنرل سیر بن ابی بکر کی سرکردگی میں افطسی حکومت پر حملہ کردیا (۴۸۶ھ / ۱۰۹۳ء)۔ اس لڑائی میں عمر اور اس کے دو بیٹے الفضل اور العباس گرفتار ہوکر قتل کردئے گئے اور اس طرح ۴۸۷ھ / ۱۰۹۴ء میں افطسی حکومت، المرابطین کے ہاتھ آگئی

شاہانِ دینیا (Denia)

۴۰۸ھ / ۱۰۱۷ء سے ۴۶۸ھ / ۱۰۷۵ء تک

مدت حکومت ۶۱ سال۔ فرمانروا = ۲

۱۔ مجاہد بن یوسف ۴۰۸ھ / ۱۰۱۷ء

۲۔ علی اقبال الدولہ مجاہد ۴۳۶ھ / ۱۰۴۴ء سے ۴۶۸ھ / ۱۰۷۵ء تک (بنوہود نے قبضہ کرلیا)

نصریین

جب عبادی خاندان نے عیسائی فرمانروائے Leon کے خلاف جنگ کرنے کے لئے المرابطین کی مدد چاہی تھی تو اول اول وہ ۱۰۸۶ء میں یہاں آئے تھے اس کے بعد ۱۰۹۰ء میں دوبارہ آئے اور تمام مور اسپین کو فتح کرکے اپنی افریقی سلطنت کا کا ایک صوبہ بنالیا۔ ان کے بعد جب الموحدین نے ان کی حکومت پر قبضہ کیا تو اسپین کا صوبہ بھی ان کے پاس چلا گیا۔ جب الموحدین پر زوال آیا تو Murcia اور Valencia میں دو حکمراں خاندان پیدا ہوگئے، جن میں نصری خاندان غرناطہ کا خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اسی خاندان کے زمانہ میں قصر الحمراء کی تعمیر ہوئی اور مور اسپین کی کھوئی ہوئی عظمت بڑی حد تک عود کر آئی۔ اس خاندان نے اسپین کی عیسائی حکومتوں سے بھی جنگیں جاری رکھیں، لیکن ۱۴۹۲ء میں فرڈیننڈ اور اسابلا نے غرناطہ لے لیا اور محمد یازدہم ناصری فرمانروا کے بھاگ جانے پر اسپین سے مسلمانوں کی حکومت ہمیشہ کے لئے ختم ہوگئی

نصری خاندان

(خاندان یوسف بن نصر)

۶۲۹ھ / ۱۲۳۲ء سے ۸۹۷ھ / ۱۴۹۲ء تک

مدت حکومت ۲۶۹ سال - فرمانروا ۲۸

۱-	محمد اول - غالب	۶۲۹ھ / ۱۲۳۲ء
۲-	محمد ثانی - فقیہ	۶۷۱ھ / ۱۲۷۳ء
۳-	محمد ثالث	۷۰۱ھ / ۱۳۰۲ء
۴-	نصر ابوالجیوش	۷۰۸ھ / ۱۳۰۹ء
۵-	اسماعیل ابوالولید	۷۱۳ھ / ۱۳۱۴ء
۶-	محمد رابع	۷۲۵ھ / ۱۳۲۰ء
۷-	یوسف ابوالحجاج	۷۳۳ھ / ۱۳۳۳ء
۸-	محمد خامس (غنی)	۷۵۵ھ / ۱۳۵۴ء
۹-	اسماعیل ثانی	۷۶۰ھ / ۱۳۵۹ء
۱۰-	محمد سادس ابوسعید	۷۶۱ھ / ۱۳۶۰ء
۱۱-	محمد خامس (دوبارہ)	۷۶۳ھ / ۱۳۶۲ء
۱۲-	یوسف ثانی	۷۹۳ھ / ۱۳۹۱ء
۱۳-	محمد سابع	۷۹۴ھ / ۱۳۹۱ء
۱۴-	یوسف ثالث ابوالحجاج ناصر	۸۱۰ھ / ۱۴۰۷ء

۱۵-	محمد ثامن - متمسک	۸۲۰ھ / ۱۴۱۷ء
۱۶-	محمد تاسع - صغیر	۸۳۱ھ / ۱۴۲۷ء
۱۷-	محمد ثامن (دوبارہ)	۸۳۳ھ / ۱۴۲۹ء
۱۸-	یوسف رابع	۸۳۵ھ / ۱۴۳۲ء
۱۹-	محمد ثامن (تیسری مرتبہ)	۸۳۵ھ / ۱۴۳۲ء
۲۰-	محمد عاشر	۸۴۸ھ / ۱۴۴۴ء
۲۱-	سعد مستعین	۸۴۹ھ / ۱۴۴۵ء
۲۲-	محمد عاشر (دوبارہ)	۸۵۰ھ / ۱۴۴۶ء
۲۳-	سعد (دوبارہ)	۸۵۷ھ / ۱۴۵۳ء
۲۴-	علی ابوالحسن	۸۶۶ھ / ۱۴۶۱ء
۲۵-	محمد یازدہم (بواب دل)	۸۸۷ھ / ۱۴۸۲ء
۲۶-	علی ابوالحسن (دوبارہ)	۸۸۸ھ / ۱۴۸۳ء
۲۷-	محمد دوازدہم (زغالی)	۸۹۰ھ / ۱۴۸۵ء
۲۸-	محمد یازدہم (دوبارہ)	۸۹۲ھ / ۱۴۸۶ء سے ۸۹۷ھ / ۱۴۹۲ء تک

شمالی افریقہ

ادریسیین (مراکش)

اغلبیین (تونس وغیرہ)

زیاریین (تونس)

حمادیین (الجزایر)

المرابطون (شمالی افریقہ و اسپین)

مرینیین (مراکش)

زیانیین (الجزایر)

حفصیین (تونس)

مجاہدین بربر

شرفاء (مراکش)

دارفور (سوڈان)

رستمیین (جارجی)

عبدالودائین (بربر)

شمالی افریقہ

ادریسی (مراکش) ۔ اغلبی (تیونس وغیرہ) ۔ زیاری (تیونس) ۔ حمادی (الجزائر) ۔ المرابطون (مراکش، الجزایر، اسپین) ۔ الموحدون (شمالی افریقہ ۔ اسپین) ۔ مرینی (مراکش) ۔ زیانی (الجزائر) ۔ حفصئین (تیونس) ۔ شریف (مراکش)

شمالی افریقہ ۲۶ھ/۶۴۶ء اور ۶۱ھ/۶۸۰ء کے درمیان عربوں کے قبضہ میں آیا تھا اور خلفاء بنی امیہ و بنی عباس کے گورنر یہاں رہا کرتے تھے ۔ جب تک یزید بن حاتم (عباسی گورنر) قیروان میں رہا، اقوام بربر کو بغاوت کرنے کی جرأت نہیں ہوئی لیکن ۱۷۱ھ/۷۸۷ء میں جب اس کا انتقال ہوا تو وہاں طوائف الملوکی شروع ہوگئی اور متعدد خاندانوں نے اپنی اپنی خود مختار حکومتیں قایم کرلیں ۔ یہاں تک کہ ۱۸۴ھ/۸۰۰ء تک عباسی خلفاء کا اثر وہاں سے بالکل مٹ گیا

ادریسی

۱۷۲ھ/۷۸۸ء سے ۳۷۵ھ/۹۸۵ء تک
مدت حکومت ۲۰۴ سال ۔ فرمانروا: ۱۰

۱۶۹ھ/۷۸۵ء میں علوئین کے طرفداروں نے مدینہ پر قبضہ کرلیا ۔ ان میں ایک شخص ادریس بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی ابن ابی طالب بھی تھا ۔ اس بغاوت کے فرو ہونے پر ادریس بھاگ کر مصر گیا اور وہاں سے مراکش پہونچ کر علوی خاندان کی حکومت قایم کی ۔ ۲۲۶ھ/۸۴۱ء تک اس خاندان نے بڑا عروج حاصل کیا ۔ اس کے بعد زوال شروع ہوا اور ۳۷۵ھ/۹۸۵ء میں مکناسا (MIKNASA) کی اقوام نے اسے ختم کردیا

۱ ۔ ادریس اول	۱۷۲ھ/۷۸۸ء	یحیٰ ثانی بن یحیٰ
۲ ۔ ادریس ثانی بن ادریس اول	۱۷۷ھ/۷۹۳ء	علی ثانی بن عمر بن ادریس
۳ ۔ محمد بن ادریس ثانی	۲۱۳ھ/۸۲۸ء	یحیٰ ثالث بن قاسم بن ادریس ثانی
۴ ۔ علی بن محمد	۲۲۱ھ/۸۳۶ء	۶ ۔ یحیٰ چہارم بن ادریس بن عمر ۲۹۲ھ/۹۰۴ء
۵ ۔ یحیٰ بن محمد	۲۳۴ھ/۸۴۹ء	۷ ۔ حسن ۳۱۰ھ/۹۲۲ء سے ۳۷۵ھ/۹۸۵ء تک

اغلبئین

۱۸۴ھ/۸۰۰ء سے ۲۹۶ھ/۹۰۹ء تک
مدت حکومت ۱۱۳ سال ۔ فرمانروا ۔ ۱۱

جب تیونس (افریقیہ) کے عباسی گورنر جنرل کا [illegible] میں انتقال ہوا اور وہاں بہت انتشار و بدنظمی پھیل گئی تو عباسی

خلیفہ ہارون الرشید نے ۱۸۴ھ / ۸۰۰ء میں ابراہیم بن اغلب کو جو اس وقت صوبۂ زاب کا گورنر تھا، تمام افریقی علاقہ کا گورنر مقرر کیا۔ اس نے انتظام ہاتھ میں لیکر یہاں کی بدنظمی کو دور کیا اور اپنی خود مختار حکومت قایم کرلی۔ لیکن ادریسی حکومت سے (جو دور مغربی افریقہ میں قایم تھی) کوئی تعرض نہ کیا

اس حکومت کے حدود کیا تھے، اس کی تعیین مشکل ہے لیکن مغربی سمت میں وہ بوناتک وسیع تھی اور کوتاما (Kotuma) کا سارا علاقہ اس میں شامل تھا، شمالی مغرب کی طرف وہ زاب اور سلطنت عبادئین کے حدود سے مل جاتی تھی اور جنوب مشرق میں طرابلس تک

اس حکومت کا بڑا زمانہ شیعی و خارجی جماعتوں کے ساتھ جنگ کرنے میں صرف ہوا۔ اور جب اس کا آخری فرماں روا زیادۃ اللہ فاطمیئین کے مقابلہ سے بھاگ کھڑا ہوا تو اس خاندان کی حکومت ختم ہوگئی۔ یہ خاندان اس قدر آزاد تھا کہ اس نے اپنے سکوں میں خلفا کا نام بھی نہ رہنے دیا

اس خاندان کے فرمانروا بڑے بیدار مغز اور منتظم تھے۔ انھوں نے بحر روم میں ایک بیڑہ بھی طیار کرلیا تھا اور فرانس، کارسکا اور سارڈینیا کے سواحل تک ان کی تاخت کا سلسلہ قایم تھا۔ انھوں نے جزیرہ صقلیہ (سسیلی) بھی فتح کرلیا تھا اور مالٹا و سارڈینیا بھی، لیکن بعد کو اس خاندان کے کمزور فرمانرواؤں کے زمانہ میں ادریسی خاندان (شیعہ) کے اثرات بڑھنے لگے یہاں تک کہ ۲۹۶ھ / ۹۰۹ء میں یہ حکومت ختم ہوگئی اور فاطمیئین نے ان کی جگہ لے لی۔

خود اس کا مذہب حنفی تھا اور شافعی فقہ بھی وہاں رائج تھی۔ اس کے حکمرانوں کی فہرست یہ ہے:-

۱	ابراہیم بن الاغلب بن سالم بن عقال التمیمی	۱۸۴ھ / ۸۰۰ء
۲	ابو العباس عبد اللہ بن ابراہیم	۱۹۶ھ / ۸۱۲ء
۳	ابو محمد زیادۃ اللہ بن ابراہیم	۲۰۱ھ / ۸۱۷ء
۴	ابو العقال بن الاغلب ابراہیم	۲۲۳ھ / ۸۳۸ء
۵	ابو العباس محمد بن الاغلب	۲۲۶ھ / ۸۴۱ء
۶	ابو ابراہیم احمد بن محمد	۲۴۲ھ / ۸۵۶ء
۷	زیادۃ اللہ بن محمد	۲۴۹ھ / ۸۶۳ء
۸	ابو الغرانق محمد بن احمد	۲۵۰ھ / ۸۶۴ء
۹	ابراہیم بن احمد	۲۶۱ھ / ۸۷۵ء
۱۰	ابو العباس عبد اللہ محمد بن ابراہیم	۲۸۹ھ / ۹۰۲ء
۱۱	ابو المضر زیادۃ اللہ بن ابی العباس	۲۹۶ھ / ۹۰۹ء

زیارئین —— حمادئین

اغلبی حکومت کی جگہ جب فاطمی حکومت نے لے لی (جس کا ذکر مصر کی حکومتوں کے سلسلہ میں آئے گا) تو وہ بڑھتے بڑھتے تمام شمالی افریقہ میں مصر سے لیکر بحر اٹلانٹک تک پھیل گئی جس میں جزیرۂ صقلیہ (سسلی) اور سارڈینیا بھی شامل تھے لیکن جب وہ کمزور ہوئی اور پایۂ تخت مصر بنالیا (۳۶۲ھ / ۹۷۳ء) تو افریقہ کے مغربی صوبوں سے اقتدار اٹھ گیا اور چھوٹی چھوٹی آزاد حکومتیں قایم ہوگئیں

چنانچہ ان کے گورنر یوسف بلوکین نے جو بربرہ سنہاجا کا سردار تھا اپنی علحدہ حکومت قایم کی جسے زیاری کہتے ہیں حمادی خاندان نے بجایا اور الجزایر میں حکومت قایم کرلی۔ مراکش میں مختلف بربری قبایل بکناسا، مگھروا وغیرہ خود مختار ہوگئے اور ادریسی حکومت کی جگہ اپنی حکومتیں قایم کرلیں۔ بعد میں المرابطون نے ان قبایلی حکومتوں کو بھی ختم کیا اور

حمادیین (الجزائر) کے ملک کا بھی ایک بڑا حصہ چھین لیا ان کے بعد موحدین کی حکومت ہوئی جنھوں نے حمادیین اور زیاریین کو بھی ختم کر دیا۔

زیاری خاندان

۳۶۲ھ / ۹۷۲ء سے ۵۴۳ھ / ۱۱۴۸ء تک

مدت حکومت ۱۷۶ سال۔ فرمانروا ۸

یوسف بلوکین بن زیاری	۳۶۲ھ / ۹۷۲ء
منصور بن یوسف	۳۷۳ھ / ۹۸۳ء
بادیس بن منصور	۳۸۶ھ / ۹۹۶ء
معز بن بادیس	۴۰۶ھ / ۱۰۱۵ء
تمیم بن معز	۴۵۳ھ / ۱۰۶۱ء
یحیٰی بن تمیم	۵۰۱ھ / ۱۱۰۷ء
علی بن یحیٰی	۵۰۹ھ / ۱۱۱۵ء
حسن بن علی	۵۱۵ھ / ۱۱۲۱ء سے ۵۴۳ھ / ۱۱۴۸ء تک

حمّادی خاندان

۳۹۸ھ / ۹۷۲ء سے ۵۴۳ھ / ۱۱۴۸ء تک

مدت حکومت ۱۴۶ سال۔ فرمانروا ۹

حمّاد	۳۹۸ھ / ۱۰۰۷ء
قاید بن حمّاد	۴۱۹ھ / ۱۰۲۸ء
محسن بن قاید	۴۴۶ھ / ۱۰۵۴ء
بلوکین بن محمد بن حمّاد	۴۴۷ھ / ۱۰۵۵ء
ناصر بن الناس بن محمد	۴۵۴ھ / ۱۰۶۲ء
منصور بن ناصر	۴۸۱ھ / ۱۰۸۸ء
بادیس	۴۹۸ھ / ۱۱۰۴ء
عزیز	۵۰۰ھ / ۱۱۰۶ء
یحیٰی بن عزیز	؟ ۵۴۷ھ / ۱۱۵۲ء

المرابطون

مدت حکومت = ۹۳ سال

فرمانروا = ۶

(مراکش، الجزایر کا ایک حصہ اور اسپین)

۴۴۸ھ / ۱۰۵۶ء ———— ۵۴۱ھ / ۱۱۴۶ء تک

رباط خانقاہ کو کہتے ہیں چونکہ یہ خاندان مذہبی مجاہدین کا سا تھا جو پہلے خانقاہوں میں رہتے تھے اس لئے مرابطون کے نام سے مشہور ہو گئے

ان کا تعلق صنہاج کے ایک ریگستانی قبیلہ سے تھا جنھوں نے مجاہدانہ طور پر پانچویں صدی ہجری کے پہلے نصف حصہ میں مغرب اور اندلسیہ کو فتح کر کے حکومت قایم کی

یہ لوگ آنکھوں کے نیچے سے گردن تک لِثام یعنی نقاب ڈالے رہتے تھے اس لئے انھیں "مُلثّمون" بھی کہتے تھے۔ یہ صحرائے مغرب میں ایک بادیہ نشین قوم تھی

ابتدائی پانچویں صدی ہجری میں ان کا ایک سردار یحیٰی بن ابراہیم (جدالہ قبیلہ کا) چند معزز رفقاء کے ساتھ حج کے لئے گیا واپسی میں وہ قیروان کے فقیہہ (مالکی) ابو العمران سے ملا اور اس سے کہا کہ اپنا کوئی شاگرد ساتھ کر دے تاکہ وہ یحیٰی کے قبیلہ کے جاہل افراد کو تعلیم دے۔ لیکن یہاں اسے کوئی معقول شخص نہ ملا اور نفیس سے ابو عمران کے ایک شاگرد عبداللہ ابن یاسین کو اپنے ساتھ لے گیا

اس نے نائجر (NIGER) کے ایک جزیرہ میں خانقاہ یا رباط بنائی اور وہیں اپنے رفقاء کے ساتھ رہنے لگا۔

رفتہ رفتہ اس کے زہد و ورع کی شہرت اتنی پھیلی کہ لوگ دور سے آ آکر اس کے ہاتھ پر بیعت کرنے لگے۔ اس طرح اس نے ایک ہزار افراد جنگجو قبایل کے مرید کر لئے اور سہناج کے مختلف قبایل کے خلاف جہاد کرنا شروع کیا۔ چونکہ اس طرح اس کے مریدوں کے ہاتھ مالِ غنیمت بھی کافی آجاتا تھا، اس لئے رفتہ رفتہ ان کی تعداد بڑھتی گئی اور اس نے ایک فوج کی صورت اختیار کر لی جس کی کمان ابن یاسین نے اپنے ایک مقرب مرید یحییٰ بن عمر کے ہاتھ میں دیدی

جب صحرائی قبایل پر تسلط قایم ہوگیا تو انھوں نے وادی فدرع پر حملے شروع کر دئے۔ سجلماسا کے فرمانروا مسعود بن وانودین المغربی نے مقابلہ کیا لیکن وہ مارا گیا اور اس کا پایۂ تخت ابن یاسین کے قبضہ میں آگیا۔ (۴۴۷ھ / ۱۰۵۵ء)

یحییٰ بن عمر کی وفات کے بعد (۴۴۸ھ / ۱۰۵۵ء) اس کا بھائی ابوبکر فوج کا کمانڈر مقرر ہوا اور اس نے سوس کا پایۂ تخت تارودنت بھی فتح کر لیا۔ اس کے بعد اغمات کا صوبہ بھی اس کے ہاتھ آگیا اور یہاں کے فرمانروا کی بیوہ زینب سے جو بہت خوبصورت عورت تھی شادی کر لی

اس کے بعد ابوبکر اور ابن یاسین نے برغواطہ بربریوں کے علاقہ پر حملہ کیا جو ساحل اٹلانٹک تک پھیلا ہوا تھا۔ یہاں کی آبادی نے جو صالح پیغمبر کی ماننے والی تھی، مقابلہ کیا اور ابن یاسین مارا گیا (۴۵۱ھ / ۱۰۵۹ء)

اس کے بعد ابوبکر بن عمر نے لڑائی جاری رکھی اور ۴۵۲ھ / ۱۰۶۰ء میں اس علاقہ کو فتح کر لیا۔ اسی وقت اسے خبر پہونچی کہ قلعہ بنوحماد کا سردار بلگین بڑی فوج کے ساتھ مقابلہ کے لئے آرہا ہے اور اسی کے ساتھ یہ بھی معلوم ہوا کہ سہناج قبیلہ کے لوگ جو وہاں رہ گئے تھے آپس میں ایک دوسرے سے لڑنے لگے ہیں۔ یہ فوج کی کمان یوسف بن تاشفین کو دیکر خود سہناج کی طرف روانہ ہوا اور اپنی بیوی زینب کو طلاق دیدی جس نے یوسف بن تاشفین سے شادی کر لی

یہ عورت حسن کے ساتھ ذہن و فراست بھی بدرجۂ اتم رکھتی تھی اس لئے یوسف نے اس کو اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اسکے اشارہ و مشورہ سے یوسف کو مغرب میں نمایاں فتوحات حاصل ہوئیں

اسی زمانہ میں جب ابوبکر سہناج کا انتظام کر کے واپس آیا تاکہ حکومت اپنے ہاتھ میں لے تو زینب کے اشارے سے یوسف نے اس کو قیمتی تحایف دیکر رخصت کر دیا، یہ سوڈان چلا گیا اور یہیں اس کا انتقال ہوا (۴۸۰ھ / ۱۰۸۸ء)

اس کے بعد یوسف نے مراکش آباد کر کے اسے اپنا پایۂ تخت بنایا اور پھر وسط مغرب و الجزائر تک فتح کرتا چلا گیا جب جب اس کی قوت بہت بڑھ گئی تو امراء اندلسیہ اور خصوصیت کے ساتھ فرمانروائے اشبیلیہ معتمد بن عباد کے کہنے سے اس نے اسپین میں الفانسو چہارم کے خلاف لوجکشی کی اور زلاقہ کے مقام پر عیسائی فوجوں کو سخت شکست دی۔ یہ کامیابی گویا المرابطین کے لئے اسپین کی فتح کا پیش خیمہ تھی۔ اس کے بعد یوسف نے امیر المومنین کا لقب اختیار کر کے اندلسیہ کی چھوٹی چھوٹی حکومتوں کو بھی لے لیا اور اسپین میں مرابطی فوج اور گورنر مقرر کر دئے۔ جس وقت یوسف کا انتقال ہوا (۵۰۰ھ / ۱۱۰۶ء) تو اس کے بیٹے کو ایک بڑی وسیع سلطنت ملی جو مغرب کے علاقوں کے علاوہ افریقیہ اور اسپین کے بعض حصوں پر مشتمل تھی

یوسف کے بعد نصف صدی تک اس کی اولاد کا مراکش کے پایۂ تخت پر قبضہ رہا، یہاں تک کہ الموحدین نے مراکش فتح کر کے وہاں کے آخری فرمانروا اسحاق بن علی بن یوسف کو قتل کر دیا (۵۴۱ھ / ۱۱۴۶ء)

ابوبکر	۴۴۸ھ / ۱۰۵۶ء	تاشفین	۵۳۷ھ / ۱۱۴۲ء
یوسف	۴۸۰ھ / ۱۰۸۷ء	ابراہیم	۵۴۱ھ / ۱۱۴۶ء
علی	۵۰۰ھ / ۱۱۰۶ء	اسحاق	۵۴۱ھ / ۱۱۴۷ء

الموحدون

۴۴۰ھ / ۱۰۴۸-۴۹ء کے قریب جب افریقیہ نے فاطمی حکومت کا جُوا اپنی گردن سے اُتار دیا تھا تو وہاں کا مذہبی رجحان بالکل مالکی فقہ کی طرف تھا اور مغرب کا سارا علاقہ مالکی مذہب رکھتا تھا اور عقل و اجتہاد کا دروازہ بالکل بند ہوگیا تھا۔ یہ زمانہ المرابطین کی حکومت کا تھا جو مالکی فقہ کے بڑے علمبردار تھے اور اسلام صرف امام مالک کی کورانہ تقلید اور فروع کی مالکی کتابوں کے مطالعہ کا نام رہ گیا تھا۔ چونکہ امام غزالی اس تحریک کے سخت مخالف تھے اور انھوں نے اپنی تصنیف احیاء العلوم میں مالکی مذہب پر سخت تنقید کی تھی اس لئے مغرب و اسپین میں غزالی کے خلاف بھی غصہ کی لہر دوڑ گئی تھی اور فرمانروائے المرابطین نے غزالی کی تصانیف کو ممنوع الاشاعت قرار دیکر انھیں جلانا شروع کر دیا تھا

یہ زمانہ تھا جب بربر کے قبیلۂ مصمودہ کا ایک نوجوان طالب علم "ابن تومارت" نمودار ہوا۔ یہ علم کا بڑا شایق تھا اس نے امام غزالی کی تصانیف اور اصول فقہ کا بھی گہرا مطالعہ کیا تھا۔ یہ اشعری اصول مذہب سے بھی واقف تھا اور علامۂ ابن حزم کی تصانیف سے بھی بہت متاثر تھا۔ اس نے مروجہ فقہ و عقاید کے خلاف محاذ قائم کر کے اسلام کو "قرآن، حدیث اور اجماع صحابہ" کی روشنی میں پیش کیا اور نہایت سختی سے "امر بالمعروف و نہی عن المنکر" کی عملی تبلیغ شروع کی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب ہر طرف سے اس کی مخالفت ہونے لگی تو اس نے اپنے قبیلۂ مصمودہ میں جاکر پناہ لی اور وہاں قرآن کی تعلیم و تبلیغ اپنے نقطۂ نظر سے شروع کر دی (۵۱۵ھ / ۱۱۲۱-۲۲ء)

چند دن کے بعد جب بربری قبایل کے سردار اس کے زیر اثر آگئے تو اس نے مہدی کا لقب اختیار کیا اور اسی وقت سے اس کی سیاسی زندگی شروع ہوئی اور سلطنت الموحدین کی بنیاد پڑ گئی (۵۱۵ھ) گو المرابطین کے پایۂ تخت پر اس کا قبضہ اس کے ۲۵ سال بعد ہو سکا

اس کا سب سے زیادہ معتمد علیہ پیرو عبدالمومن تھا۔ یہ بھی ایک بربر قوم کومیا سے تعلق رکھتا تھا اور ابن تومارت کا بڑا معتقد تھا

جب ابن تومارت نے مہدی کا لقب اختیار کیا تو بہت سے بربری سردار اس کے مُرید و شاگرد ہو چکے تھے جنھیں وہ طلبہ کے نام سے پکارتا تھا اور جو لوگ اس کی تعلیم کی تبلیغ کرتے تھے انھیں الموحدین کہتا تھا

اس نے اپنے مسلک کی تبلیغ کے ساتھ ساتھ بربری قوموں کو ان کی معاشی زبوں حالت کی طرف توجہ دلائی اور سمجھایا کہ یہ سب المرابطین کی زیادتی کی وجہ سے ہے جنھوں نے بھاری بھاری ٹیکس لگا کر ان کو مفلس و مفلوک الحال بنا رکھا ہے۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ ان کا مقابلہ نہ کیا جائے

ابن تومات نے اب علاقۂ تین مال میں اپنا مستقر بنا لیا تھا جو بہت دشوار گزار کوہستانی علاقہ تھا اور جہاں المرابطین آسانی سے نہ پہونچ سکتے تھے۔ یہی جگہ بعد کو الموحدین کا پایۂ تخت قرار پائی

۵۱۷ھ / ۱۱۲۳-۲۴ء میں ابن تومارت نے فیصلہ کیا کہ اب مدافعت کی بجائے اسے جارحانہ اقدام بھی شروع کرنا چاہئے، اس لئے وہ ایک بڑی فوج کے ساتھ مراکش پر حملہ آور ہوا۔ اس فوج کا سردار عبدالمومن تھا اور اسی نے سب سے پہلے امیر المومنین کا لقب اختیار کیا تھا۔ یہ حملہ ناکام رہا اور اس کے بہت سے سپاہی المرابطین کی فوج نے قتل کر دئے۔ لیکن ابن تومارت نے ہمت نہیں ہاری اور اس شکست کو رسول اللہ کی شکست جنگ اُحد کے مماثل قرار دیکر لوگوں میں اور جوش پیدا کر دیا اور

اس کے بعد بھی وہ برابر المرابطین کا مقابلہ کرتا رہا

جب ۵۲۲ھ/۱۱۲۸ء میں اس کا انتقال ہوا تو اسی کی نامزدگی سے عبدالمومن اس کا جانشین قرار پایا اور بربر قوموں نے اس کو اپنا سردار تسلیم کیا۔ اس نے تقریباً ۳۶ سال حکومت کی اور اس دوران میں اس نے المرابطین کی قوت کو بالکل ختم کردیا اور ہسپانیہ و شمالی افریقہ تک اپنے اثرات پیدا کرلئے

عبدالمومن کے بعد نسلاً بعد نسلٍ اس خاندان کے تیرہ افراد نے ۶۶۸ھ/۱۲۶۹ء تک ایک صدی سے زیادہ حکومت کی لیکن اس سلسلہ میں ایک اور حکمراں خاندان کا ذکر ضروری ہے جو الموحدین ہی کی شاخ تھا

اس خاندان کا مورثِ اعلیٰ ابوحفص عمر تھا۔ یہ ابن تومارت کا بڑا معتمد علیہ رفیق تھا اور حکومت الموحدین قایم کرنے میں اس کی بڑی مدد کی تھی اور اسے افریقیہ کی گورنری سونپ دی تھی، جو نسلاً بعد نسلٍ اس کے خاندان میں منتقل ہوتی رہی اور الموحدین کے زوال کے بعد اس خاندان نے حفصیین کے نام سے تیونس میں عرصہ تک حکومت کی

مغرب میں اسلامی اثرات پیدا ہونے کے بعد الموحدین کی پہلی حکومت تھی جس نے پورے شمالی افریقہ اور مسلم ہسپانیہ کو ایک شیرازہ سے وابستہ رکھا

ڈیڑھ صدی تک حکومت کرنے کے بعد اس کا زوال اس وقت شروع ہوا جب ۶۳۳ھ/۱۲۳۵-۳۶ء میں یغموراسن بن زیان نے الموحدین کے خلاف خروج کیا اور اس کو ختم کرکے وسط مغرب میں اپنی حکومت قایم کی جسے حکومت "بنی عبدالواد" کہتے ہیں

۶۳۴ھ میں الموحدین کے گورنر افریقیہ ابوذکریا نے خود بھی اپنی خود مختاری کا اعلان کرکے تیونس کو اپنا پایۂ تخت قرار دیا

محمد بن تومارت	المہدی	۵۱۵ھ/۱۱۲۱-۲۲ء	علی عادل	امیرالمومنین	۶۲۱ھ/۱۲۲۴ء
عبدالمومن	امیرالمومنین	۵۲۲ھ/۱۱۲۸ء	المامون	"	۶۲۴ھ/۱۲۲۷ء
ابویعقوب یوسف	"	۵۵۸ھ/۱۱۶۳ء	الرشید	"	۶۳۰ھ/۱۲۳۲ء
ابویوسف یعقوب المنصور	"	۵۸۰ھ/۱۱۸۴ء	السعید	"	۶۴۰ھ/۱۲۴۲ء
محمد الناصر	"	۵۹۵ھ/۱۱۹۸-۹۹ء	المرتضیٰ	"	۶۴۶ھ/۱۲۴۸ء
یوسف المستنصر	"	۶۱۱ھ/۱۲۱۴ء	ابوالعلیٰ ابودبوس	"	۶۶۵ھ/۱۲۶۶ء سے ۶۶۸ھ/۱۲۶۹ء تک
عبدالواحد المخلوع	"	۶۲۰ھ/۱۲۲۴ء			

بنومرین نے محرم ۶۶۸ھ (ستمبر ۱۲۶۹ء) میں مراکش فتح کرکے موحدین کی سلطنت کو ختم کردیا

الموحدین

(تمام شمالی افریقہ)

۵۲۴ھ/۱۱۳۰ء سے ۶۶۸ھ/۱۲۶۹ء تک
مدت حکومت = ۱۳۹ سال
فرمانروا = ۱۳

ان کو الموحدین (وحدانیت کے معتقد) اس لئے کہتے تھے کہ وہ اس عقیدہ کے خلاف تھے کہ خدا کسی انسان کے اندر حلول کرسکتا ہے (غالی شیعہ طبقہ کا اعتقاد تھا کہ خدا نے ائمہ اطہار میں حلول کیا تھا)

اس جماعت کا مورث اعلیٰ ابوعبداللہ محمد بن تومارت تھا جو مُسمُودا (قبیلۂ بربر) سے تعلق رکھتا تھا۔ اس نے بارھویں صدی عیسوی کے آغاز میں مہدیؔ کا لقب اختیار کرکے درسِ توحید کی تبلیغ شروع کی۔ جب ۵۲۲ھ/۱۱۲۸ء میں اس کا انتقال ہوا تو اس نے یہ خدمت اپنے ایک دوست و معتقد عبدالمومن کے سپرد کی۔ اس نے ۵۳۴ھ/۱۱۴۰ء میں تبلیغ کے ساتھ ساتھ فاتحانہ اقدامات بھی شروع کئے۔ ۵۳۸ھ/۱۱۴۴ء میں المرابطین کو شکست دیکر دو سال کے اندر اس نے اوران، طلمسان، فیز، سبتہ اغمات اور سلی پر قبضہ کرلیا اور ۵۴۱ھ/۱۱۴۶ء میں مراکش کا محاصرہ کرکے المرابطین کو ختم کردیا

اسی کے ساتھ اس نے ۵۴۰ھ/۱۱۴۵ء میں اس نے اسپین کی طرف بھی پیشقدمی کی اور ۵ سال کے اندر اسپین کا تمام موری (Moorish Spain) علاقہ لے لیا۔ اس کے بعد اس نے مشرق کی طرف توجہ کی اور ۵۴۷ھ/۱۱۵۲ء میں الجزایر سے حمادی خاندان کو نکالا۔ ۵۵۳ھ/۱۱۵۸ء میں تونس سے نارمن حکمراں کو باہر کیا جنھوں نے زیاری خاندان کی جگہ لیلی تھی۔ اس طرح طرابلس پر قبضہ کرکے وہ مصر سے لیکر موری اسپین تک تمام سواحل آٹلانٹک کا فرمانروا ہوگیا

اس کے جانشینوں کے لئے سب سے بڑا مسئلہ اسپین کے عیسائیوں کا مقابلہ تھا اور وہ اس جہاد میں برابر مبتلا رہے یہاں تک کہ جب ۶۳۲ھ/۱۲۳۵ء میں انھیں جنگ لاس نواس (Las Navas de Tolosa) میں شکست ہوئی تو ان کے قدم اُکھڑ گئے اور آخرکار ان کی سلطنت عیسائیوں اور چھوٹی چھوٹی مسلم حکومتوں میں بٹ گئی جن میں نصریؔ حکومت خصوصیت کے ساتھ قابلِ ذکر ہے

نصریؔ حکومت نے موحدین کے ساتھ مل کر عیسائی حکومتوں کا پورا مقابلہ کیا، لیکن کامیاب نہ ہوئی اور آخرکار اسپین خالی کردینا پڑا۔ اس واقعہ کے بعد افریقہ میں بھی موحدین کی حکومت کمزور ہونے لگی۔ طرابلس پہلے ہی صلاح الدین نے ۱۱۳۵ء میں لے لیا تھا اور اب حفصی خاندان نے بھی جو تیونس میں گورنری کے عہدہ پر ممتاز تھے موحدین سے اپنا رشتہ توڑکر ۱۲۲۸ء میں اپنی حکومت الگ قایم کرلی۔ ان کی دیکھا دیکھی مغربی الجزائر میں تلمسان کے زیانی خاندان نے بھی یہی کیا (۱۲۳۵ء) اور تخت مراکش کے بہت سے دعویدار پیدا ہوگئے اور آخرکار مرینی خاندان نے حملہ کرکے مراکش فتح کرکے موحدین کی حکومت ہمیشہ کے لئے ختم کردی (۶۶۷ھ/۱۲۶۹ء)

عبدالمومن	۵۲۴ھ/۱۱۳۰ء	یحییٰ المعتصم	۶۲۴ھ/۱۲۲۷ء
ابویعقوب یوسف اول	۵۵۸ھ/۱۱۶۳ء	ابوالعلیٰ ادریس المامون	۶۲۶ھ/۱۲۲۹ء
ابویوسف یعقوب المنصور	۵۸۰ھ/۱۱۸۴ء	عبدالواحد الرشید	۶۳۰ھ/۱۲۳۲ء
محمد الناصر	۵۹۵ھ/۱۱۹۹ء	ابوالحسن علی السعید	۶۴۰ھ/۱۲۴۲ء
ابویعقوب یوسف ثانی	۶۱۱ھ/۱۲۱۴ء	ابوحفص عمر المرتضیٰ	۶۴۶ھ/۱۲۴۸ء
عبدالواحد المخلوع	۶۲۰ھ/۱۲۲۳ء	ابوالعلیٰ الواثق	۶۶۵ھ/۱۲۶۶ء
ابومحمد عبداللہ العادل	۶۲۱ھ/۱۲۲۴ء		

دار فور

مشرقی سوڈان کی ایک سلطنت ہے، جس پر اب برائے نام انگریزوں کا اثر ہے۔ دارفور کی آبادی حبشیوں، مہاجر عربوں اور مخلوط نسل کے حبشیوں پر مشتمل ہے۔ اس کا بانی سلیمان سُولَن تھا، لیکن اصل حکومت کی بنیاد اس کے پوتے

احمد کے زمانہ میں پڑی
دارفور محمد علی پاشا فاتح سوڈان کے زمانہ تک طاقتور حکومت رہی لیکن اس کے بعد ترکی، مصر اور مہدئین کے باہمی سے اسے بھی ان خانہ جنگیوں میں مبتلا رہنا پڑا

اس خاندان کے فرمانرواؤں کی فہرست یہ ہے :-

سلیمان شولگن =	۱۵۹۵ء	محمد الفضل (ابن عبدالرحمان) =	۱۷۹۹ء
موسیٰ ابن سلیمان =	۱۶۳۷ء	محمد الحسین (ابن محمد الفضل) =	۱۸۳۹ء
احمد بکور ابن موسیٰ =	۱۶۸۲ء	ابراہیم (ابن محمد الحسین) =	۱۸۷۳ء
محمد دارا (ابن احمد بکور) =	۱۷۲۲ء	بوشش (بن محمد الفضل) =	۱۸۷۴ء
عمر لیلی (ابن محمد دارا) =	۱۷۳۲ء	ہارون الرشید (ابن بوش) =	۱۸۷۵ء
ابوالقاسم (بن احمد بکور) =	۱۷۳۹ء	عبداللہی دودنگا (ہارون کا بھتیجا)	۱۸۸۰ء
محمد تراب (ابوالقاسم کا بھائی) =	۱۷۵۲ء	علی دینا	۱۸۸۵ء
عبدالرحمان (برادر محمد تراب) =	۱۷۸۵ء		

رستمیین

یہ تاہرت کے اباضی خارجیوں کا ایک خاندان تھا۔ جب جبل نفوسہ کے بربری خارجیوں نے ابوالخطاب معضری کی سیادت میں قیروان پر قبضہ کیا (۱۴۱ھ/۷۵۸ء) میں عبدالرحمان بن رستم (ایرانی النسل) کو یہاں کا گورنر مقرر کیا گیا۔ اس کے تین سال بعد ۱۴۴ھ/۷۶۱ء میں محمد بن اشعث نے عربوں کی ایک زبردست فوج کے ساتھ پھر قیروان پر قبضہ کرلیا۔ ابن رستم مغرب کی طرف ایسے علاقہ میں بھاگ گیا جہاں خوارج کا اثر زیادہ تھا اور یہاں ایک شہر تاہرت کی بنیاد ڈال کر اپنا مرکز قرار دیا۔ اس کے ۱۵ سال بعد اباضی خارجیوں نے اس کو امام کا لقب دیا اور اس کے بعد مسلسل اس کے خاندان کے ۶ افراد نے حکومت کے فرائض انجام دئے۔

ہرچند تاہرت کا علاقہ چاروں طرف دشمنوں سے گھرا ہوا تھا، یعنی ایک طرف اغلبی حکومت تھی اور دوسری طرف ادریسی لیکن ۱۵۰ سال تک اس کی طرف کسی نے خیال نہیں کیا۔ لیکن جب اس خاندان کے دوسرے امام عبدالوہاب نے بربری خوارج کے ساتھ ملکر طرابلس پر حملہ کیا جو اغلبی حکومت میں شامل تھا تو اس خاندان کے وجود کو خطرناک سمجھ کر اغلبی حکومت (جو عباسی خلافت کی باجگزار تھی) اس کی سرکوبی پر آمادہ ہوئی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عبدالوہاب قرطبہ کی اموی حکومت سے مل گیا اور وہاں اس کی بڑی آؤ بھگت ہوئی۔ عبدالوہاب کے بعد الفلاح اس کا جانشین ہوا اور ادریسیوں سے اس کی جنگ ہوئی جس میں یہ کامیاب ہوا۔ لیکن بہت عرصہ بعد جب ۲۹۶ھ/۹۰۸ء میں کتامہ بربریوں ابوعبداللہ (شیعی) کی سرکردگی میں تاہرت پر حملہ کیا تو رستمی خاندان کے بہت سے افراد قتل ہوئے اور یہ خاندان ختم ہوگیا

عبدالرحمان بن رستم = ۱۶۰ھ/۷۷۶ء سے ۱۶۸ھ/۷۸۴ء تک	ابوسعید الافلح بن عبدالوہاب = ۲۰۸ھ/۸۲۳ء سے ۲۵۸ھ/۸۷۱ء تک
عبدالوہاب بن عبدالرحمان = ۱۶۸ھ/۷۸۴ء سے ۲۰۸ھ/۸۲۳ء تک	ابوبکر بن افلح (تخت سے اتار دیا گیا) ۲۸۱ھ/۸۹۴ء

محمد بن افلح	۲۸۱ھ / ۸۹۴ء	یوسف (ابوحاتم) دوبارہ تخت نشین ہوا۔	
ابوحاتم یوسف بن محمد (تخت سے اتار دیا گیا)	۲۸۱ھ / ۸۹۴ء	یعقوب بن افلح (دوبارہ)	۲۹۴ھ / ۹۰۶ء سے ۲۹۶ھ / ۹۰۸ء تک
یعقوب بن افلح			

حفصئین

(تیونس)

۶۲۵ھ / ۱۲۲۸ء سے ۹۴۱ھ / ۱۵۳۴ء تک

حکومت = ۳۰۵ سال۔ فرمانروا = ۲۲

ایک بربری [1] خاندان تھا جس نے شمالی افریقہ میں ۳۰۰ سال تک حکومت کی۔ اس کا مورث اعلیٰ شیخ ابوالحفص عمر تھا۔ یہ عبدالمومن (فرمانروائے خاندان موحدین) کا بڑا معتمد علیہ شخص تھا اور اس خاندان کے اکثر افراد حکومت موحدین کے زمانہ میں بڑے ذمہ دار عہدوں پر ممتاز رہے بعد کو اسی خاندان کے ایک فرد ابوزکریا نے جو ۱۲۲۸ء کا گورنر تھا اپنی حکومت علیحدہ قایم کرلی

حفصی خاندان کے افراد، تیونس میں موحدین کے گورنر تھے اور یہ گورنری باپ سے بیٹے کو منتقل ہوتی رہی یہاں تک کہ وہ خود مختار بن بیٹھے۔ تین صدی تک اس خاندان نے بڑی شان سے حکومت کی

۱۵۳۴ء میں خیرالدین باربروسہ نے ترکی سلطنت کے نام سے تیونس فتح کرلیا۔ اس کے بعد ہر چند چارلس پنجم نے حفصی خاندان ہی کو برقرار رکھنا چاہا اور اس کی مدد کے لئے غلیطہ (۱۵۳۵ء) میں اسپینی فوج بھی متعین کردی لیکن اس کے بعد ۱۵۷۴ء میں تیونس اور ۱۵۷۴ء میں غلیطہ پھر ہاتھ سے نکل گیا۔ اس کے بعد یہ صوبہ سلطنت ترکی سے متعلق ہوگیا، لیکن ۱۸۸۱ء میں فرانس کے اقتدار میں آگیا۔ طرابلس جسے اسپین والوں نے ۱۵۱۰ء میں حکومت تیونس سے چھین لیا تھا پھر ۱۵۵۱ء میں ترکی سلطنت کا حصہ ہوگیا۔

ابوزکریا یحییٰ اول	۶۲۵ھ / ۱۲۲۸ء	ابوالبقا خالد اول	۷۰۹ھ / ۱۳۰۹ء
ابوعبداللہ محمد اول (المستنصر)	۶۴۷ھ / ۱۲۴۹ء	ابویحییٰ زکریا	۷۱۱ھ / ۱۳۱۱ء
ابوزکریا یحییٰ ثانی	۶۷۵ھ / ۱۲۷۷ء	ابوضربہ محمد ثالث (المستنصر)	۷۱۷ھ / ۱۳۱۷ء
ابواسحاق ابراہیم اول	۶۷۸ھ / ۱۲۷۹ء	ابویحییٰ ابوبکر ثانی (المتوکل)	۷۱۸ھ / ۱۳۱۸ء
ابوحفص عمر اول	۶۸۳ھ / ۱۲۸۴ء	ابوحفص عمر ثانی	۷۴۷ھ / ۱۳۴۶ء
ابوعبداللہ محمد ثانی	۶۹۴ھ / ۱۲۹۵ء	مرینی حکومت	۷۴۷ھ / ۱۳۴۶ء
ابوبکر اول (الشدید)	۷۰۹ھ / ۱۳۰۹ء	ابوالعباس احمد اول (الفضل)	۷۵۰ھ / ۱۳۴۹ء

[1] شمالی افریقہ کی ایک قدیم قوم تھی جس کے متعدد قبایل افریقہ کے ریگستان میں خانہ بدوشی کی زندگی بسر کرتے تھے۔ عربوں کے حملہ سے قبل یہ زیادہ تر حکومت روما کے زیر اثر تھے۔ پہلی صدی ہجری کے اخیر تک مسلمانوں کے قدم یہاں اچھی طرح جم گئے اور دوسری صدی ہجری میں اقوام بربر نے اسلام قبول کیا۔ چونکہ یہ جری لوگ تھے اس لئے مسلمانوں نے انھیں اچھے اچھے فوجی عہدے دئے اور ان کی مدد سے افریقہ و اسپین کی وسیع فتوحات کا سلسلہ شروع ہوا۔ بعد کو عربوں سے ان کے تعلقات خراب ہوگئے اور رفتہ رفتہ ان کا اقتدار اتنا بڑھا کر خود انھوں نے اپنی خود مختار حکومتیں قایم کرلیں۔

ابو اسحاق ابراہیم ثانی (المستنصر) ۷۵۱ھ / ۱۳۵۰ء
ابو البقا خالد ثانی ۷۷۰ھ / ۱۳۶۹ء
ابو العباس احمد ثانی (المستنصر) ۷۷۲ھ
ابو فارس عبد العزیز ۷۹۶ھ / ۱۳۹۴ء
محمد رابع (المستنصر) ۸۳۷ھ / ۱۴۳۴ء

ابو عمر عثمان ۸۳۹ھ / ۱۴۳۵ء
ابو زکریا یحییٰ ثالث ۸۹۳ھ / ۱۴۸۸ء
ابو عبد اللہ محمد خامس ۸۹۹ھ / ۱۴۹۳ء
حسن ۹۳۲ھ / ۱۵۲۵ء سے ۹۴۱ھ / ۱۵۳۴ء تک

عبد الوادئین (بنو عبد الواد)

یہ بربر خاندان تھا جس نے وسط مغرب میں تین سو سال ۶۳۶ھ (۱۲۳۹ء) سے ۹۶۲ھ (۱۵۵۴ء) تک حکومت کی ان کا پایۂ تخت تلمسان (Tlemcen) تھا۔ اس خاندان کا مورث اعلیٰ عبد الواد تھا۔ اس خاندان میں ۲۷ فرمانروا ہوئے جنھیں بنو زیان بھی کہتے ہیں، کیونکہ اس خاندان کے پہلے خود مختار بادشاہ کا باپ زیان کے نام سے مشہور تھا جیسا کہ ابن خلکان نے لکھا ہے یہ خاندان مغرب میں ظہور اسلام سے قبل آباد ہو گیا تھا۔ بربر کا یہ معمولی خاندان تھا لیکن جب ۶۳۶ھ میں اس نے حکومت حاصل کر لی تو مشہور ہو گیا

تیرھویں صدی عیسوی کے آغاز میں اس خاندان نے شمالی افریقہ کی سیاسی تاریخ میں حصہ لینا شروع کیا اور الموحدین کی قوت توڑ کر اپنی حکومت قایم کر لی

اس خاندان نے بہت سے مدارس، محلات اور مسجدیں تعمیر کرائیں جن کے آثار (کھنڈر) اب بھی تلمسان میں بکثرت پائے جاتے ہیں

زیانی خاندان

۶۳۳ھ / ۱۲۳۵ء سے ۷۹۶ھ / ۱۳۹۳ء تک
مدت حکومت = ۱۵۹ سال۔ فرمانروا ۱۰

(الجزائر)

یہ خاندان، موحدین کی طرف سے الجزایر کا گورنر تھا، لیکن بعد کو حفصی خاندان کی دیکھا دیکھی آزاد ہو گیا۔ ان کا پایۂ حکومت تلمسان تھا۔ ان کی حکومت کو مراکش کے مرینی خاندان نے ختم کیا

یغمراسن بن زیان ۶۳۳ھ / ۱۲۳۵ء
عثمان اول ۶۸۱ھ / ۱۲۸۲ء
ابو زیان اول ۷۰۳ھ / ۱۳۰۳ء
ابو حمو موسیٰ اول ۷۰۷ھ / ۱۳۰۷ء
ابو تاشفین عبد الرحمان اول ۷۱۹ھ / ۱۳۱۸ء

ابو سعید عثمان ثانی }
ابو ثابت } ۷۴۹ھ / ۱۳۴۸ء
ابو حمو موسیٰ ثانی ۷۵۳ھ / ۱۳۵۲ء
ابو تاشفین عبد الرحمان ثانی ۷۸۸ھ / ۱۳۸۶ء
ابو زیان ثانی ۷۹۶ھ / ۱۳۹۳ء

مجاہدین بربر اور ترکی حکومت

سولھویں صدی سے الجزائر، تیونس، طرابلس (شمالی افریقہ کے صوبوں) کا تعلق ترکی سے شروع ہوا۔ خیرالدین باربروسہ نے ترکی کی طرف سے ان صوبوں کو فتح کیا۔۔۔ باربروسہ سے پہلے اسپین والوں نے سواحل افریقہ کے متعدد مقامات (بوجایا، وہران، طرابلس وغیرہ) پر فوجی مراکز بنا رکھے تھے تاکہ الجزائر کے بربری قزاق جہازوں کو نہ لوٹ سکیں

۱۵۰۹ء میں اُروج باربروسہ نے (جو لیسبیا کا منچلا شخص تھا) ساحل طرابلس کے قریب جزیرۂ جربا پر قبضہ کرلیا اور اسپین والوں کے خلاف مہمیں شروع کردیں چنانچہ ۱۵۱۴ء میں اس نے جیجل لے لیا، ۱۵۱۶ء میں الجزائر پر قبضہ کرلیا اور ۱۵۱۷ء میں تلمسان، تنیس (Tlemcen, Tenes) مرینی خاندان سے چھین لئے

۱۵۱۹ء میں اس کے بھائی خیرالدین باربروسہ کو حکومت ترکی نے الجزائر کا بگلربگ (گورنر جنرل) مقرر کیا۔ ۱۵۳۴ء میں خیرالدین نے حفصی حکومت سے تیونس بھی لے لیا لیکن اس کے دوسرے سال چارلس پنجم نے شہر تیونس پر قبضہ کرلیا۔ اسکے بعد ۱۵۶۹ء میں پھر ترکی حکومت میں شامل ہوگیا۔ ۱۵۷۳ء میں آسٹریا کے ڈان جان کا قبضہ ہوگیا لیکن دوسرے سال ۱۵۷۴ء میں الوج علی نے آخری بار اسے فتح کرلیا

اسی دوران میں ایک اور بربری سردار تورغود اُٹھا اور طرابلس کو مستقلاً ترکی سے وابستہ کردیا۔ اس طرح الجزائر، تیونس اور طرابلس ۱۵۱۹ء، ۱۵۶۹ء اور ۱۵۵۱ء میں ترکی سلطنت میں شامل ہوگئے

اس کے بعد الجزائر میں ترکی نے پاشا کے لقب سے یہاں اپنے گورنر مقرر کئے جن کی تعداد ۲۶ تھی، لیکن ۱۶۷۱ء میں یہاں کی ترکی فوج نے خود اپنی فوج سے ایک سردار منتخب کیا جس نے پاشاؤں کی حکومت کو کمزور کردیا لیکن بعد کو یہ دونوں ملکر کام کرنے لگے (۱۷۱۰ء) اور یہ سلسلہ ۱۸۳۰ء تک جاری رہا یہاں تک کہ ۱۸۳۰ء میں فرانس نے اسے فتح کرلیا۔

تیونس کا بھی تعلق ترکی سے ۱۸۸۱ء تک رہا اور اس کے بعد فرانس میں شامل ہوگیا

طرابلس پر بدستور ترکی کا قبضہ رہا اور شمالی افریقہ میں مراکش ہی ایک ایسا صوبہ تھا جہاں عیسائیوں کی حکومت ابتک قایم نہ ہوئی تھی

خاندان مرین

۵۹۱ھ / ۱۱۹۵ء سے ۸۶۵ھ / ۱۴۶۰ء تک
مدت حکومت = ۲۷۴ سال
فرمانروا = ۲۸

(مراکش)

یہ بربری خاندان تھا، اس کی حکومت مراکش میں ۵۹۱ھ / ۱۱۹۵ء سے شروع ہوئی، لیکن موحدین کے پایۂ تخت پر ان کا قبضہ ۶۶۷ھ / ۱۲۶۹ء میں ہوسکا۔ ۶۹۲ھ / ۱۲۹۲ء کے بعد اس نے مغربی الجزائر کی زیانی سلطنت کو بھی اپنے میں شامل کرلیا

ان کی حکومت کو وطاسئین نے ختم کیا

عبدالحق	۵۹۱ھ / ۱۱۹۵ء	ابویحییٰ ابوبکر	۶۴۲ھ / ۱۲۴۴ء
عثمان اول	۶۱۴ھ / ۱۲۱۷ء	ابویوسف یعقوب	۶۵۶ھ / ۱۲۵۸ء
محمد اول	۶۳۷ھ / ۱۲۳۹ء	ابویعقوب یوسف	۶۸۵ھ / ۱۲۸۶ء

ابو ثابت عامر	۷۰۶ھ / ۱۳۰۶ء	ابو العباس احمد المستنصر }	۷۷۶ھ
ابو الربیع سلیمان	۷۰۸ھ / ۱۳۰۸ء	عبد الرحمان }	۱۳۷۴ء
ابو سعید عثمان ثانی	۷۱۰ھ / ۱۳۱۰ء	موسیٰ	۷۸۶ھ / ۱۳۸۴ء
ابو الحسن علی	۷۳۱ھ / ۱۳۳۱ء	المستنصر	۷۸۶ھ / ۱۳۸۴ء
ابو عینان	۷۴۹ھ / ۱۳۴۸ء	محمد چہارم (واثق)	۷۸۸ھ / ۱۳۸۶ء
سعید	۷۵۹ھ / ۱۳۵۸ء	ابو العباس احمد (دوبارہ)	۷۸۹ھ / ۱۳۸۷ء
ابو سالم ابراہیم	۷۶۰ھ / ۱۳۵۹ء	ابو فارس	۷۹۶ھ / ۱۳۹۳ء
ابو عمر تاشفین	۷۶۲ھ / ۱۳۶۱ء	فارس المتوکل	—
عبد الحلیم	۷۶۳ھ / ۱۳۶۱ء	ابو سعید	۸۱۱ھ / ۱۴۰۸ء
ابو زیان محمد ثانی	۷۶۳ھ / ۱۳۶۱ء	سعید } یعقوب }	۸۱۹ھ / ۱۴۱۶ء
عبد العزیز	۷۶۸ھ / ۱۳۶۶ء	عبد اللہ	۸۲۳ھ / ۱۴۲۰ء
محمد ثانی (سعید)	۷۷۴ھ	شریف	۸۷۵ھ / ۱۴۷۰ء

وطاسیین

۸۷۵ھ / ۱۴۷۰ء سے ۹۵۷ھ / ۱۵۵۰ء تک
مدت حکومت = ۸۲ سال ۔ فرمانروا = ۴

سعید شیخ وطاس	۸۷۵ھ	احمد بن محمد	۹۳۶ھ / ۱۵۳۰ء
محمد اول بن سعید	۹۰۶ھ / ۱۵۰۰ء	محمد ثانی بن احمد	۹۵۷ھ / ۱۵۵۰ء

(مراکش کے شریف)

شرفاء مراکش

۹۵۱ھ / ۱۵۴۴ء سے ۱۳۱۱ھ / ۱۸۹۳ء تک

شریف سے مراد ہے رسول اللہ کی نسل سے تعلق رکھنے والا اور شرفاء مراکش بھی حسن بن فاطمہ کی نسل سے تھے۔

یہ ۱۵۱۱ء میں تارودنت (Taroudant) پر قابض تھے اور اس کے بعد مراکش اور فرز (Fez) پر بھی ان کا قبضہ ہوگیا تھا، لیکن صحیح معنی میں ان کی حکومت ۹۵۱ھ / ۱۵۴۴ء سے شروع ہوتی ہے۔

ان کے دو خاندان تھے ایک حسنی دوسرے فلالی اور ان دونوں خاندانوں کی حکومتوں کے درمیان چھ سال ایسے بھی گزرے جب کسی کی حکومت نہ تھی اور ان دونوں میں جنگ جاری رہی

شرفاء حسنی

محمد اول ۔ شیخ	۹۵۱ھ / ۱۵۴۴ء
عبداللہ	۹۶۵ھ / ۱۵۵۷ء
محمد ثانی	۹۸۱ھ / ۱۵۷۳ء
ابو مروان عبدالملک اول	۹۸۳ھ / ۱۵۷۵ء
ابوالعباس احمد اول (المنصور)	۹۸۶ھ / ۱۵۷۸ء
شیخ ابوالفارس } زیدان } (ایک دوسرے کے حریف تھے)	۱۰۱۲ھ / ۱۶۰۳ء
زیدان	۱۰۱۶ھ / ۱۶۰۸ء
ابو مروان عبدالملک ثانی	۱۰۳۸ھ / ۱۶۲۸ء
ولید	۱۰۴۰ھ / ۱۶۳۱ء
محمد ثالث	۱۰۴۵ھ / ۱۶۳۵ء
احمد ثانی	۱۰۶۴ھ / ۱۶۵۴ء — ۱۳۱۱ھ / ۱۸۹۳ء

فلالی شرفاء

۱۰۷۵ھ / ۱۶۶۴ء — ۱۳۱۱ھ / ۱۸۹۳ء

رشید بن شریف بن علی	۱۰۷۵ھ / ۱۶۶۴ء
اسماعیل السمین	۱۰۸۳ھ / ۱۶۷۲ء
احمد زہابی	۱۱۳۹ھ / ۱۷۲۷ء
عبداللہ	۱۱۴۱ھ / ۱۷۲۹ء = اس کی حکومت کا سلسلہ ٹوٹ گیا اور اسکی جگہ ان کی حکومت ہوگئی:
علی بن اسماعیل	(۱۱۴۷ھ — ۱۱۴۹ھ)
مستعد بن اسماعیل	(۱۱۵۱ھ — ۱۱۵۳ھ)
زین العابدین	(۱۱۵۸ھ)
محمد اول	۱۱۷۱ھ / ۱۷۵۷ء
یزید	۱۲۰۴ھ / ۱۷۸۹ء
ہشام	۱۲۰۶ھ / ۱۷۹۲ء
سلیمان	۱۲۰۹ھ / ۱۷۹۵ء
عبدالرحمان	۱۲۳۸ھ / ۱۸۲۲ء
محمد ثانی	۱۲۷۶ھ / ۱۸۵۹ء
حسن	۱۲۹۰ھ / ۱۸۷۳ء

مصر و شام

طولونئین

اخشیدئین

فاطمیئین

ایوبیئین

مملوک خاندان

خاندان خدیو

مصر و شام

شام عربوں نے ۱۴ھ/۶۳۵ء اور ۱۸ھ/۶۳۹ء کے درمیان فتح کرلیا تھا اور مصر ۲۱ھ/۶۴۲ء میں ۔ مصر فتح ہونے کے بعد ہی ایک صوبہ قرار دیا گیا اور بنو آمیہ و بنو عباس کے عہد میں وہاں کا انتظام ۹۸ گورنروں کے سپرد رہا۔ لیکن ۲۵۴ھ/۸۶۸ء میں وہاں کے گورنر احمد بن طولون نے اپنی خود مختار حکومت قایم کرلی جو ۳۷ سال تک اس کے خاندان میں رہی

اس خاندان کے بعد اخشیدیوں کی حکومت ہوئی اور پھر فاطمئین کی جو مصر کی بہت بڑی حکومت تھی۔ ان کے زمانہ میں شام کے اندر کئی خود مختار حکومتیں قایم ہوئیں ۔ مرداسی ۔ بویہ ۔ زنگی، لیکن بعد کو صلاح الدین نے ان سب کو مصر کی ایوبی حکومت میں شامل کرلیا، لیکن سلاطین ترکی کے زمانہ میں شام اور مصر کے دونوں صوبے علٰحدہ علٰحدہ کردئے گئے

۱۸۳۱ء میں محمد علی پاشا کے بڑے بیٹے ابراہیم پاشا نے شام کو مصر سے ملالیا لیکن ۱۸۴۱ء میں پھر ترکی کے پاس چلا گیا

طولونئین

۲۵۴ھ/۸۶۸ء — ۲۹۲ھ/۹۰۵ء

مدت حکومت ۔ ۳۹ سال ۔ فرمانروا ۔ ۵

طولون ایک ترک نژاد غلام تھا جسے سامانی فرمانروائے بخارا نے تحفہ کے طور پر خلیفہ مامون کے پاس بھیجا تھا۔ اس نے بغداد اور سرمن رائے کے درباروں میں بڑی عزت حاصل کی، اس کے انتقال کے بعد (۲۴۰ھ) باپ کی تمام عزت اس کے بیٹے احمد کی طرف منتقل ہوئی اور ۲۵۴ھ/۸۶۸ء میں اسے مصر کا نائب گورنر بنادیا گیا۔ اس نے یہاں پہونچکر اپنی خود مختار حکومت قایم کرلی اور بعد کو شام کا علاقہ بھی اس کے ہاتھ آگیا

احمد بن طولون	۲۵۴ھ/۸۶۸ء	ہارون بن خمارویہ	۲۸۳ھ/۸۹۶ء
خمارویہ بن احمد	۲۷۰ھ/۸۸۳ء	شیبان بن احمد	۲۹۲ھ/۹۰۴ء
ابوالعساکر بن خمارویہ	۲۸۲ھ/۸۹۵ء	ان کے بعد پھر خلافت عباسی کی صوبہ داری قایم ہوگئی	

اخشیدئین

۳۲۳ھ/۹۳۹ء — ۳۵۸ھ/۹۶۹ء

مدت حکومت = ۳۱ سال ۔ فرمانروا = ۵

جب طولونی حکومت کے ختم ہونے کے بعد مصر و شام پھر خلافت عباسی سے متعلق ہوگئے تو اسی زمانہ میں محمد الاخشید نے ایک نیم خود مختار حکومت قایم کی

اخشید فرغانہ کے فرمانرواؤں کا لقب تھا اور محمد کا باپ طُغج فرغانہ کے ایک افسر کا بیٹا تھا جو دربار بغداد کا ملازم تھا

طغج رفتہ رفتہ ترقی کرکے دمشق کا گورنر ہوگیا لیکن بعد کو اس پر زوال آیا اور قید کی حالت میں اس کا انتقال ہوا۔ لیکن اس کے بیٹے کو ۳۱۸ھ میں دمشق کی گورنری مل گئی اور ۳۲۱ھ میں مصر کی گورنری۔ ۳۲۳ھ میں اس نے اپنے نئے عہدہ کا چارج لیا۔ ۳۲۷ھ میں اخشید کا لقب اختیار کیا اور ۳۳۰ھ میں شام، مکہ اور مدینہ پر بھی اس کا اقتدار قایم ہوگیا

محمد الاخشید	۳۲۳ھ / ۹۳۵ء	ابوالمسک کافور (خواجہ سرا)	۳۵۵ھ / ۹۶۶ء
ابوالقاسم اونگور بن اخشید	۳۳۴ھ / ۹۴۶ء	ابوالفوارس احمد بن علی	۳۵۶ھ / ۹۶۸ء — ۳۵۸ھ / ۹۶۹ء
ابوالحسن علی بن اخشید	۳۴۹ھ / ۹۶۰ء	(ان کے بعد فاطمیین کی حکومت قایم ہوئی)	

فاطمیین

۲۹۷ھ / ۵۶۷ — ۹۰۹ھ / ۱۱۷۱ء
حکومت = ۲۶۳ سال
فرمانروا = ۱۴

فاطمی تحریک کا آغاز اسماعیلی جماعت سے ہوتا ہے تیسری صدی ہجری کے وسط میں، اس کا مرکز (حماۃ اور حمص کے درمیان) ایک مقام سلمیہ تھا

ان کے داعیوں میں سے جو عراق، ایران اور یمن وغیرہ کا دورہ کیا کرتے تھے ایک شخص ابو عبداللہ الشیعی تھا جسنے کتامہ کے قبیلۂ بربر میں اثر و رسوخ پیدا کرکے حکومت اغلبیہ کو متزلزل کر رکھا تھا۔ اس وقت اسماعیلیہ جماعت کا سردار عبیداللہ تھا۔ اس نے یہ دیکھ کر کہ مغرب میں اب پاؤں جمانے کا موقعہ ہے، سب سے پہلے ۲۸۹ھ / ۹۰۲ء میں مصر کا قصد کیا اور وہاں سے مغرب کی طرف گیا۔ یہاں عباسیہ حکومت کے اشارہ سے زیادت اللہ (اغلبی فرمانروا) نے اسے مقید کرلیا لیکن جب ابو عبداللہ کی سازشوں سے اغلبی حکومت ختم ہوئی تو عبیداللہ بھی قید سے چھوٹا اور المہدی کے نام سے امیرالمومنین کا لقب اختیار کرکے رقادہ پہونچا (۲۹ ربیع الثانی ۲۹۷ھ، ۱۵ جنوری ۹۱۰ء) اور شیعی مذہب کی ترویج شروع کی، اسی کے ساتھ المہدیہ کو (جو رقادہ کے قریب ہے) ۳۰۸ھ / ۹۲۰ء میں اپنا مرکز قرار دیا اور اس وقت سے فاطمی خاندان کی حکومت کا آغاز ہوا

عبیداللہ کے فاطمی النسل ہونے کے بابت یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا۔ بعض نے اس کو میمون یہودی کی نسل سے بتایا ہے جو ایران کا معالج امراض چشم تھا۔ لیکن یہ زیادہ صحیح نہیں معلوم ہوتا کیونکہ اول تو ایک مجوسی الاصل شخص کو ایسی مذہبی حیثیت حاصل نہیں ہوسکتی تھی کہ مسلمانوں کی جماعت اس کی تحریک کی حامی ہوجاتی اور نہ خلفاء عباسیہ کو اس کی طرف سے کوئی اندیشہ پیدا ہوسکتا تھا —— خود علویین نے بھی اسکے فاطمی النسل ہونے سے انکار کیا ہے

بہر حال وہ فاطمی النسل ہو یا نہ ہو لیکن چونکہ اس نے مذہب تشیع کی ترویج کی جس کا زیادہ تر تعلق آل فاطمہ سے ہے اس لئے اس کی قایم کی ہوئی حکومت کو یوں بھی فاطمی حکومت کہہ سکتے ہیں

عبیداللہ نے اس اقتدار کے حصول کے بعد عبداللہ الشیعی سے بگاڑ کرلیا اور اسے قتل کرادیا، لیکن اسی کے ساتھ زناتہ اور کتامہ میں بغاوت ہوگئی اور وہ بڑی مشکل سے مغرب میں فاطمی اثرات کو قایم رکھ سکا

۳۱۲ھ / ۹۲۴ء میں اس کا انتقال ہوا تو ابن ابی العافیہ اس کا جانشین ہوا۔ اور تمام مغرب اپنے تصرف میں لے آیا۔ اس کے بعد عبیداللہ کا بیٹا القائم تخت نشین ہوا اور اس کے عہد حکومت (۳۲۲ھ / ۹۳۴ء سے ۳۳۴ھ / ۹۴۶ء تک) کا اہم ترین واقعہ

ابو یزید خارجی کا خروج تھا (۳۳۲ھ/۹۴۳ء) اس کی امداد کے لئے متعدد بربری قبایل کھڑے ہو گئے اور اسے اتنی کامیابی ہوئی کہ فاطمی پایۂ تخت مہدیہ کا محاصرہ کرلیا۔ ہرچند یہ محاصرہ تو ایک سال کے بعد ختم ہو گیا لیکن اس کے بعد سوسؔ کے محاصرہ میں اس کو اپنی جان دینا پڑی

اس کے بعد اس کا لڑکا المنصور تخت نشین ہوا (۳۳۴ھ/۹۴۶ء سے ۳۴۱ھ/۹۵۳ء تک) اور اس نے خانہ جنگیوں کا خاتمہ کرکے ابو یزید کو بھی قتل کرا دیا

فاطمیین ابتدا ہی سے اس فکر میں تھے کہ مصر کی طرف پیشقدمی کی جائے لیکن اس کوشش میں وہ کامیاب نہ ہوئے ابو القاسم کے زمانہ میں مصر کی جانب تیسری بار فوجکشی کی گئی (۳۲۳ھ/۹۳۵ء) لیکن وہاں کی اخشیدی حکومت نے ڈٹ کر مقابلہ کیا اور فاطمی فوجوں کو ناکام واپس آنا پڑا۔ سسلی (صقلیہ) میں اغلبی حکومت ختم ہونے کے بعد فاطمی حکومت نے وہاں اپنا ایک گورنر مقرر کر دیا تھا لیکن ابن قرہب نے اسے نکال کر اپنی حکومت قایم کرلی تھی۔ فاطمیین اول اول اس طرف بھی توجہ نہ کرسکے، لیکن بعد کو جب خود سسلی والوں نے ابن قرہب کو گرفتار کرکے فاطمی حکومت کے سپرد کر دیا تو سسلی میں پھر ان کا اقتدار قایم ہو گیا لیکن ۳۳۶ھ/۹۴۸ء کے آغاز میں ایک سردار کلب حسن بن علی پھر یہاں کا خود مختار فرمانروا بن بیٹھا

الغرض فاطمیین کا ابتدائی دور خانہ جنگیوں کا دور تھا اور چین سے حکومت کرنا انھیں نصیب نہ ہوا۔ لیکن جب المنصور کے بعد المعز تخت نشین ہوا (۳۴۱ھ/۹۵۳ء - ۳۶۵ھ/۹۷۵ء) تو کچھ رنگ بدلا اور اس نے اپنے فوجی جنرل جوہر کی مدد سے ۱۷ شعبان ۳۵۸ھ (۲ جولائی ۹۶۹ء) کو فسطاط پر قبضہ کرکے مصر فتح کرلیا۔ قاہرہ کی بنیاد بھی اسی زمانہ میں پڑی اور جامع ازہر کی تعمیر بھی اسی وقت ہوئی۔ اس کے بعد مکہ و مدینہ نے بھی المعز کی اطاعت قبول کرلی، لیکن شام ابھی تک قبضہ میں نہ آیا کیونکہ وہاں پر قرامطہ قابض تھے اور گو دمشق پر قبضہ ایک بار ہو بھی گیا لیکن آل بویہ کی مدد سے (جو بغداد میں حکمراں تھے) قرامطہ نے پھر اسے چھین لیا۔ اس کے بعد ۳۶۲ھ/۹۷۳ء میں قرامطہ میں پھوٹ پڑجانے کی وجہ سے فاطمیین نے دمشق پر قبضہ کرلیا، لیکن یہ قبضہ بالکل عارضی تھا کیونکہ اس کے بعد ہی ترک افتگین نے فتح کرلیا جسے ۳۶۴ھ/۹۷۴ء میں نئے خلیفہ العزیز (۳۶۵ھ/۹۷۵ء سے ۳۸۶ھ/۹۹۶ء) پھر شکست دے کر دمشق فتح کرلیا لیکن اس کے بعد بھی برائے نام حکومت سے اس کا تعلق رہا یہاں تک کہ ۳۸۸ھ/۹۹۸ء میں خواجہ سرا تمنیر نے اس کو مستقلاً فاطمی حکومت میں شامل کرلیا۔ اس کے بعد پھر حلب کی مہم شروع ہوئی، شمالی افریقہ کے جھگڑے شروع ہوئے، تاہم العزیز کے آخری ایام حکومت تک فاطمی سلطنت بڑی حد تک مضبوط ہو گئی تھی

اس کے بعد خلیفہ حاکم (۳۸۶ھ/۹۹۶ء - ۴۱۱ھ/۱۰۲۱ء) تخت نشین ہوا۔ اس کے زمانہ میں شریف مکہ ابو الفتوح ابھرا اور اس نے شام کا بڑا حصہ فتح کرلیا

حاکم کے بعد الظاہر تخت نشین ہوا (۴۱۱ھ/۱۰۲۱ء - ۴۲۷ھ/۱۰۳۶ء) اور حلب، فلسطین و دمشق کے جھگڑے پھر شروع ہو گئے اور خلیفہ کے اقتدار کو ہر جگہ کافی صدمہ پہونچا اور فاطمی حکومت کا زوال شروع ہو گیا یہاں تک کہ المستنصر کے عہدِ خلافت (۴۲۷ھ/۱۰۳۶ء - ۴۸۷ھ/۱۰۹۴ء) میں سلطنت تباہی کی حد تک پہونچ گئی۔ اس کے عہد میں ترکوں، بربر اور حبشیوں کی باہمی جنگ نے حکومت کو بالکل دیوالیہ کر دیا۔ بدقسمتی سے اسی زمانہ میں بڑا زبردست قحط پڑ گیا اور المستنصر کی جمع کی ہوئی دولت سب ختم ہو گئی۔ لیکن بدر جمالی نے حکومت کو سنبھالے رکھا اس کے بعد اس کا بیٹا شاہنشاہ وزیر ہوا جو الملک الافضل کے نام سے مشہور ہے اس نے اتنا اقتدار پیدا کرلیا کہ جب المستنصر کے بعد اس کا چھوٹا بیٹا المستعلی (۴۸۷ھ/۱۰۹۴ء — ۴۹۵ھ/۱۱۰۱ء) خلیفہ ہوا تو تمام اختیارات الملک الافضل کے ہاتھ میں تھے۔ اس کے بعد خلیفہ العامر تخت نشین ہوا (۴۹۵ھ/۱۱۰۱ء - ۵۲۴ھ/۱۱۳۰ء) اور اس نے اپنے وزیر الملک الافضل کو قتل کرا دیا یہ بڑا مغرور و جابر خلیفہ تھا، یہ ۵۲۴ھ/۱۱۳۰ء میں حشیشین کے ہاتھ سے قتل ہوا

چونکہ اس کے کوئی اولاد نہ تھی اس لئے چند دن تک الافضل کے بیٹے نے حکومت کی اور پھر الحافظ (الآمر کا بھتیجا) تخت نشین ہوا اور اس کے بعد اس کا بیٹا الظافر (۵۴۴ھ/۱۱۴۹ء — ۵۴۹ھ/۱۱۵۴ء) تخت پر بیٹھا۔ اس کے عہد میں فوجوں کی بغاوت نے حکومت کو اور زیادہ کمزور کردیا، اور الظافر قتل کردیا گیا۔ اور الفائض تخت نشین ہوا، لیکن اب فاطمی حکومت کے ٹکڑے ٹکڑے ہوچلے تھے اور یہاں تک کہ آخری خلیفہ العاضد کے زمانہ میں یہ حکومت بالکل ختم ہوگئی

المہدی ابو محمد عبید اللہ	۲۹۷ھ/۹۰۹ء	المستنصر ابو تمیم معد	۴۲۷ھ/۱۰۳۵ء
القایم ابوالقاسم محمد	۳۲۲ھ/۹۳۴ء	المستعلی ابوالقاسم احمد	۴۸۷ھ/۱۰۹۴ء
المنصور ابوطاہر اسماعیل	۳۳۴ھ/۹۴۵ء	العامر ابو علی المنصور	۴۹۵ھ/۱۱۰۱ء
المعز ابو تمیم معد	۳۴۱ھ/۹۵۲ء	الحافظ ابو المیمون عبدالماجد	۵۲۴ھ/۱۱۳۰ء
العزیز ابو منصور نزار	۳۶۵ھ/۹۷۵ء	الظافر ابو المنصور اسماعیل	۵۴۴ھ/۱۱۴۹ء
الحاکم ابو علی منصور	۳۸۶ھ/۹۹۶ء	الفائز ابوالقاسم عیسیٰ	۵۴۹ھ/۱۱۵۴ء
الظاہر ابوالحسن علی	۴۱۱ھ/۱۰۲۰ء	العاضد ابو محمد عبداللہ	۵۵۵ھ/۱۱۶۰ء — ۵۶۷ھ/۱۱۷۱ء

ان کی حکومت ایوبی خاندان میں منتقل ہوئی

ایوبیین

۵۶۴ھ/۱۱۶۹ء سے ۶۴۸ھ/۱۲۵۰ء تک

مدت حکومت = ۸۲ سال۔ فرمانروا = ۹

یہ مصر، شام و یمن کا ایک مشہور حکمراں خاندان تھا۔ اس خاندان کا مورث اعلیٰ ایوب بن شاذی تھا لیکن اصل بانی حکومت ایوب کا بیٹا صلاح الدین تھا

صلاح الدین کی وفات پر حکومت اس خاندان کی مختلف شاخوں میں تقسیم ہوگئی۔ ایک شاخ مصر میں تھی جس نے ۶۵۰ھ/۱۲۵۲ء تک حکومت کی، دوسری دمشق و حلب میں تھی جو ۶۵۸ھ/۱۲۶۰ء تک حکمراں رہی، تیسری عراق میں جو ۶۴۲ھ/۱۲۴۴ء تک برسر حکومت رہی، چوتھی حماۃ میں ۷۴۲ھ/۱۳۴۱ء تک قایم رہی، پانچویں جنوبی عرب میں ۶۲۵ھ/۱۲۲۸ء تک برسر اقتدار رہی۔ ایوب کے بھائی شیر کوہ کی اولاد ۶۶۱ھ/۱۲۶۲ء تک حمص میں حکمراں رہی

شاذی (ایوب کا باپ) کرد تھا اور آرمینیا کے ایک قصبہ دوین کا رہنے والا تھا۔ یہ اپنے دو بیٹوں نجم الدین ایوب اور اسدالدین شیر کوہ کو لیکر بغداد آگیا اور ایک دوست کی سفارش سے جس کا اثر دربار سلجوق میں کافی تھا قلعہ تکریت کی فوج کا کمانڈر ہوگیا۔ اس کی وفات کے بعد ایوب اس کی جگہ مقرر کیا گیا

جب ۵۲۶ھ/۱۱۳۲ء میں موصل کے سردار اتابک زنگی کو تکریت کے پاس بغداد کی سلجوقی فوجوں نے شکست دی اور اتابک ایوب کی مدد سے جان بچاکر بھاگ نکلنے میں کامیاب ہوگیا تو سلجوقی دربار کو یہ بات ایوب کی بہت ناگوار ہوئی لیکن بات دب گئی۔ اس کے چند سال بعد شیر کوہ (ایوب کے بھائی) نے سلجوقی فوج کے ایک ممتاز افسر کو قتل کردیا اور اب ان دونوں بھائیوں کو نکل جانے کے سوا کوئی چارۂ کار نہ رہا۔ جس رات یہ نکلنے کی طیاری کر رہے تھے اسی رات یا بروایت دیگر اس سے چند دن قبل قلعۂ تکریت میں صلاح الدین پیدا ہوا (۵۳۲ھ/۱۱۳۷-۳۸ء)

جب ایوب اور شیر کوہ یہاں سے نکل کر اتابک زنگی کے پاس پہونچے تو اس نے ان کی بڑی آؤ بھگت کی۔

کچھ عرصہ تک یہ موصل میں مقیم رہے اور پھر زنگی کی فوجی مہموں میں اس کی بڑی مدد کی، چنانچہ جب زنگی نے بعلبک فتح کیا تو اس نے ایوب کو یہاں کا انتظام سپرد کر دیا

زنگی کی وفات کے بعد اس کے جانشینوں نے چاہا کہ بعلبک، ایوب سے چھین لیا جائے۔ ایوب یہ دیکھ کر کہ وہ مقابلہ نہیں کر سکتا بعلبک چھوڑ کر خود ان کے پاس چلا گیا اور بڑا فوجی عہدہ حاصل کر لیا

اس وقت ایوب کا بھائی نورالدین محمود بن زنگی کا ملازم تھا جسے اس کے باپ نے حلب کی حکومت سپرد کر دی تھی۔ نورالدین کو اب دمشق لینے کا خیال بھی پیدا ہوا جو ایوب کی کمان میں تھا اور شیرکوہ کو مامور کیا کہ وہ اپنے بھائی ایوب کے خلاف فوج کشی کر کے دمشق لے لے۔ لیکن ایوب نے جنگ نہیں کی اور قلعہ خالی کر دیا۔ اس کے بعد یہ دونوں بھائی نورالدین کے پاس چلے گئے اور اس نے ایوب کو دمشق کا حاکم مقرر کیا اور شیرکوہ کو علاقہ حمص دیدیا، جہاں اس کی اولاد کا عرصہ تک موروثی قبضہ رہا

اس کے بعد جب نورالدین نے مصر کے معاملات میں بھی دخل دینا چاہا تو شیرکوہ کو اپنا نمائندہ بنا کر وہاں روانہ کیا اور صلاح الدین کو بھی اس کے ساتھ کر دیا

شیرکوہ نے بڑی دشواریوں کے بعد مصریوں اور فرمانروائے یوروشلم سے معاملات خوش اسلوبی سے طے کئے اور آخری فاطمی خلیفہ عاضد نے اسے اپنا وزیر بنا لیا

جب اس کا انتقال ہوا تو صلاح الدین کو وزیر بنایا گیا۔ اس نے غالباً وزارت ہاتھ میں لیتے ہی نورالدین کے اشارہ سے فاطمی خلیفہ عاضد کی معزولی کا اعلان کر کے عباسی خلیفہ کا نام خطبہ میں داخل کر دیا اور اپنی حکومت قایم کر لی۔ اس واقعہ سے نورالدین کے تعلقات صلاح الدین سے خراب ہو گئے، لیکن اتفاق سے اسی دوران میں نورالدین کا انتقال ہو گیا اور یہ کانٹا نکل جانے کے بعد وہ مطمئن ہو گیا اس کے بعد صلاح الدین نے شام پر بھی قبضہ کر لیا اور حدود عراق تک اپنا اقتدار قایم کر لیا۔ اسی کے بعد صلیبی جنگوں میں اس نے حصہ لینا شروع کیا اور حطین میں عیسائیوں کو شکست فاش دیکر (۵۸۳ھ ۱۱۸۷ء) یوروشلم پر بھی قبضہ کر لیا

۵۸۹ھ ۱۱۹۳ء میں صلاح الدین کا انتقال ہوا لیکن موت سے پہلے ہی وہ اپنی سلطنت کو اپنے بیٹوں اور اپنے بھائی العادل میں تقسیم کر گیا۔ یعنی العادل کو عراق، الافضل کو دمشق، العزیز کو مصر، اور الظاہر کو حلب دیدیا یمن بدستور صلاح الدین کے بھائی توغاخان کے قبضہ میں رہا۔ لیکن صلاح الدین کی آنکھ بند ہوتے ہی اس کے لڑکوں میں باہم لڑائی شروع ہو گئی اور اس اختلاف سے العادل نے فایدہ اٹھا کر صلاح الدین کے لڑکوں سے ان کے مقبوضات چھین کر پوری سلطنت پر اپنا اقتدار قایم کر لیا، لیکن اس نے بھی وہی غلطی کی جو صلاح الدین نے کی تھی، یعنی حکومت اپنے بیٹوں میں تقسیم کر دی۔ الکامل کو مصر سونپ دیا، معظم کو دمشق اور فائض کو عراق۔ (فاطمین کے بعد اس کا جانشین اوحد ہوا اور اس کے بعد الاشرف)

حلب البتہ صلاح الدین کی اولاد کے پاس رہا اور یہاں الظاہر کے بعد العزیز تخت نشین ہوا۔ ایوبی خاندان کی دوسری چھوٹی چھوٹی شاخیں مختلف اضلاع میں حکمراں تھیں لیکن وہ سب العادل کے زیر اثر تھیں

العادل کا ٹھیک اسی وقت انتقال ہو گیا جب صلیبی لڑائی کے سلسلہ میں دمیاط (۶۱۵ھ ۱۲۱۸ء) پر فوجکشی جاری تھی۔ العادل کا بیٹا الکامل جو مصر کا فرمانروا تھا، اس مہم میں کامیاب نہ ہوا اور دمیاط ہاتھ سے نکل گیا۔ لیکن اس سے زیادہ صلیبی فوجوں کو اور کوئی کامیابی حاصل نہ ہو سکی اور الکامل نے اپنے بھائی المعظم (حاکم دمشق) کی خفیہ سازشوں سے تنگ آ کر فریڈرک ثانی سے صلح کی بات چیت شروع کر دی اور دونوں میں یہ معاہدہ ہو گیا کہ یروشلم

فریڈرک کو واپس دیدیا جائے گا اور فریڈرک وقت ضرورت الکامل کی فوجی مدد کرے گا۔ یہ معاہدہ ۶۲۶ھ/۱۲۲۹ء میں ہوا تھا
—— الکامل نے ایوبی خاندان کی چھوٹی چھوٹی منتشر حکومتوں میں اتحاد پیدا کرنے کی یہ تدبیر کی کہ اُن سب کو صلیبی جنگوں کی طرف متوجہ کردیا اور اس میں ایک حد تک کامیابی بھی ہوئی، لیکن بعد کو الاشرف فرمانروائے دمشق نے پھر پھوٹ ڈالدی اور الکامل کو دمشق پر چڑھائی کرنا پڑی۔ ہر چند دمشق، الکامل کے ہاتھ آگیا، لیکن اتفاق سے اسی وقت اس کا انتقال ہوگیا اور پھر آپس میں لڑائیاں چھڑ گئیں۔ العادل (الکامل کا بیٹا) جو العادل کی وفات پر مصر میں تخت نشین ہوا تھا معزول کردیا گیا اور اس کی جگہ اس کا بڑا بھائی الصالح ایوب تخت نشین ہوا۔ دمشق پر صالح اسماعیل نے قبضہ کرلیا اور آخر کار مصر کی مملوک فوجوں نے ایوبیوں کی سلطنت کا بڑا حصہ چھین لیا، اسی دوران میں سنٹ لوئی نے چھٹی صلیبی جنگ میں دمیاط پر حملہ کردیا اور قبضہ بھی کرلیا لیکن اس کے بعد جب فرانسیسی فوجیں آگے بڑھیں تو وہ سب کی سب تباہ کردی گئیں۔ اتفاق سے اسی وقت الصالح کا انتقال ہوگیا اور اس کی بیوی شجر الدر نے اس خبر کو اس وقت تک ظاہر نہ ہونے دیا جب تک الصالح کا ولی عہد تورانشاہ واپس نہ آگیا لیکن چونکہ امراء مملوک اس کے مخالف تھے اس لئے اس کی جگہ شجر الدر کو تخت نشین کیا گیا اور اس کے بعد مملوک ایبک کو جو سلاطین بحری مملوک کا پہلا فرمانروا تھا

حلب میں العزیز کے بعد اس کا بیٹا الناصر یوسف تخت نشین ہوا (۶۳۴ھ/۱۲۳۶ء) اور اس نے دمشق بھی لے لیا۔ اس پر مصر کے مملوک بادشاہوں سے لڑائی ہوگئی اور یہ سلسلہ اس وقت تک برابر جاری رہا جب تک مغلوں کے حملہ نے اس کو ختم نہ کردیا

عراق کی سلطنت پر بھی جس کا آخری فرمانروا المظفر غازی تھا مغلوں نے ۶۴۳ھ/۱۲۴۵ء میں قبضہ کرلیا، حلب و دمشق بھی ۶۵۸ھ/۱۲۶۰ء میں چھین لئے اور حمات کے فرمانروا المظفر نے بھی مغلوں کی اطاعت قبول کرلی

ایوبی حکومت تاریخ اسلام میں صلیبی جنگوں کی وجہ سے بڑی اہمیت رکھتی ہے اور صلاح الدین ایوبی اس خاندان کا گلِ سرسبد تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ یہ اس زمانہ میں عالم وجود میں آئی جب عباسئین کی حکومت ختم ہوچکی تھی، فاطمئین دم توڑ رہے تھے، مصر میں مملوک سلطنت اُبھر رہی تھی اور ہر چہار طرف انتشار و تشتت پیدا تھا۔ یہاں تک کہ خود ایوبی حکومت کے بھی متعدد ٹکڑے ہوگئے اور آخر کار مغلوں نے اس کو بھی ختم کردیا

جس حد تک اصلاح و انتظام کا تعلق ہے ایوبی حکومت بُری نہیں تھی، زراعت اور آبپاشی کی طرف اس نے خاص توجہ کی اور یوروپی ممالک سے معاہدے کرکے تجارت کو بھی وسیع کیا۔ فوجی نظام زیادہ تر مملوک سپاہیوں سرداروں کے ہاتھ میں تھا جن کو بڑی بڑی جاگیریں دی گئی تھیں اور جنھوں نے آخر کار خود اپنی سلطنت قایم کرلی انھوں نے مصری کلچر کو بھی بڑی حد تک متاثر کیا اور آداب دربار میں بھی نمایاں تبدیلیاں کیں جنھوں نے یوروپ میں بھی رواج پایا

مملوک سلاطین نے بھی ایوبی عہد کے کلچر کو برقرار رکھا اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی

ایوبی خاندان (مصر)

۵۶۴ھ/۱۱۶۹ء — ۶۵۰ھ/۱۲۵۲ء
مدت حکومت = ۸۶ سال
فرمانروا = ۹

الناصر صلاح الدین یوسف ۵۶۴ھ/۱۱۶۹ء	العزیز عماد الدین عثمان ۵۸۹ھ/۱۱۹۳ء

(فرمانروایانِ مصر)

- المنصور محمد ۵۹۵ھ / ۱۱۹۸ء
- العادل سیف الدین ابوبکر ۵۹۶ھ / ۱۱۹۹ء
- الکامل محمد ۶۱۵ھ / ۱۲۱۸ء
- العادل ثانی سیف الدین ابوبکر ۶۳۵ھ / ۱۲۳۸ء

(فرمانروایانِ مصر)

- الصالح نجم الدین ایوب ۶۳۷ھ / ۱۲۴۰ء
- المعظم توران شاہ ۶۴۷ھ / ۱۲۴۹ء
- الاشرف موسیٰ ۶۴۸ھ / ۱۲۵۰ء — ۶۵۰ھ / ۱۲۵۲ء

(ان کے بعد مملوک خاندان حکمراں ہوا)

ایوبی خاندان (دمشق)

- الفضل نور الدین علی ۵۸۲ھ / ۱۱۸۶ء
- العادل سیف الدین ابوبکر (مصر) ۵۹۲ھ / ۱۱۹۶ء
- المعظم شرف الدین عیسیٰ ۶۱۵ھ / ۱۲۱۸ء
- الناصر صلاح الدین داؤد ۶۲۴ھ / ۱۲۲۷ء
- الاشرف موسیٰ (عراق) ۶۲۶ھ / ۱۲۲۸ء
- الصالح اسماعیل ۶۳۵ھ / ۱۲۳۷ء
- الکامل (مصر) ۶۳۵ھ / ۱۲۳۷ء
- العادل (مصر) ۶۳۵ھ / ۱۲۳۸ء
- الصالح (مصر) ۶۳۷ھ / ۱۲۴۰ء
- الصالح اسماعیل (دوبارہ) ۶۳۷ھ / ۱۲۴۰ء
- الصالح (مصر) ۶۴۳ھ / ۱۲۴۵ء
- المعظم (مصر) ۶۴۷ھ / ۱۲۴۹ء
- الناصر صلاح الدین یوسف (حلب) ۶۴۸ھ / ۱۲۵۰ء سے ۶۵۸ھ / ۱۲۶۰ء تک

(ان کے بعد تاتاریوں کی حکومت قایم ہوئی)

ایوبی خاندان (حلب)

- الظاہر غیاث الدین غازی ۵۸۲ھ / ۱۱۸۶ء
- العزیز غیاث الدین محمد ۶۱۳ھ / ۱۲۱۶ء
- الناصر صلاح الدین یوسف (دمشق) ۶۳۴ھ / ۱۲۳۶ء — ۶۵۸ھ / ۱۲۶۰ء

(ان کے بعد تاتاریوں کی حکومت قایم ہوئی)

ایوبی خاندان (عراق)

- الاوحد نجم الدین ایوب ۵۹۷ھ / ۱۲۰۰ء
- الاشرف مظفر الدین موسیٰ (دمشق) ۶۰۷ھ / ۱۲۱۰ء
- المظفر غازی ۶۲۸ھ / ۱۲۳۰ء — ۶۴۳ھ / ۱۲۴۵ء تک

(ان کے بعد تاتاریوں کی حکومت قایم ہوئی)

ایوبی خاندان (حماۃ) Hammad

- المظفر اول تقی الدین عمر ۵۷۴ھ / ۱۱۷۸ء
- المنصور اول محمد ۵۸۷ھ / ۱۱۹۱ء

الناصر قلیچ ارسلان	۶۱۷ھ / ۱۲۲۰ء	المنصور ثانی محمد	۶۴۲ھ / ۱۲۴۴ء
المظفر ثانی تقی الدین محمود	۶۲۶ھ / ۱۲۲۹ء	المظفر ثالث محمود	۶۸۳ھ / ۱۲۸۴ء — ۶۹۸ھ / ۱۲۹۸ء تک

(ان کے بعد مملوک حکومت قایم ہوئی)

ایوبی خاندان (حمص)

محمد بن شیرکوہ	۵۷۴ھ / ۱۱۷۸ء	المنصور ابراہیم	۶۳۷ھ / ۱۲۳۹ء
المجاہد شیرکوہ	۵۸۱ھ / ۱۱۸۵ء	الاشرف مظفر الدین موسیٰ	۶۴۴ھ / ۱۲۴۵ء — ۶۶۱ھ / ۱۲۶۲ء تک

(ان کے بعد مملوک حکومت قایم ہوئی)

ایوبی خاندان (عرب)

المعظم توران شاہ بن ایوب	۵۶۹ھ / ۱۱۷۳ء	الناصر ایوب	۵۹۸ھ / ۱۲۰۱ء
السیف الاسلام تغتگین بن ایوب	۵۷۷ھ / ۱۱۸۱ء	المظفر سلیمان	۶۱۱ھ / ۱۲۱۴ء
المعز الدین اسماعیل	۵۹۳ھ / ۱۱۹۶ء	المسعود صلاح الدین یوسف	۶۱۲ھ / ۱۲۱۵ء — ۶۲۵ھ / ۱۲۲۸ء تک

(ان کے بعد رسولی خاندان آیا)

سلاطین مملوک بحری

مصر کے سلاطین مملوک سے مراد ترک نژاد یا سرکیشیا کے ان غلاموں کی جماعت ہے جنھیں سلطان صالح ایوب نے اپنا باڈی گارڈ بنایا تھا اور جنھوں نے بعد کو مصر میں اپنی حکومت قایم کرلی

اس حکمراں خاندان میں سب سے پہلے ایک خاتون شجر الدرّ کا نام نظر آتا ہے، جو سلطان صالح کی بیوہ تھی۔ بعد کو اس خاندان کے دو حصے ہوگئے ایک بحری مملوک اور دوسرا برجی مملوک جنھوں نے مصر و شام میں حکومت کی باوجود اس کے کہ ان کے عہد میں برابر خانہ جنگیوں کا بازار گرم رہا، انھوں نے انتظام سلطنت قابلیت کے ساتھ کیا چنانچہ قاہرہ میں ان کے بہت سے آثار اب بھی پائے جاتے ہیں۔ صلیبی جنگوں میں بھی انھوں نے اپنی مردانگی کا کافی ثبوت دیا اور تاتاری فتنہ کا بھی پوری طرح مقابلہ کیا جو تیرھویں صدی میں مصر کے لئے سخت خطرہ کا باعث ہوگیا تھا

سلاطین بحری مملوک

۶۴۸ھ / ۱۲۵۰ء — ۷۹۲ھ / ۱۳۹۰ء
مدت حکومت = ۱۴۲ سال
فرمانروا = ۳۰

شجر الدُّر	۶۴۸ھ / ۱۲۵۰ء	المنصور سیف الدین ابوبکر	۷۴۱ھ / ۱۳۴۰ء
المعز عز الدین ایبک	۶۴۸ھ / ۱۲۵۰ء	الاشرف علاؤالدین کُوجُوق	۷۴۲ھ / ۱۳۴۱ء
المنصور نور الدین علی	۶۵۵ھ / ۱۲۵۸ء	الناصر شہاب الدین احمد	۷۴۲ھ / ۱۳۴۲ء
المظفر سیف الدین قطوز	۶۵۷ھ / ۱۲۵۹ء	الصالح عماد الدین اسماعیل	۷۴۳ھ / ۱۳۴۲ء
الظاہر رکن الدین بیبرس	۶۵۸ھ / ۱۲۶۰ء	الکامل سیف الدین شعبان	۷۴۶ھ / ۱۳۴۵ء
السعید ناصر الدین براکاخان	۶۷۶ھ / ۱۲۷۷ء	المظفر سیف الدین حاجی	۷۴۷ھ / ۱۳۴۶ء
العادل بدر الدین سلامش	۶۷۸ھ / ۱۲۷۹ء	الناصر ناصر الدین حسن	۷۴۸ھ / ۱۳۴۷ء
المنصور سیف الدین قلاوون	۶۷۸ھ / ۱۲۷۹ء	الصالح صلاح الدین صالح	۷۵۲ھ / ۱۳۵۱ء
الاشرف صلاح الدین خلیل	۶۸۹ھ / ۱۲۹۰ء	الناصر حسن (دوبارہ)	۷۵۵ھ / ۱۳۵۴ء
الناصر ناصر الدین محمد	۶۹۳ھ / ۱۲۹۳ء	المنصور صلاح الدین محمد	۷۶۲ھ / ۱۳۶۱ء
العادل زین الدین کِتبُغا	۶۹۴ھ / ۱۲۹۴ء	الاشرف ناصر الدین شعبان	۷۶۴ھ / ۱۳۶۳ء
المنصور حسین الدین لاجین	۶۹۶ھ / ۱۲۹۶ء	المنصور علاؤالدین علی	۷۷۸ھ / ۱۳۷۶ء
الناصر محمد (دوبارہ)	۶۹۸ھ / ۱۲۹۸ء	الصالح صلاح الدین حاجی	۷۸۳ھ / ۱۳۸۱ء
المظفر رکن الدین بیبرس جاشنگیر	۷۰۸ھ / ۱۳۰۸ء	برقوق	۷۸۴ھ / ۱۳۸۲ء
الناصر محمد (تیسری بار)	۷۰۹ھ / ۱۳۰۹ء	حاجی (المظفر کے دوبارہ لقب کے ساتھ)	۷۹۱ھ / ۱۳۸۹ء — ۷۹۲ھ / ۱۳۹۰ء

(ان کے بعد بُرجی مملوک آئے)

سلاطین بُرجی مملوک

۷۸۴ھ / ۱۳۸۲ء — ۹۲۲ھ / ۱۵۱۷ء
مدت سلطنت = ۱۳۶ سال
فرمانروا = ۲۴

الظاہر سیف الدین برقوق ۷۸۴ھ / ۱۳۸۲ء

(۷۹۱ھ اور ۷۹۲ھ میں حاجیؔ، بحری مملوک کے آخری فرمانروا نے اسے معزول کر دیا تھا)

الناصر ناصر الدین فَرَج	۸۰۱ھ / ۱۳۹۸ء	الظاہر سیف الدین تاتار	۸۲۴ھ / ۱۴۲۱ء
المنصور عز الدین عبدالعزیز	۸۰۸ھ / ۱۴۰۵ء	الصالح ناصر الدین محمد	۸۲۴ھ / ۱۴۲۱ء
الناصر فَرَج (دوبارہ)	۸۰۹ھ / ۱۴۰۶ء	الاشرف سیف الدین بارس بے	۸۲۵ھ / ۱۴۲۲ء
العادل مستعین (عباسی خلیفہ)	۸۱۵ھ / ۱۴۱۲ء	العزیز جمال الدین یوسف	۸۴۲ھ / ۱۴۳۸ء
المؤید شیخ	۸۱۵ھ / ۱۴۱۲ء	الظاہر سیف الدین جقمق	۸۴۲ھ / ۱۴۳۸ء
المظفر احمد	۸۲۴ھ / ۱۴۲۱ء	المنصور فخر الدین عثمان	۸۵۷ھ / ۱۴۵۳ء

الاشرف سیف الدین اِنال	۸۵۷ھ / ۱۴۵۳ء
المؤید شہاب الدین احمد	۸۶۵ھ / ۱۴۶۰ء
الظاہر سیف الدین خوشقدم	۸۶۵ھ / ۱۴۶۱ء
الظاہر سیف الدین بلبے	۸۷۲ھ / ۱۴۶۷ء
الظاہر تیمور بُوغا	۸۷۲ھ / ۱۴۶۸ء
الاشرف سیف الدین قایت بے	۸۷۳ھ / ۱۴۶۸ء
الناصر محمد	۹۰۱ھ / ۱۴۹۵ء
الظاہر قانسوہ	۹۰۴ھ / ۱۴۹۸ء
الاشرف جان بلاط	۹۰۵ھ / ۱۴۹۹ء
الاشرف قانسوہ غوری	۹۰۶ھ / ۱۵۰۰ء
الاشرف تومان بے	۹۲۲ھ / ۱۵۱۶ء

(ان کے بعد ترکی سلاطین آلِ عثمان کا قبضہ ہوگیا)

خاندانِ خدیو (مصر) ۱۲۲۰ھ / ۱۸۰۵ء - ۱۳۱۱ھ / ۱۸۹۳ء

جب ۹۲۲ھ / ۱۵۱۷ء میں ترکی سلطان سلیم اول نے مصر فتح کیا تو اس کے بعد تین صدی تک ترکی کے گورنر (پاشا) یہاں مامور ہوتے رہے گو مملوک سرداروں کی کونسل کی وجہ سے پاشاؤں کو زیادہ اختیارات حاصل نہ تھے

۱۷۹۸ء میں یہاں نپولین آیا تو یہ سلسلہ ختم ہوگیا لیکن ۱۸۰۱ء میں انگلستان کی فوجوں نے فرانسیسیوں کو یہاں سے نکال کر اسکندریہ پر قبضہ کرلیا تو پھر یہاں وہی باہمی اختلافات شروع ہوگئے جو امراء مملوک اور مصر کے پاشاؤں میں پائے جاتے تھے۔ ۱۸۰۵ء میں ایک شخص محمد علی جو مصر میں ترکوں کی البانی سپاہ کا افسر تھا سامنے آیا اور مملوک امراء کو ختم کرکے یہاں کا مالک بن بیٹھا، ۱۸۱۱ء میں اس نے پھر مملوک سرداروں کو پکڑ کر قتل کیا اور اس کے بعد سے محمد علی کے خاندان کی حکومت شروع ہوئی اور ترکی سے صرف نام کا تعلق رہ گیا

اس خاندان کے چوتھے فرمانروا نے خدیو کا لقب اختیار کیا۔ ۱۸۳۱ء میں اس نے شام پر بھی قبضہ کرلیا لیکن ۱۸۴۱ء میں انگریزوں کے زور دینے سے پھر ترکی کو واپس دیدیا

سوڈان بھی اسماعیل کے زمانہ تک فتح کرلیا گیا تھا لیکن ۱۸۸۵ء میں جنرل گارڈن کی وفات کے بعد اسے خالی کردیا گیا۔ محمد علی کے خاندان میں فرمان ۱۸۴۱ء کی رو سے پاشا کا لقب نسلاً بعد نسلٍ چلا آرہا تھا، لیکن اسماعیل پاشا نے دوسرے گورنروں کے مقابلہ میں خاص امتیاز حاصل کرنے کے لئے اس میں کسی اور لقب کا اضافہ چاہا اور اس طرح عبدالعزیز سلطان ترکی نے اسے خدیو کے لقب سے سرفراز کیا۔ یہاں کے حکمراں اسی لقب سے یاد کئے جاتے رہے، لیکن جب ۱۹۱۴ء میں مصر انگریزوں کے زیر اثر آیا تو حسین کامل کو سلطان کا لقب دیا گیا

مصریوں کا یہ خدیو خاندان در اصل البانی تھا جسے غلطی سے ہمیشہ ترک نسل کا سمجھا گیا۔ مصر پر ۱۹۱۴ء سے قبل چار دور گزر چکے ہیں:-

(۱) فرانسیسی تاخت سے محمد علی پاشا کے عہد تک (۱۷۹۸ء — ۱۸۰۵ء)
(۲) محمد علی پاشا کا زمانۂ حکومت (۱۸۰۵ء — ۱۸۴۱ء)
(۳) محمد علی پاشا کے بعد دوسرے فرمانرواؤں کا زمانہ برطانوی حملہ تک (۱۸۴۱ء — ۱۸۸۲ء)
(۴) برطانوی قبضہ سے، برطانوی سیادت تک (۱۸۸۲ء سے ۱۹۵۲ء تک)

آخری بادشاہ، شاہ فاروق کے معزول ہوجانے کے بعد سے پانچواں دور فوجی حکومت کا شروع ہوا ہے جو جمہوریت

کی بنیاد ہے

ترکی حکومت کے صوبوں میں سب سے پہلے مصر نے مغربی اثرات کو قبول کیا اور عربوں کی قدیم معاشرت کو ترک کرکے یوروپین معاشرت اختیار کی۔ عربی بولنے والے ملکوں میں مصر اپنی ادبی وعلمی تحریکات کی وجہ سے ہمیشہ پیش پیش رہا ہے اور عربی ادب کی ترقی میں اس نے نمایاں حصہ لیا

جب عربی پاشا انگریزوں کے خلاف جہاد شروع کیا اور انگریزی فوجوں نے اسے شکست دے دی تو مصر کا انتظام انگریزی افسروں کے مشورہ سے ہونے لگا

محمد علی پاشا	۱۲۲۰ھ / ۱۸۰۵ء	توفیق پاشا	۱۳۰۰ھ / ۱۸۸۲ء
ابراہیم پاشا	۱۲۶۴ھ / ۱۸۴۸ء	عباس حلمی (ثانی) پاشا	۱۳۰۹ھ / ۱۸۹۲ء
عباس (اول) پاشا	۱۲۶۴ھ / ۱۸۴۸ء	سلطان حسین کامل	۱۹۱۴ء
سعید پاشا	۱۲۷۰ھ / ۱۸۵۴ء	سلطان احمد فواد اول	۱۹۱۷ء – ۱۹۲۲ء
اسماعیل پاشا	۱۲۸۰ھ / ۱۸۶۳ء		

عرب

شرفاءِ مکہ

مکہ ہجرت نبوی کے بعد ہجرت نبوی کے آٹھ سال بعد تک مکہ کی تاریخ ایک مسلسل جنگ و جدال کی تاریخ ہے، جو رسول اللہ اور اہلِ مکہ میں جاری رہی، اس دوران میں بہت سے خاندان مکہ سے ہجرت کرکے مدینے چلے گئے جو فتح مکہ سے قبل مرکز اسلام بن چکا تھا۔ اول تین خلفاء کے زمانہ میں بھی میلان مدینہ ہی کی طرف رہا، حضرت علی نے البتہ کوفہ کا انتخاب کیا

مکہ بنوامیہ کے عہد میں بنوامیہ کے عہد میں حالت بدلی۔ مکہ، امیر معاویہ کا وطن تھا اس لئے انھوں نے اس کی تعمیر و ترقی میں بڑا حصہ لیا انھوں نے یہاں متعدد عمارتیں بنوائیں، کنوئے کھدوائے، پانی کے ذخیرہ گاہ قایم کئے، زراعت کو ترقی دی اور یہ سلسلہ ان کے جانشینوں کے زمانہ میں بھی جاری رہا یہاں تک کہ مکہ ارباب فن کا مرکز بن گیا، اور ارباب ثروت یہاں آکر بسنے لگے۔ مسجد الحرام کی تعمیر بھی ولید اموی ہی کے زمانہ میں ہوئی

بنوامیہ کے عہد میں حجاز کی گورنری بڑی اہم خدمت تھی، کیونکہ اس میں مکہ، مدینہ اور طایف تینوں شہر شامل تھے اور یہ خدمت حتی الامکان حکمراں خاندان ہی کے کسی فرد کے سپرد ہوتی تھی، اس لئے بنوامیہ کے عہد میں، حجاز کسی وقت میں حکومت سے علٰحدہ نہیں ہوا

مکہ عہد بنی عباس میں گو بنوامیہ کے عہد میں حجاز کا مرکز حکومت مدینہ رہا، اور بنو عباس کے زمانہ میں بھی یہ خصوصیت بغداد کو حاصل رہی، لیکن مکہ کی اہمیت اس لحاظ سے کہ وہاں کی گورنری بدستور حکمراں خاندان ہی سے متعلق رہی، اپنی جگہ قایم رہی، کبھی کبھی ایسا بھی ہوا کہ مدینہ کا گورنر علٰحدہ مقرر کیا گیا

عرب میں پہلی صدی ہجری ہی سے علویین کی ایک ایسی جماعت پیدا ہوگئی تھی، جو کبھی کبھی اپنا جھنڈا بلند کرکے بغاوت پر بھی آمادہ ہوجاتے تھے، کبھی حکومت سے رشوت لیکر خاموش ہوجاتے تھے اور حج کے لئے جو قافلے آتے تھے انکو لوٹنا تو ان کا معمول تھا۔ مہدی عباسی کے آخری عہد حکومت میں حسنوی خاندان کے ایک فرد حسین بن علی نے مدینہ پر حملہ کردیا اور قتل ہوا۔ ہارون الرشید جب اپنے نویں حج کے لئے مکہ گیا تو وہاں بڑی دولت لٹائی۔ قدیم معزز خاندانوں کی اولاد تو وہاں رہ نہ گئی تھی اور اب زیادہ تر انھیں لوگوں کی آبادی تھی جو دوسروں کی امداد پر زندگی بسر کرنا چاہتے تھے اور اس سلسلہ میں وہ بدامنی پیدا کرنے کے لئے بھی آمادہ ہوجاتے تھے جس کا موقع انھیں وہاں کے سیاسی حالات کی بناء پر اکثر مل جاتا تھا

مامون کے زمانہ میں علوی خاندان کے ایک اور فرد حسین الافطس اور ابراہیم بن موسیٰ نے مدینہ، مکہ اور یمن تک اپنی حکومت قایم کرلی، مغربی عرب کو خوب پامال کیا اور کعبہ کے خزانہ کو بھی لوٹ لیا۔ اس خاندان کا اثر جتنا قوی ہوگیا تھا اس کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ مامون کو علوی خاندان ہی کے دو افراد کو مکہ کا گورنر بنانا پڑا

جب مامون کے بعد عباسی حکومت کا زوال شروع ہوا تو مکہ میں انارکی سی پھیل گئی اور جس کو موقع ملتا تھا اپنا علم بلند کرکے سیادت حج کا دعویدار ہوجاتا تھا، مختلف جماعتیں آپس میں دست و گریباں رہتی تھیں، اور حج کے قافلوں کو لوٹنے کے لئے علویئن سب سے زیادہ پیش پیش نظر آتے تھے۔ اتفاق سے اسی زمانہ میں طبرستان میں ایک حسنی خاندان کی حکومت قایم ہوگئی جس سے علویئن کو اور زیادہ تقویت پیدا ہوگئی اور مدینہ، جدہ وغیرہ کو آزادی سے لوٹا جانے لگا

علویئن کی یہ تباہکاریاں جاری ہی تھیں کہ ایک اور فتنہ قرامطہ کا اٹھ کھڑا ہوا اور ۹۳۰ء میں انھوں نے مکہ پر حملہ کرکے قتل عام کردیا، سنگ اسود اٹھاکر بحرین لے گئے اور بیس سال کے بعد ۹۵۰ء میں اسے پھر مکہ واپس پہونچایا۔ اس کے بعد مشرق میں فاطمی حکومت کی اور بغداد میں آل بویہ کی حکومت کی وجہ سے علویئن کا زور پھر بڑھا اور اسی وقت سے مکہ کے علوی حکمرانوں نے اپنے لئے لقب شریف اختیار کیا جو ابتک قایم ہے

قیام شرافت مکہ سے قتادہ تک

موسوی خاندان کے ایک فرد جعفر نے ۹۵۱ء اور ۹۶۱ء کے درمیان یا ۹۶۶ء، ۹۶۷ء یا ۹۶۸ء میں مکہ پر قبضہ کرلیا اور اس طرح حسنی خاندان کی حکومت کا یہاں آغاز ہوا جسے شرفاء مکہ کہتے ہیں (حسینی خاندان کے افراد جو مدینہ میں حکمراں تھے انھیں شرفاء مدینہ کہتے تھے) اس خاندان نے اتنا اقتدار حاصل کرلیا کہ اول اول اس نے فاطمی حکومت کی بھی اطاعت نہ کی اور ابوالفتوح (اس خاندان کے تیسرے حکمراں) نے ۱۰۱۱ء میں اپنی خلافت کا اعلان کردیا۔ ابوالفتوح کے بعد اس کا بیٹا شکر حکمراں ہوا۔ اس کے کوئی نرینہ اولاد نہ تھی اس لئے حسنی خاندان کی اولاد میں پھر جھگڑا شروع ہوا اور مکہ پھر لوٹا گیا، آخرکار یمن کے فرمانروا صلیحی نے بیچ میں پڑکر جھگڑا ختم کرایا اور اس نے ابوہاشم محمد کو یہاں کا شریف اعظم مقرر کیا یہ صرف چند سال ۴۵۳ھ سے ۴۹۲ھ تک شریف مکہ رہا لیکن اتنے ہی مختصر زمانہ میں اس نے اتنی لوٹ مار کی کہ ایوبی حکومت کو بار بار اس کی گوشمالی کرنا پڑی

اتفاق سے اسی زمانہ میں ایک اور شخص قتادہ ابھرا جو موسوی خاندان ہی کا ایک فرد تھا۔ اس نے مکہ پر قبضہ کرلیا اور کامل سات سو سال تک سیادت مکہ اس کے خاندان میں قایم رہی۔ اور اس کا سبب یہ تھا کہ اس زمانہ میں ہلاکو نے بغداد پر حملہ کرکے عباسی حکومت کو ختم کردیا تھا اور مصر کی ایوبی حکومت نے بھی اس کو چھیڑنا مناسب نہیں سمجھا

اس خاندان کا آخری شریف حسین تھا جس نے پہلی جنگ عظیم کے وقت ترکی حکومت کی کمزوری سے فایدہ اٹھاکر ۱۹۱۶ء میں اپنے سلطان ہونے کا اعلان کردیا، لیکن اسی زمانہ میں سلطان نجد عبدالعزیز السعود نے ۱۹۲۴ء میں مکہ پر حملہ کیا اور شریف حسین بھاگ کر عقبہ چلا گیا

ابن سعود دسمبر ۱۹۲۵ء تک مکہ و مدینہ دونوں پر قابض ہوگیا اور اس طرح جنوری ۱۹۲۶ء میں مکہ کی سیادت وہابیوں کے ہاتھ آگئی

شرفاء مکہ

(الف) :- موسوی خاندان

جعفر	-	سنہ ۹۶۱ء
عیسیٰ	-	سنہ ۹۸۰ء
ابو الفتوح	-	۹۹۴ء
شُکر	-	سنہ ۱۰۳۹ء سے سنہ ۱۰۶۱ء تک

(ب) :- سلیمانی خاندان سنہ ۱۰۶۱ء سے سنہ ۱۰۶۳ء تک

(ج) :- ہاشمیین یا ہواشم

حسن کی اولاد میں سے ابو ہاشم محمد کی نسل میں جو لوگ شرفاء مکہ ہوئے انھیں ہواشم کہتے ہیں، اس خاندان نے ۴۵۵ھ/۱۰۶۳ء سے ۵۹۶ھ/۱۲۰۰ء تک حکومت کی

ابو ہاشم نے ۴۸۷ھ/۱۰۹۴ء تک، اس کے بیٹے ابو الفلیتہ قاسم نے ۵۱۸ھ/۱۱۲۴ء یا ۵۱۸ھ تک، ہاشم بن فلیتہ نے ۵۵۱ھ/۱۱۵۶ء تک قاسم بن ہاشم نے ۵۵۶ھ/۱۱۶۱ء تک اور عیسیٰ بن فلیتہ نے ۵۷۰ھ/۱۱۷۴ء تک

عیسیٰ کی اولاد میں جھگڑا ہوا تو دوسرے حسنی خاندان کے ایک فرد قتادہ نے مکہ پر قبضہ کر کے اپنی حکومت قایم کرلی اور اس کی اولاد نے سنہ ۱۹۱۶ء تک مکہ میں حکومت کی

(د) :- خاندان قتادہ

قتادہ	=	سنہ ۱۲۰۰ء	سنہ ۱۲۲۱ء تک
قتادہ کے لڑکے	=		سنہ ۱۲۵۴ء تک
ابو نمیئی اول	=	۱۲۵۴ء	سنہ ۱۳۰۱ء تک
ابو نمیئی کے لڑکے	=		سنہ ۱۳۴۶ء تک
عجلان	=	سنہ ۱۳۴۶ء	سنہ ۱۳۷۵ء تک
عجلان کے بیٹے	=		سنہ ۱۳۹۶ء تک
حسن اول	=	سنہ ۱۳۹۶ء	سنہ ۱۴۲۶ء تک
برکات اول	=	سنہ ۱۴۲۶ء	سنہ ۱۴۵۵ء تک
محمد	=	سنہ ۱۴۵۵ء	سنہ ۱۴۹۷ء تک
برکات ثانی	=	سنہ ۱۴۹۷ء	سنہ ۱۵۲۵ء تک
ابو نمیئی ثانی	=	سنہ ۱۵۲۵ء	سنہ ۱۵۶۶ء تک
حسن ثانی	=	سنہ ۱۵۶۶ء	سنہ ۱۶۰۱ء تک
حسن ثانی کے بیٹے	=		سنہ ۱۶۳۱ء تک

زید	=	۱۶۳۱ء	ــــــــ	۱۶۶۶ء	تک
سعد اول	=	۱۶۶۶ء	ــــــــ	۱۶۷۲ء	"
ذوی برکات	=	۱۶۷۲ء	ــــــــ	۱۶۸۴ء	"
سعد ثانی	=	۱۶۸۴ء	ــــــــ	۱۷۰۴ء	"
ذوی برکات	=	۱۷۰۴ء	ــــــــ	۱۷۱۱ء	"
ذوی زید	=	۱۷۱۱ء	ــــــــ	۱۷۷۰ء	"
سرور		۱۷۷۳ء	ــــــــ	۱۷۸۸ء	"
غالب	=	۱۷۸۸ء	ــــــــ	۱۸۱۳ء	"
یحیٰی بن سرور	=	۱۸۱۳ء	ــــــــ	۱۸۲۷ء	"
محمد	=	۱۸۲۷ء	ــــــــ	۱۸۵۱ء	"
عبدالمطلب	=	۱۸۵۱ء	ــــــــ	۱۸۵۶ء	"
محمد	=	۱۸۵۶ء	ــــــــ	۱۸۵۸ء	"
عبداللہ	=	۱۸۵۸ء	ــــــــ	۱۸۷۷ء	"
حسین اول	=	۱۸۷۷ء	ــــــــ	۱۸۸۰ء	"
عبدالمطلب	=	۱۸۸۰ء	ــــــــ	۱۸۸۲ء	"
عون الرفیق	=	۱۸۸۲ء	ــــــــ	۱۹۰۵ء	"
عبداللہ	=	۱۹۰۵ء	ــــــــ		"
علی	=	۱۹۰۶ء	ــــــــ	۱۹۰۸ء	"
حسین ثانی	=	۱۹۰۸ء	ــــــــ	۱۹۱۶ء	(بہ حیثیت شریف مکہ)
		۱۹۱۶ء	ــــــــ	۱۹۲۴ء	(بہ حیثیت سلطان)

---

(۵) :-

وہابی خاندان

ابن سعود ۱۹۲۶ء اب تک حکمراں ہے

یمن

زیادیئین (فرمانروایانِ زبید)

یعفوریئین (فرمانروایانِ صنعاء)

نجاحیئین (فرمانروایانِ زبید)

صُلیحیئین (فرمانروایانِ صنعاء)

ہمدانیئین (فرمانروایانِ صنعاء)

مہدیئین (فرمانروایانِ زبید)

زوریئین (فرمانروایانِ عدن)

رسولیئین (فرمانروایانِ یمن)

طاہریئین (فرمانروایانِ یمن)

رَسّیئین (فرمانروایانِ صعدا)

ائمہ (صنعاء)

یعروبیئین

یمن

عربوں میں اسلام لانے کے بعد جب طوائف الملوکی شروع ہوئی تو ان کی وہی حالت عود کر آئی جو قبل اسلام پائی جاتی تھی اور آپس میں شدید اختلافات رونما ہوگئے۔ خلفاء راشدین کے زمانہ میں بھی ان کی حالت عہدِ جاہلیت ہی کی سی تھی، اور قبایل اپنے شیوخ کی سرکردگی میں ایک دوسرے سے لڑتے رہتے تھے

خلفاء کے عہد میں یمن کے اندر ایک گورنر رہا کرتا تھا اور مکہ یا مدینہ میں ایک نائب گورنر۔ لیکن آس پاس کی دوسری آبادیوں میں وہی شیوخ کا اقتدار قایم تھا

تیسری صدی ہجری میں جب حکومت اسلام میں انتشار پیدا ہوا اور مختلف مقامات میں متعدد آزاد حکومتیں قایم ہوئیں تو یمن میں بھی، محمد بن زیاد نے زابد میں اپنی حکومت قایم کرلی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب شمالی افریقہ میں ادریسی اور اغلبی اور خراسان میں طاہری خاندان اپنی آزاد حکومتیں قایم کر رہے تھے

زابد کو خود محمد بن زیاد ہی نے تہامہ کے علاقہ میں آباد کیا اور اسی کو اپنا مرکز قرار دیا۔

۲۰۴ھ/۸۱۹ء — ۴۰۹ھ/۱۰۱۸ء

مدت حکومت = ۲۰۰ سال

فرمانروا = ۴

زیادیین (زابد)

زیادیین یا بنو زیاد نے دو سو سال تک زابد میں حکومت کی اور اس حکومت میں یمن کا بڑا حصہ شامل تھا۔ جب اس خاندان پر زوال آیا تو مختلف خاندانوں کی آزاد حکومتیں قایم ہوگئیں۔ یعفوریین کی صنعاء اور جند میں اور سلیمان یمن طرف کی یمن کے شمالی حصہ میں

علی بن زیاد نے ۲۹۳ھ/۹۰۶ء کے بعد خود زابد کو لوٹا اور زیادی خاندان کے آخری فرمانروا کے عہد میں حبشہ کے ایک غلام مرجان نے اپنے خاندان میں حکومت منتقل کرلی جسے نجاحی خاندان کہتے ہیں۔

محمد بن عبداللہ بن زیاد	۲۰۴ھ/۸۱۹ء
ابراہیم بن محمد	۲۴۵ھ/۸۵۹ء
زیاد بن ابراہیم	۲۸۹ھ/۹۰۱ء
ابوالجیش اسحاق بن ابراہیم	۲۹۱ھ/۹۰۳ء ؟
عبداللہ (یا زیاد یا ابراہیم) بن اسحاق	۳۷۱ھ/۹۸۱ء — ۴۰۹ھ/۱۰۱۸ء تک

وزراء

رشد	۳۷۱ھ / ۹۸۱ء
حسین بن سلامہ	۳۷۳ھ / ۹۸۳ء
مرجان	۴۰۲ھ / ۱۰۱۱ء — ۴۱۲ھ / ۱۰۲۱ء

(ان کے بعد نجاحیین کی حکومت شروع ہوگئی)

یعفوریین (ضعاء و جند)

۲۴۷ھ / ۸۶۱ء — ۳۴۵ھ / ۹۵۶ء

حکومت = ۹۵ سال

فرمانروا = ۱۰

یعفور بن عبد الرحمان	۲۴۷ھ / ۸۶۱ء	ہادی (امام رسیئین)	۲۸۸ھ / ۹۰۰ء
محمد بن یعفور	۲۵۹ھ / ۸۷۲ء	علی بن فضل (یکے از قرامطہ)	۲۹۹ھ / ۹۱۱ء
عبد القادر بن احمد بن یعفور	۲۷۹ھ / ۸۹۲ء	اسعد (دوبارہ)	۳۰۳ھ / ۹۱۵ء
ابراہیم بن محمد	۲۷۹ھ / ۸۹۲ء	محمد بن ابراہیم	۳۳۲ھ / ۹۴۳ء
اسعد بن ابراہیم	۲۸۵ھ / ۸۹۸ء	عبداللہ بن قحطان	۳۵۲ھ / ۹۶۳ء — ۳۸۶ھ / ۹۹۶ء

(یہ خاندان ختم ہوگیا)

نجاحیین (زبید)

۴۱۲ھ / ۱۰۲۱ء — ۵۵۴ھ / ۱۱۵۸ء

حکومت = ۱۳۸ سال

فرمانروا = ۸

نجاح، زیادی خاندان کے آخری امیر کا حبشی غلام تھا، جس نے زبید میں اپنے آخر وقت تک (۴۵۲ھ / ۱۰۶۰ء) حکومت کی

۴۵۴ھ میں صلیحیین نے زبید پر قبضہ کرکے اپنی حکومت میں شامل کرلیا تھا لیکن نجاح کے بیٹے سعید الاحول نے پھر قبضہ کرلیا۔ اس کے بعد بھی کئی بار یہ شہر نجاحیین کے ہاتھ سے نکلا لیکن ۴۸۲ھ / ۱۰۸۹ء کے بعد اخیر تک انھیں کے قبضہ میں رہا

نجاحیین کے بعد یہاں مہدویین کی حکومت قایم ہوئی

المؤید نجاح	۴۱۲ھ / ۱۰۲۱ء	الفاتک (اول) بن جیاش	۴۹۸ھ / ۱۱۰۴ء
علی الداعی (صلیحی)	۴۵۴ھ / ۱۰۶۲ء	المنصور بن الفاتک	۵۰۳ھ / ۱۱۰۹ء
سعید احول بن نجاح	۴۷۳ھ / ۱۰۸۰ء	الفاتک (ثانی) بن منصور	۵۱۷ھ / ۱۱۲۳ء
جیاش بن نجاح	۴۸۲ھ / ۱۰۸۹ء	فاتک ثالث بن محمد بن منصور	۵۳۱ھ / ۱۱۳۶ء — ۵۵۴ھ / ۱۱۵۹ء

۴۲۹ھ / ۱۰۳۷ء — ۴۹۲ھ / ۱۰۹۸ء
حکومت = ۶۲ سال
فرمانروا = ۳

صُلیحیین (صنعاء)

بنوصُلیح یا صُلیحی ایک شیعی خاندان تھا جس کا مورث اعلیٰ علی بن محمد تھا۔ اس نے ۴۲۹ھ / ۱۰۳۷ء میں مَسار میں اپنی حکومت قایم کی اور نجاح کے مرنے کے بعد ۴۵۲ھ / ۱۰۶۰ء میں زابد پر بھی قبضہ کرلیا۔ اس نے صنعاء اور یمن بھی ۴۵۵ھ / ۱۰۶۳ء میں فتح کرلیا اور اس کے بعد ہی مکہ بھی لے لیا۔ اس کا مرکز حکومت صنعاء تھا

اس کے مرنے پر زابد تین بار ہاتھ سے نکلا۔ دو مرتبہ تو اس کے بیٹے مکرم نے ۴۷۵ھ اور ۴۸۱ھ میں واپس لے لیا لیکن اس کے بعد ہی تیسری مرتبہ ہمیشہ کے لئے ہاتھ سے نکل گیا اور مکرم نے اپنا مرکز حکومت صنعاء سے ذوجبلہ منتقل کردیا

ابوکامل علی بن محمد	۴۲۹ھ / ۱۰۳۷ء
المکرم احمد	۴۷۳ھ / ۱۰۸۰ء
المنصور ابوحمیر سبا	۴۸۴ھ / ۱۰۹۱ء — ۴۹۲ھ / ۱۰۹۸ء

۴۹۲ھ / ۱۰۹۸ء ۵۶۹ھ / ۱۱۷۳ء
حکومت = ۷۶ سال
فرمانروا = ۸

ہمدانیین (صنعاء)

قبیلۂ بنو ہمدان کی کئی شاخیں، قبایل حاشد اور بکیل سے تعلق رکھتی تھیں اور یمنی عربوں میں ان کی بڑی عزت تھی۔ صُلیحیین کے بعد پون صدی تک صنعاء میں انھوں نے حکومت کی اور اس کے بعد ایوبی خاندان نے اس کو ختم کردیا۔

حاتم بن غَشیم	۴۹۲ھ / ۱۰۹۸ء	حماس بن قُبیط	—
عبداللہ بن حاتم	۵۰۲ھ / ۱۱۰۸ء	حاتم بن حماس	—
مَعن بن حاتم	۵۰۴ھ / ۱۱۱۰ء	حاتم بن احمد	۵۴۵ھ / ۱۱۵۰ء
ہشام بن قُبَیط	۵۱۰ھ / ۱۱۱۶ء	علی الوحید بن حاتم	۵۵۶ھ / ۱۱۶۰ء — ۵۶۹ھ / ۱۱۷۳ء

ان کی جگہ ایوبی حکومت نے لیلی

۵۵۴ھ / ۱۱۵۹ء — ۵۶۹ھ / ۱۱۷۳ء
حکومت = ۱۵ سال
فرمانروا = ۳

مہدئین (زابد)

نجاحیین کے بعد بنو مہدی زابد پر قابض ہوگئے۔ اس خاندان کا مورثِ اعلیٰ، علی بن مہدی تھا جس نے تہامہ میں نبوت کا دعویٰ کرکے اپنے متبعین کچھ پیدا کرلئے تھے۔ انھیں یہ انصار اور مہاجرین کہا کرتا تھا
۵۲۵ھ / ۱۱۳۰ء میں اس نے حملہ کرکے مختلف مقامات پر قبضہ کرلیا اور ۵۵۴ھ / ۱۱۵۹ء میں زابد بھی فتح کرلیا۔ اس کے جانشینوں نے تہامہ کے علاقہ میں چند سال حکومت کی اور پھر ایوبی خاندان نے انھیں ختم کردیا

علی بن مہدی	۵۵۴ھ / ۱۱۵۹ء
مہدی بن علی	۵۵۴ھ / ۱۱۵۹ء
عبداللہ نبی بن علی	۵۵۸ھ / ۱۱۶۲ء — ۵۶۹ھ / ۱۱۷۳ء

(ان کی جگہ ایوبی خاندان نے لے لی)

زوریعین (عدن)

۴۷۶ھ / ۱۰۸۳ء — ۵۶۹ھ / ۱۱۷۳ء

صلیحی خاندان کے فرمانروا المکرم نے الکرم کے دو بیٹوں عباس اور مسعود کو ۴۷۶ھ / ۱۰۸۳ء میں عدن کا مشترک گورنر مقرر کیا اور یہ مشترکہ گورنری کئی نسل تک چلتی رہی

بعد کو امرائے عدن ابوسعود اور ابوغرات نے صنعاء میں آزاد حکومت کا اعلان کر دیا لیکن وہ اپنی آزادی کو ہمیشہ قایم نہ رکھ سکے

صلیحی خاندان کے بعد یہ خاندان یمن کا بڑا ذی اثر خاندان تھا اور ایوبی حکومت قایم ہونے کے وقت تک برسر اقتدار رہا۔ اس خاندان کی دو شاخیں (بنو مسعود اور بنو زریع) تھیں اور عرصہ تک ان دونوں نے ملکر یہاں حکومت کی

مسعود	(بنو مسعود)	۴۷۶ھ / ۱۰۸۳ء	علی	(بنو مسعود)	۵۳۳ھ / ۱۱۳۹ء
عباس	(بنو زریع)		سبا	(بنو زریع)	
ابوالغرات	(بنو مسعود)	۵۰۹ھ / ۱۱۱۴ء	علی الاعز المرتضی	(بنو زریع)	۵۳۳ھ / ۱۱۳۸ء
زُریع	(بنو زریع)		محمد	(بنو زریع)	۵۳۴ھ / ۱۱۳۸ء
محمد	(بنو مسعود)	—	عمران	(")	۵۴۸ھ / ۱۱۵۳ء
ابوسعود	(بنو زُریع)		محمد	(")	۵۶۰ھ / ۱۱۶۴ء — ۵۶۹ھ / ۱۱۷۳ء

ایوبیین (یمن)

۵۶۹ھ / ۱۱۷۳ء — ۶۲۵ھ / ۱۲۲۸ء

حکومت = ۵۶ سال

افراد = ۶

جس طرح ایوبیین نے مصر، شام و عراق میں اپنی حکومت قایم کی اسی طرح وہ یمن پر بھی چھا گئے

صنعاء کے ہمدانی خاندان، زابد کے مہدیین اور عدن کے زوریعین کو ایوب کے بیٹے توران شاہ نے ختم کر کے نصف صدی تک یمن میں حکومت کی

معظم توران شاہ	۵۶۹ھ / ۱۱۷۳ء	الناصر ایوب	۵۹۸ھ / ۱۲۰۱ء
سیف الاسلام طغتگین	۵۷۷ھ / ۱۱۸۱ء	المظفر سلیمان	۶۱۱ھ / ۱۲۱۴ء
معزالدین اسماعیل	۵۹۳ھ / ۱۱۹۶ء	المسعود یوسف	۶۱۲ھ / ۱۲۱۵ء — ۶۲۵ھ / ۱۲۲۸ء

(ان کے بعد رسولی خاندان آیا)

۶۲۶ھ / ۱۲۲۹ء — ۸۵۸ھ / ۱۴۵۴ء
حکومت = ۲۲۶ سال
افراد = ۱۷

رسولئین (یمن)

عہدِ عباسی کا ایک سفیر یا رسول تھا جس کے بیٹے علی کو عرب کے ایوبی خاندان کے آخری فرمانروا مسعود نے ۶۱۹ھ میں مکہ کا گورنر مقرر کیا تھا
مسعود کے مرنے پر (۶۲۵ھ) علی کے بیٹے نورالدین عمر نے یمن میں اپنی حکومت قایم کرلی

المنصور عمر بن علی	۶۲۶ھ / ۱۲۲۹ء	الاشرف اسمٰعیل ثانی	۸۳۰ھ / ۱۴۲۷ء
المظفر یوسف	۶۴۷ھ / ۱۲۴۹ء	الظاہر یحییٰ	۸۳۱ھ / ۱۴۲۸ء
الاشرف عمر	۶۹۴ھ / ۱۲۹۴ء	الاشرف اسماعیل ثالث	۸۴۲ھ / ۱۴۳۸ء
المؤید داؤد	۶۹۶ھ / ۱۲۹۶ء	المظفر یوسف	۸۴۵ھ / ۱۴۴۱ء
المجاہد علی	۷۲۱ھ / ۱۳۲۱ء	(حریف جماعت)	
الافضل عباس	۷۶۴ھ / ۱۳۶۳ء	المفضّل محمد	۸۴۶ھ / ۱۴۴۲ء
الاشرف اسماعیل اول	۷۷۸ھ / ۱۳۷۶ء	الناصر عبداللہ	۸۴۷ھ / ۱۴۴۳ء
الناصر احمد	۸۰۳ھ / ۱۴۰۰ء	المسعود	۸۵۸ھ / ۱۴۵۴ء یا ۸۵۴ھ / ۱۴۵۰ء
المنصور عبداللہ	۸۲۷ھ / ۱۴۲۴ء	المؤیّد حسین	۸۵۵ھ / ۱۴۵۱ء

(ان کے بعد طاہرئین کی حکومت ہوئی)

طاہرئین (یمن)

رسولی خاندان کے بعد بنو طاہر یا طاہرئین نے ۷۲ سال یمن میں حکومت کی۔ جب ۹۲۳ھ / ۱۵۱۷ء مصر کے مملوک سلطان قانصوہ غوری نے یمن فتح کیا تو ترکی کا قبضہ ہوگیا لیکن بعد کو یمن مقامی اماموں کے سپرد کردیا گیا۔

ظافر صلاح الدین عامر اول المجاہد شمس الدین علی	۸۵۰ھ / ۱۴۴۶ء	المنصور تاج الدین عبدالوہاب	۸۸۳ھ / ۱۴۷۸ء
		الظافر صلاح الدین امیر	۸۹۴ھ / ۱۴۸۸ء — ۹۲۳ھ / ۱۵۱۷ء

ائمہ رسئین (سعدا)

۲۸۰ھ / ۸۹۳ء — ۷۰۰ھ / ۱۳۰۰ء

القاسم الرسی کے پوتے الہادی یحییٰ نے یمن میں بمقام سعدا ایک خاندانِ امامت مامون عباسی کے زمانہ میں قایم کیا۔ یہ زیدی شیعہ تھے۔

القاسم الرسی ترجمان الدین	۲۴۶ھ / ۸۶۰ء	الہادی الی الحق یحییٰ	۲۸۰ھ / ۸۹۳ء

المرتضیٰ ابوالقاسم محمد	۲۹۸ھ / ۹۱۰ء	المتوکل احمد	۵۳۲ھ / ۱۱۳۷ء
الناصر احمد	۳۰۱ھ / ۹۱۳ء	المنصور عبداللہ	۵۹۳ھ / ۱۱۹۷ء
القاسم مختار	۳۲۴ھ / ۹۳۵ء	الناصر عزالدین محمد }	۶۱۴ھ / ۱۲۱۷ء - ۶۲۳ھ / ۱۲۲۶ء
یوسف داعی	—	الہادی نجم الدین یحییٰ }	۶۱۴ھ / ۱۲۱۷ء
القاسم منصور	—	المہدی احمد بن حسین	۶۲۳ھ / ۱۲۲۶ء
المہدی حسین	۳۹۳ھ / ۱۰۰۳ء	المتوکل شمس الدین احمد	۶۵۶ھ / ۱۲۵۸ء
ابوالہاشم حسن	۴۲۶ھ / ۱۰۳۵ء	المنتصر داؤد	۶۸۰ھ / ۱۲۸۱ء
الناصر ابوالفتح دیلمی	۴۳۰ھ / ۱۰۳۸ء		

ائمۂ صنعاء

۱۰۰۰ھ / ۱۵۵۱ء

رسّی اماموں کا مرکزِ امامت سعدا تھا، لیکن انھوں نے بارہا صنعاء بھی لے لیا۔ جب ۱۰۴۳ھ / ۱۶۳۳ء میں ترکی حکومت یہاں ختم ہوئی تو صنعاء مستقل طور پر، امامتِ یمن کا مرکز قرار پایا۔ یہاں کے فرمانروا امام کہلاتے ہیں اور ائمۂ سعدا ہی کے سلسلہ کی ایک کڑی ہیں کیونکہ ان کا بانی القاسم منصور، رسّیین ہی کے مورثِ اعلیٰ الہادی یحییٰ کا پوتا تھا

القاسم منصور	۱۰۰۰ھ / ۱۵۹۱ء	الناصر محمد	۱۱۲۶ھ / ۱۷۱۴ء
المؤید محمد	۱۰۲۹ھ / ۱۶۲۰ء	المتوکل قاسم	۱۱۲۸ھ / ۱۷۱۶ء
المتوکل اسماعیل	۱۰۵۴ھ / ۱۶۴۴ء	المنصور حسین	۱۱۳۹ھ / ۱۷۲۶ء
الماجد محمد	۱۰۸۷ھ / ۱۶۷۶ء	الہادی الماجد محمد	۱۱۳۹ھ / ۱۷۲۶ء
المہدی احمد	—	المنصور (دوبارہ)	۱۱۴۰ھ / ۱۷۲۷ء
الہادی محمد	۱۰۹۳ھ / ۱۶۸۲ء	المہدی عباس	۱۱۶۰ھ / ۱۷۴۷ء
المہدی محمد	۱۰۹۵ھ / ۱۶۸۴ء	المنصور	۱۱۹۰ھ / ۱۷۷۶ء

یعروبیُن

یہ خاندان عُمان کا تھا اور اس کا مورثِ اعلیٰ یعروب بن مالک تھا۔ اس کے مرکزِ حکومت تین تھے۔ رُستاق، یبرین، الحزم۔

اس خاندان نے ۱۰۳۴ھ / ۱۶۲۴ء سے ۱۱۵۴ھ / ۱۷۴۱ء تک حکومت کی۔

اس کے چھٹے فرمانروا سیف بن سلطان کے خلاف اس خاندان کے ایک فرد سلطان بن مرشد نے خروج کیا اور عُمان کا بڑا حصّہ اس کے قبضہ میں آگیا۔ سیف کا قبضہ صرف مسقط تک محدود ہوگیا۔ لیکن بعد کو فارس والوں نے انکی

مدد کی اور سلطان بن مرشد قتل ہوگیا

جب سیف کا انتقال ہوا تو اس کا داماد احمد بن سعید، عمان کا امام ہوگیا (۱۱۵۴ھ / ۱۷۴۱ء)

ناصر	۱۰۳۴ء سے ۱۰۵۹ء تک	سلطان	۱۱۲۳ء سے ۱۱۳۱ء تک
سلطان	۱۰۵۹ء سے ۱۰۷۹ء تک	سیف	۱۱۳۱ء - اسکے بعد ۱۱۳۵ سے ۱۱۳۶ء تک اور ۱۱۴۰ سے اور ۱۱۵۱ء تک
ابوالعرب	۱۰۷۹ء سے ۱۱۲۳ء تک		
سیف	۱۱۲۳ء		

سلاطینِ لحج

جنوبی عرب کی ایک حکومت جس کا صدر مقام لحج ہے (لحج، دلدلی نشیبی علاقہ کو کہتے ہیں) جس وقت یمن پر اول اول عربوں کا قبضہ ہوا تو لحج بھی ایک صوبہ قرار پایا۔ مامون عباسی کے زمانہ میں ابراہیم بن موسٰی علوی نے عباسی گورنر اسحاق بن عیسٰی کو یہاں سے نکال کر اپنی آزاد حکومت قایم کرلی

۲۰۳ھ / ۸۱۸-۱۹ء میں مامون نے یمن کے دو ٹکڑے کردئے۔ ایک حصہ مکہ سے عدن تک جس کا گورنر محمد بن عبداللہ بن زیاد کو مقرر کیا گیا (اس نے بعد کو زیادی خاندان کی حکومت قایم کرلی) دوسرا حصہ وہ جو حصہ وہ جو لحج، عدن، حضرموت وغیرہ پر مشتمل تھا۔ یہ حصہ حبشی مملوکوں کے عہد میں خاندان بنو معن کے قبضہ میں چلا گیا جو زیادی خاندان کا جانشین تھا اس کے بعد یہ علاقہ متعدد جنگوں کا مرکز رہا۔ یہاں تک کہ ۱۷۲۸ء میں فضل بن علی یہاں کا خود مختار امام ہوگیا اور اسنے لحج کو اپنا مرکز قرار دیا۔ اس کے بعد ترکوں اور انگریزوں کے درمیان عرصہ تک جھگڑے ہوتے رہے لیکن یہ امامت بدستور قایم رہی

فضل بن علی	۱۷۲۸ء	ــــــ	۱۷۴۲ء
عبدالکریم	۱۷۴۲ء	ــــــ	۱۷۵۳ء
عبدالہادی	۱۷۵۳ء	ــــــ	۱۷۷۷ء
فضل	۱۷۷۷ء	ــــــ	۱۷۹۲ء
احمد	۱۷۹۲ء	ــــــ	۱۸۲۷ء
محسن	۱۸۲۷ء	ــــــ	۱۸۴۷ء
احمد	۱۸۴۷ء	ــــــ	۱۸۴۹ء
علی	۱۸۴۹ء	ــــــ	۱۸۶۶ء
فضل	۱۸۶۶ء		
علی	جولائی ۱۹۱۵ء		
عبدالکریم	جولائی ۱۹۱۵ء		

شام و عراق

ایشیا کی مُسلم حکومتیں کئی دور میں تقسیم کی جاسکتی ہیں :-

(۱) عرب خاندانوں کی حکومت سلاجقہ کے حملہ سے قبل

(۲) سلاجقہ سے پہلے ایرآن اور ماوراء النہر کے خاندانوں کی حکومتیں

(۳) سلجوقی فوجوں کی قایم کی ہوئی حکومتیں جو سلاجقہ کے زوال کے بعد رونما ہوئیں اور مغلوں کے حملہ تک باقی رہیں

(۴) سلاجقہ کے مغربی جانشینوں اور خصوصیت کے ساتھ ترکی کے سلاطین عثمانیہ کی حکومتیں

(۵) چنگیز خاں کی مغل حکومت اور اس کی شاخیں

(۶) ایرآن کی وہ حکومتیں جو مغلوں کے انحطاط کے بعد قایم ہوئیں

(۷) تیموری نسل کی وہ حکومتیں جو مغلوں کے سابق خاندان کے زوال کے بعد ماوراءالنہر میں قایم ہوئیں

(۸) ہندوستان و افغانستان کی مسلم حکومتیں

حمدانیین (موصل، حلب وغیرہ)

یہ خاندان عرب کے قبیلۂ تغلب سے تعلق رکھتا ہے اور موصل کے جوار میں آباد تھا۔ اس کے ایک فرد حمدان بن حمدون نے ۲۶۰ھ / ۸۷۳ء میں یہاں کی سیاسیات میں نمایاں حصہ لیا اور ۲۸۱ھ / ۸۹۴ء میں شہر ماردین پر قابض ہوگیا لیکن ۲۹۲ھ / ۹۰۴ء میں خلیفہ المعتضد نے اسے یہاں سے نکال کر عبداللہ بن حمدان کو صوبہ موصل کا گورنر مقرر کیا اور اُسی وقت سے حمدانیوں کی قوت بڑھنے لگی

۳۰۶ھ / ۹۱۹ء میں ابراہیم بن حمدان کو دیار ربیعہ کا گورنر بنایا گیا اور اس کی موت پر (۳۰۹ھ / ۹۲۱ء) اس کے بھائی داؤد کو یہ عہدہ دیا گیا۔ ۳۱۲ھ / ۹۲۴ء میں سعید بن حمدان نہاوند کا گورنر مقرر ہوا اور اس خاندان کے دوسرے افراد کو بھی معزز عہدے دئے گئے

عبداللہ نے اپنے بیٹے حسن کو موصل میں اپنا نائب مقرر کیا۔ اس نے موصل کے علاوہ دیار ربیعہ اور دیار بکر پر بھی اپنا اقتدار قایم کرلیا۔ ۳۳۰ھ / ۹۴۲ء میں دربار خلافت کی طرف سے اسے ناصر الدولہ کا خطاب عطا ہوا اور اس کے بھائی علی کو سیف الدولہ کا جو واسط کا گورنر تھا۔ اس نے اخشیدیوں سے ۳۳۳ھ / ۹۴۴ء میں حلب چھین لیا اور یونانیوں سے معرکہ آرائیاں کیں۔

حمدانی شیعہ تھے اور سیف الدولہ، فاطمی خاندان کا مطیع تھا۔ ان دونوں بھائیوں کے مرنے پر فاطمیین نے سیف الدولہ کے پوتے سے شام کا علاقہ لے لیا اور بویہ خاندان نے عبداللہ کے پوتے اور حسن کے بیٹے ابو تغلب سے عراق لے لیا (۳۶۷ھ / ۹۷۸ء)

حمدانیین (موصل)

ناصر الدولہ ابو محمد الحسن	۳۱۷ھ / ۹۲۹ء	
عُدّۃ الدولہ ابو تغلب	۳۵۸ھ / ۹۶۸ء اور ۳۶۹ھ / ۹۷۹ء	
ابو طاہر ابراہیم }		۳۷۱ھ / ۹۸۱ء
ابو عبداللہ حسین }		۳۸۱ھ / ۹۹۱ء

(ان کے بعد آلِ بویہ اور عقیلیین کی حکومت ہوئی)

حمدانیین (حلب)

سیف الدولہ ابو الحسن	۳۳۳ھ / ۹۴۴ء
سعد الدولہ ابو المعالی شریف	۳۵۶ھ / ۹۶۷ء
سعید الدولہ ابو الفضائل سعید	۳۸۱ھ / ۹۹۱ء
ابو الحسن علی } ابو المعالی شریف }	۳۹۴ھ / ۱۰۰۳ء

(ان کے بعد فاطمیین کی حکومت ہوئی)

۴۱۴ھ/۱۰۲۳ء — ۴۷۲ھ/۱۰۷۹ء
حکومت = ۵۷ سال
فرمانروا = ۹

مرداسیین (حلب)

۱۰۱۱ء اور ۴۱۴ھ/۱۰۲۳ء کے درمیان "اسد اللہ ابو العلی صالح بن مرداس" نے جو قبیلۂ بنی کلاب سے تعلق رکھتا تھا "جوارِ حلب" میں تاخت کا سلسلہ جاری رکھا اور یہاں کے لوگوں نے فاطمی گورنر سے بغاوت کرکے حلب کا شہر صالح کے حوالہ کردیا۔ جب ۴۲۰ھ/۱۰۲۹ء میں مصری فوجوں کے ہاتھ سے یہ قتل ہوا تو اس کا بیٹا شبل الدولہ نصر اس کا جانشین ہوا۔ لیکن ۴۲۹ھ/۱۰۳۸ء میں فاطمی فوج نے اسے بھی ختم کردیا۔ پانچ سال کے بعد صالح کے دوسرے بیٹے معز الدولہ ثمال نے جو رحبہ کا گورنر تھا، مصر کی فاطمی حکومت سے حلب لے لیا

۴۴۹ھ/۱۰۵۷ء میں ثمال کو حلب پھر چھوڑنا پڑا اور اس کے بھائی عطیہ نے رحبہ پر قبضہ کرلیا۔ مگر اس نئی فاطمی حکومت کو بھی رشید الدولہ (شبل الدولہ کے بیٹے) نے ختم کردیا۔ دوسرے سال اس کے چچا معز الدولہ نے رشید الدولہ کو نکال کر حلب اس کے بھائی عطیہ کے سپرد کردیا۔ رشید الدولہ نے اسی سال پھر حلب پر قبضہ کرلیا اور عطیہ نے رحبہ لے لیا۔ مگر ۴۶۲ھ/۱۰۷۰ء میں عطیہ کو عُقیلی خاندان کے ایک سردار مسلم بن قریش نے نکال دیا۔ ۴۶۸ھ میں رشید الدولہ کی جگہ اس کا بیٹا جلال الدولہ تخت نشین ہوا جس نے یونانیوں سے منبج (MANBIJ) لے لیا اور جلال الدولہ کا بھائی سابق یا شبیب حلب پر قابض رہا یہاں تک کہ عقیلی خاندان نے اسے فتح کرلیا۔

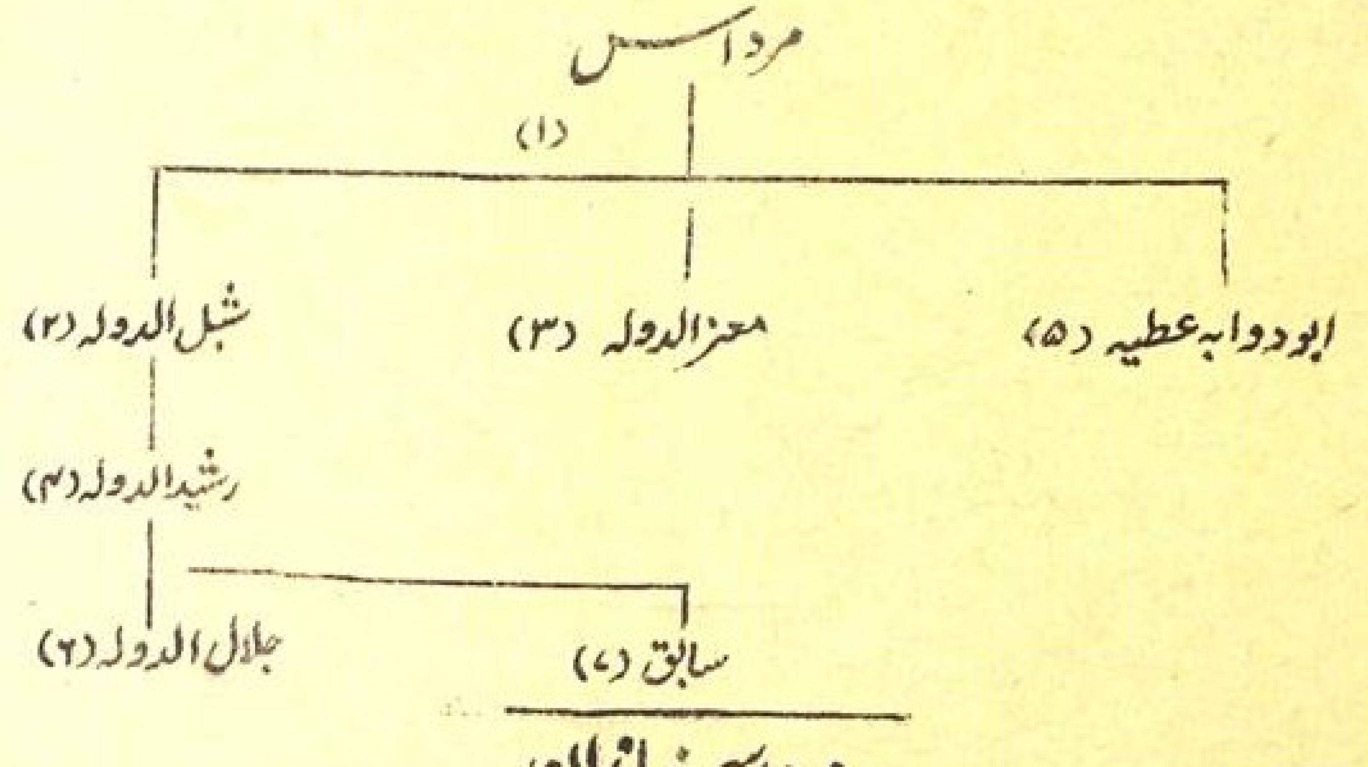

مرداسی خاندان

صالح بن مرداس	۴۱۴ھ/۱۰۲۳ء
شبل الدولہ ابو کامل نصر	۴۲۰ھ/۱۰۲۹ء
(فاطمیین)	۴۲۹ھ/۱۰۳۸ء
معز الدولہ ثمال	۴۵۲ھ/۱۰۶۰ء
(فاطمیین)	۴۴۹ھ/۱۰۵۷ء
رشید الدولہ محمود	۴۵۲ھ/۱۰۶۰ء
معز الدولہ (دوبارہ)	۴۵۳ھ/۱۰۶۱ء
عطیہ	۴۵۴ھ/۱۰۶۲ء
رشید الدولہ (دوبارہ)	۴۵۴ھ/۱۰۶۲ء
جلال الدولہ نصر	۴۶۸ھ/۱۰۷۵ء
ابو الفضائل سابق	۴۶۸ھ/۱۰۷۶ء — ۴۷۲ھ/۱۰۷۹ء

عُقیلی خاندان (موصل وغیرہ)

۳۸۶ھ/۹۹۶ء — ۴۸۹ھ/۱۰۹۶ء
حکومت = ۱۰۰ سال
فرمانروا = ۷

قبیلۂ بنی کعب کی پانچ شاخوں میں ایک شاخ عقیلی بھی تھی۔ جب قبیلۂ بنی کعب اسلام لے آیا تو اسکی شاخیں شام، عراق، شمالی افریقہ اور اُندلس تک پہونچ گئیں

عہد عباسیہ میں، عراق عقیلیوں سے بھرا ہوا تھا۔ ان کی ایک شاخ بنُو مُنتَفِق، بصرہ کے جوار میں ایک دلدلی علاقہ بطیحہ میں آباد ہوگئی تھی اور دوسری شاخ "بنوخفاجہ" عراق کے صحرا میں لوٹ مار کی زندگی بسر کر رہی تھی تیسری شاخ "بنوعبادہ" کوفہ، واسط اور بصرہ کے درمیان بنومنتفق کے ساتھ ہی رہتی تھی اور اسی شاخ کے افراد نے عقیلی خاندان کے نام سے موصل میں حکومت قایم کی

چوتھی صدی ہجری میں شام اور عراق کے عقیلی افراد حمدانیوں کے مطیع تھے لیکن حمدانیوں کے زوال کے بعد خود انھوں نے اپنی حکومت قایم کرلی

حمدانیوں کے آخری فرمانروا نے ابوداؤد محمد (عقیلی) کو نصیبین اور بلد دو شہر دیدئے تھے (۳۷۹ھ/۹۸۹ء) جن میں اس نے اگلے سال موصل کو بھی شامل کرلیا، لیکن آلِ بویہ نے ۳۸۱ھ میں پھر اسے نکال دیا۔ اس کے بعد اس کے بھائی مقلّد نے ۳۸۶ھ/۹۹۶ء پھر موصل پر قبضہ کرلیا اور بویہ فرمانروا بہاؤالدولہ نے نہ صرف موصل میں اس کی حکومت تسلیم کرلی بلکہ کوفہ، قصر، جامعان، انبار، مداین، و قوفہ بھی اس شرط سے دیدئے کہ وہ خراج ادا کرتا رہے گا

مسلم بن قریش کے زمانہ میں عقیلیین کی حکومت جوار بغداد سے حلب تک وسیع تھی لیکن اس کے مرنے پر موصل کو ایک ترکی سردار قوام الدولہ کربوقا نے ۴۸۹ھ/۱۰۹۶ء میں فتح کرکے سلجوقی حکومت میں شامل کردیا

جب عراق میں عقیلی خاندان کی قوت ختم ہوگئی تو وہ پھر اپنے اصلی مقام بحرین میں چلے آئے۔

عُقیلی خاندان

حُسام الدولہ مقلّد	۳۸۶ھ/۹۹۶ء
قرواش (معتمد الدولہ)	۳۹۱ھ/۱۰۰۰ء
ابوکامل برکہ (زعیم الدولہ)	۴۴۲ھ/۱۰۵۰ء
قریش (ابوالمعالی)	۴۴۳ھ/۱۰۵۱ء
مسلم (شرف الدولہ)	۴۵۳ھ/۱۰۶۱ء
ابراہیم	۴۷۸ھ/۱۰۸۵ء
علی	۴۸۶ھ/۱۰۹۳ء — ۴۸۹ھ/۱۰۹۶ء

(اس خاندان کے بعد آل سلجوق کی حکومت ہوئی)

مروانیّین (دیاربکر)

۳۸۰ھ/۹۹۰ء — ۴۸۹ھ/۱۰۹۶ء
حکومت = ۱۰۶ سال
افراد = ۵

جب ۳۸۰ھ/۹۹۰ء میں حصن کیفہ کے گورنر باد کا انتقال ہوا تو اس کا بھانجا ابوالعلی بن مروان (کردی النسل) اس کا جانشین ہوا جس میں دیار بکر کے متعدد مقامات مثلاً عامد، ارزن میّا فارقین اور کیفہ شامل تھے۔ اس کے جانشین گے

مصر کی فاطمی خلافت کی اطاعت قبول کرلی اور اس کے صلہ میں حمدانیوں کے نکلنے پر حلب کی حکومت بھی اس کو دیدی۔ مرداسیئین نے آل بویہ کے اقتدار کو بھی تسلیم کرلیا تھا لیکن آل سلجوق کے حملہ کے بعد یہ حکومت ہمیشہ کے لئے ختم ہوگئی

ابوالعلی حسن	۳۸۰ھ / ۹۹۰ء	نظام الدولہ نصر	۴۵۳ھ / ۱۰۶۱ء
مہج الدولہ ابو منصور	۳۸۷ھ / ۹۹۷ء	منصور	۴۷۲ھ / ۱۰۷۹ء — ۴۸۹ھ / ۱۰۹۶ء
نصر الدولہ ابو نصر احمد	۴۰۲ھ / ۱۰۱۱ء		

مَزْیَدِیْن (حِلّہ)

۴۰۳ھ / ۱۰۱۲ء — ۵۴۵ھ / ۱۱۵۰ء
حکومت = ۱۳۹ سال
افراد = ۸

بنو مزیاد، قبیلۂ بنو اسد کی ایک شاخ تھی جو قادسیہ سے دریائے دجلہ کے بائیں ساحل تک پھیلی ہوئی تھی۔ اس خاندان کے چوتھے فرمانروا صدقہ نے ۴۹۵ھ / ۱۱۰۱ء میں ایک نیا شہر حِلّہ کے نام سے آباد کرکے اسے اپنا مرکز بنایا یہاں اسنے بڑی خوبصورت عمارتیں طیار کرائیں اور تجارت کو بہت وسیع کیا۔ صدقہ تاریخ عرب کا ایک مشہور ہیرو ہے جسکی شاعروں اور مورخین نے بڑی تعریف کی ہے۔

اس کے بعد اس خاندان کا زوال شروع ہوگیا اور ۵۵۸ھ / ۱۱۶۲ء میں خلیفۂ مُستنجد نے قبایل بنی اسد پر حملہ کرکے چار ہزار افراد قتل کردئے اور فرات سے لیکر عراق تک میدان صاف کردیا۔ اس خاندان کے بعد بطیحہ کا خاندانِ بنو منتفق ملک کے ایک حصّہ پر قابض ہوگیا لیکن بعد کو زنگیوں نے اسے بھی ختم کردیا

سَنَدُ الدولہ علی اول	۴۰۳ھ / ۱۰۱۲ء	نورالدولہ دُبَیس دوم	۵۰۱ھ / ۱۱۰۷ء
نورالدولہ دُبَیس اول	۴۰۸ھ / ۱۰۱۷ء	صدقہ ثانی	۵۲۹ھ / ۱۱۳۴ء
بہاؤالدولہ ابو کامل منصور	۴۷۴ھ / ۱۰۸۱ء	محمد	۵۳۲ھ / ۱۱۳۷ء
سیف الدولہ صدقہ اول	۴۷۹ھ / ۱۰۸۶ء	علی ثانی	۵۴۰ھ / ۱۱۴۵ء — ۵۴۵ھ / ۱۱۵۰ء

ایران — ماوراء النہر

دُلفیئین	(کردستان)
ساجیئین	(آذربیجان)
علوئیین	(طبرستان)
طاہرئین	(خراسان)
صفارئین	(ایران)
سامانئین	(ایران - ماوراء النہر)
الک خانی	(ترکستان)
زیارئین	(جرجان)
حسنوئین	(کردستان)
آلِ بُویہ	(جنوبی ایران - عراق)
کاکویہئین	(کردستان)

ایران و ماوراء النہر

(ایرانی دور)

جب مامون الرشید (عباسی خلیفہ نے) جس کی ماں ایرانی تھی، اپنے بھائی امین الرشید کو کردستانی فوجوں کی مدد سے معزول کر کے عنان خلافت خود اپنے ہاتھ میں لی تو اس کے دربار میں ایرانیوں کا اثر بہت بڑھ گیا اور تمام صوبوں کی گورنری ایرانی سرداروں اور جنرلوں کے ہاتھ آگئی اور رفتہ رفتہ انھوں نے اتنی قوت حاصل کر لی کہ بعد کو مامون اور اس کے جانشینوں کو اپنے قابو میں رکھنا دشوار ہوگیا اور ان کے مختلف خاندان حکمراں بن بیٹھے جو برائے نام خلافت کے اثر میں تھے

ان میں بعض خاندان (مثلاً آلِ بُویہ) شیعہ تھے

یہ دور اگرچہ ایرانی دور تھا لیکن تمام خاندان ایرانی النسل نہ تھے، خاندان ابودُلَف عرب تھا، حسنویَین کرد تھے، الک خانی ترک تھے۔ لیکن زیادہ حکمراں خاندان ایرانی ہی تھے۔

دُلَفیین (کردستان)

۲۱۰ھ/۸۲۵ء — ۲۸۵ھ/۸۹۸ء
حکومت = ۷۴ سال
افراد = ۵

ابودُلَف العجلی، خلیفہ امین الرشید کے زمانہ میں ہمدان کا گورنر تھا اس کے بعد اس کا بیٹا عبدالعزیز اور پھر اس کے پوتے پروتے جانشین ہوئے

عمر بن عبدالعزیز نے ۲۸۱ھ میں اصفہان اور نہاوند تک اپنی حکومت وسیع کر لی۔ اس خاندان کے بعد خلافت کی طرف سے دوسرے خاندان کے گورنر مقرر کئے گئے

ابودُلَف القاسم بن ادریس العجلی	۲۱۰ھ/۸۲۵ء	احمد	۲۶۵ھ/۸۷۸ء	
عبدالعزیز	۲۲۸ھ/۸۴۲ء	عمر	۲۸۵ھ/۸۹۸ء	۲۹۰ھ/۹۰۲ء
دُلَف	۲۶۰ھ/۸۷۳ء			

ساجیین (آذربیجان)

۲۷۶ھ/۸۸۹ء — ۳۱۸ھ/۹۳۰ء
حکومت = ۵۲ سال
افراد = ۴

ابوساج دیواد کوفہ اور اہواز کا گورنر تھا۔ جب اس کا ۲۷۶ھ/۸۸۹ء میں انتقال ہوا تو اس کا لڑکا محمد، حجاز کا گورنر تھا

لیکن بعد کو ۲۶۹ھ میں انبار بدلدیا گیا، ۲۷۶ھ میں آذربیجان بھیجدیا گیا اور ۲۸۵ھ/۸۹۸ء میں آرمینیا بھی اس کی گورنری میں دیدیا گیا۔ اس کے مرنے پر اس کے بھائی یوسف نے جو ۲۸۸ھ/۹۰۱ء میں والی مکہ تھا، محمد کے بیٹے دیوداد کو ہٹاکر آرمینیا اور آذربیجان کی حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی

یوسف نے ۳۰۶ھ/۹۱۸ء میں رے پر حملہ کیا تو خلیفہ نے اسے قید کر دیا لیکن بعد کو ۳۱۰ھ/۹۲۲ء میں پھر اس کی جگہ بحال کردیا۔ اس کے بعد اس نے رے بھی لے لیا (۳۱۱ھ) اور قرامطہ کے خلاف بھی جنگ کی

۳۱۹ھ/۹۳۱ء میں آذربیجان کی حکومت مُفلح کے سپرد کردی گئی جو یوسف کا غلام تھا۔

انتقال ابوالساج دیواد	۲۶۶ھ/۸۷۹ء	یوسف بن دیوداد		۲۸۸ھ/۹۰۰ء
محمد افشین بن دیوداد	۲۷۶ھ/۸۸۹ء	ابوالمسافر فتح بن محمد	۳۱۵ھ/۹۲۷ء	۳۱۸ھ/۹۳۰ء

(ان کے بعد عباسی گورنر مقرر ہوئے)

علویین

حضرت علی بن ابی طالب کے چودہ لڑکے اور کم از کم سترہ لڑکیاں پیدا ہوئیں :۔

(۱) جناب فاطمہ سے :۔ حسن، حسین، مُحسن (جن کا بہت کم سنی میں انتقال ہوگیا)، زینب اور اُم کلثوم

(۲) ام البنین بنت حزم سے :۔
العباس، جعفر، عبداللہ، عثمان (اور یہ سب سوا العباس کے کربلا میں شہید ہوئے)

(۳) لیلیٰ بنت مسعود بن خالد سے :۔
عبیداللہ، ابوبکر۔

(۴) اسماء بنت عُمیس الخثعمیہ سے :۔
یحییٰ، محمد (حسب روایت ہشام بن محمد) یا یحییٰ، عون

(۵) اُم حبیب بنت ربیعہ المعروف بہ الصہبا[1] سے :۔
عُمر۔ رُقیہ

(۶) اُمامہ بنت ابی العاصی بن الربیع سے :۔
محمد ثانی

(۷) خولہ بنت جعفر سے :۔
محمد ابن الحنفیہ

(۸) ام سعید بنت عروہ بن مسعود الثقفی سے :۔
ام الحسن۔ رملہ

---

[1] یہ لونڈی تھیں جنھیں خالد بن ولید نے عین التمر میں گرفتار کیا تھا

(۹) - محیاۃ بنت امرؤ القیس بن عدی سے :-

ایک لڑکی جو عالمِ شیرخوارگی میں جاتی رہی -

(۱۰) - دوسری مختلف بیویوں سے جن کے نام نامعلوم ہیں :-

اُم ہانی - میمونہ - زینب - رملہ - ام کلثوم - فاطمہ - اُمامہ - خدیجہ - ام الکرام - ام سلمہ - ام جعفر - جمانہ - نفیسہ -

لڑکوں میں سے پانچ (حسن - حسین - محمد بن الحنفیہ - عمر - عباس) صاحبِ اولاد ہوئے اور ان میں سب سے زیادہ مشہور سلسلہ وہ ہے جو حسین سے چلا چنانچہ بارہ اماموں میں سے آخری نو امام (شیعی عقاید کی رُو سے) حسین ہی کی نسل سے تعلق رکھتے تھے جن کے نام یہ ہیں :- علی زین العابدین - محمد الباقر - جعفر الصادق - موسیٰ الکاظم - علی الرضا - محمد الجواد - علی الہادی - حسن العسکری - محمد المہدی -

نسلِ علی کے اکثر افراد اس میں شک نہیں بڑے بدقسمت تھے اور ان کے واقعات ناکامی سے تاریخ اسلام کے صفحات بھرے پڑے ہیں - امویین اور بنو عباس کسی نے بھی انھیں کبھی چین سے بیٹھنے نہ دیا، ان میں سے بعض زہر دیکر ہلاک کئے گئے مثلاً (حسن - جعفر صادق - موسیٰ الکاظم - علی الرضا - محمد الجواد) - جن علویین نے خلفائے بغداد کے خلاف سر اُٹھایا ان میں سے بعض جنگ میں مارے گئے اور بعض قتل کئے گئے - خصوصیت کے ساتھ حسن کی اولاد زیادہ ناکام رہی - مثلاً محمد النفس الزکیہ (ادریس کے بھائی جنھوں نے مغرب میں ادریسی حکومت قایم کی تھی) مدینہ میں (۱۴۵ھ / ۷۶۲-۶۳ء) ان کے ایک بھائی ابراہیم بصرہ میں - حسین بن علی مکہ میں (۱۶۹ھ / ۷۸۵-۸۶ء) محمد بن طباطبا عراق میں (۱۹۹ھ / ۸۱۴ء) محمد بن سلیمان مدینہ میں - علی بن محمد بصرہ میں - ابراہیم بن موسیٰ یمن میں، حسن بن یزید طبرستان میں (۲۵۰ھ / ۸۶۴ء) حسین کوفہ میں، اسماعیل بن یوسف مکہ میں - محمد بن زید طبرستان میں (۲۸۱ھ / ۸۹۴ء) احمد بن محمد مصر میں، حسن بن علی طبرستان میں (۳۰۱ھ / ۹۱۳-۱۴ء)

حسین سے جو سلسلہ چلا اس میں بہت کم افراد ایسے اُبھرے جنھوں نے اقتدار حاصل کرنے کی کوشش کی ہو - ہاں محمد بن جعفر صادق نے البتہ مدینہ میں حکومت کے خلاف کچھ اقدام کیا تھا (۲۰۰ھ / ۸۱۵-۱۶ء)، اسی طرح مدینہ میں حسین الافطس نے، محمد بن قاسم نے خراسان میں (۲۱۹ھ / ۸۳۴ء) حسن الکرکی نے قزوین میں (۲۵۰ھ / ۸۶۴ء) - محسن بن جعفر (معروف بہ ابن رضا) نے دمشق میں انقلاب پیدا کرنے کی کوششیں کیں لیکن ناکام رہیں - ایک ادریسی حکومت البتہ ایسی قایم ہوئی جسے خالص علوی حکومت کہہ سکتے ہیں، فاطمی حکومت اور حکومت الموحدین کے متعلق یقین کے ساتھ ہم یہ بھی نہیں کہہ سکتے

اموی خلافت کے دور میں صرف عمر و بن العزیز ایک ایسا خلیفہ تھا جس نے علویین کے حقوق کو تسلیم کیا اور اس نے دس ہزار دینار آلِ فاطمہ میں تقسیم کرنے کے لئے مدینہ بھیجے - عباسی خلافت میں صرف مامون الرشید ایسا تھا - جس نے علی الرضا کو اپنے بعد جانشین بنانا چاہا تھا، لیکن المتوکل کی مخالفت کی وجہ سے یہ بھی نہ ہوسکا

حسن کے سلسلہ میں، حسبِ ذیل امارتیں قایم ہوئیں :-

(۱) ادریسی = یعنی ادریس بن ادریس بن عبداللہ بن حسن کی اولاد کی حکومت مغرب میں ۲۹۶ھ / ۹۰۹ء تک

(۲) سلیمانی = سلیمان بن داؤد بن حسن ثانی کی اولاد کی امارت مکہ میں اور اس کے بعد یمن میں

(۳) سلیمانی = سلیمان (برادر ادریس) بن عبداللہ بن حسن ثانی کی اولاد کی امارت مغرب میں

(۴) بنو اُخیضر = موسیٰ الجون (محمد نفس الزکیہ کے بھائی) کی اولاد مکہ اور یمن میں ۲۵۱ھ / ۸۶۵ء سے ۳۵۰ھ / ۹۶۱ء تک

(۵) بنو طباطبا - یمن میں (۲۸۸ھ / ۹۰۱ء)

(۶) ہواشم = اولاد ابو ہاشم بن محمد مکہ میں ۴۵۴ھ / ۱۰۶۲ء سے ۵۹۸ھ / ۱۲۰۲ء تک

(۷) بنو صالح = صالح بن عبداللہ بن موسیٰ کی اولاد غانہ (سوڈان) میں

(۸) حسنی = آمول میں ۲۵۰ھ/۸۶۴ء سے ۳۰۱ھ/۹۱۳ء تک

(۹) بنو قتادہ = امراء مکہ ۵۹۷ھ/۱۲۰۰ء سے ۱۰۶۹ھ/۱۶۵۹ء تک

(۱۰) سعدیین = امراء مراکش ۹۵۶ھ/۱۵۵۰ء سے ۱۰۶۹ھ/۱۶۵۹ء تک

(۱۱) فلالی شرفاء مراکش = ۱۰۷۵ھ/۱۶۶۴ء سے اس وقت تک

(۱۲)۔(۱۳) = وزانی اور کتانی شرفاء مراکش، اس وقت تک

حسین کے سلسلہ کی حکومتیں :۔

(۱) فاطمی یا عبیدی = جعفر صادق کی اولاد

(۲) حسنین = دیلم و طبرستان میں ۳۰۱ھ/۹۱۳ء سے ۳۱۸ھ/۹۳۰ء تک

(۳) جرجانی شاخیں = ۳۰۴ھ/۹۱۶ء سے ۳۵۶ھ/۹۶۶ء تک

(۴) بنو مہنا مدینہ میں

(۵) بنو رسیین = قاسم رسّا کی اولاد

(۶) زیدی = طبرستان ۲۵۰ھ/۸۶۴ء سے ۳۱۶ھ/۹۲۸ء تک

(۷) زیدیین ضعاء = اولاد قاسم بن محمد

(۸) غیر یقینی سلسلہ = بنو موسیٰ کا مکہ اور مدینہ میں ۳۵۰ھ/۹۶۱ء سے ۴۵۳ھ/۱۰۶۱ء تک

بنو حمود کا قرطبہ اور ملاگا میں ۴۰۷ھ/۱۰۱۶ء سے ۴۴۹ھ/۱۰۵۷ء تک

علویین (طبرستان)

۲۵۰ھ/۸۶۴ء — ۳۱۶ھ/۹۲۸ء

حکومت = ۶۵ سال

افراد = ۴

یمن کے ائمہ سعدہ (زیادیین) کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اسی خاندان کے دوسرے افراد جو حسن یا حسین کی نسل سے تھے، عرصہ سے دیلم، طبرستان اور جیلان میں ائمہ کی حیثیت رکھتے تھے

۲۵۰ھ/۸۶۴ء میں جب انھوں نے طبرستان پر قبضہ کر لیا تو وہ یہاں کے حکمراں ہو گئے، اپنے نام کے سکّے جاری کئے اور ۶۴ سال تک یہاں حکومت کی۔ جب سامانیوں نے انھیں یہاں سے نکالا تو علوی خاندان کے دوسرے افراد کا جیلان و دیلم میں اتنا اقتدار قایم تھا کہ "ابو الفضل جعفر طاہر فی اللہ" نے اپنے نام کا سکّہ بھی جاری کر دیا

حسن بن زید	۲۵۰ھ/۸۶۴ء	الناصر حسن بن علی	۳۰۱ھ/۹۱۳ء
محمد بن زید	۲۷۰ھ/۸۸۳ء	حسن بن قاسم	۳۰۴ھ/۹۱۶ء – ۳۱۶ھ/۹۲۸ء
(سامانی حکومت)	۲۸۷ھ/۹۰۰ء		

(ان کے بعد سامانی اور زیاری آئے)

۲۰۵ھ/۸۲۰ء — ۲۵۹ھ/۸۷۲ء
حکومت = ۵۴ سال
افراد = ۵

طاہری خاندان (خراسان)

ایرانی النسل، طاہر ذوالیمینین، مامون الرشید کا بڑا مشہور جنرل تھا جسے خلیفہ نے ۲۰۵ھ/۸۲۰ء میں خراسان کا گورنر بنا دیا تھا۔ اس نے یہاں ایک آزاد حکومت قایم کرلی۔ اس خاندان نے صوبۂ خراسان میں کسی اور صوبہ کو شامل کرنے کی جرأت نہیں کی اور خراسان ہی کے اندر ان کی سلطنت محدود رہی۔ نصف صدی کی حکومت کے بعد یعقوب بن لیث صفاری نے اس خاندان کو ختم کرکے اپنی حکومت قایم کرلی۔

طاہر ذوالیمینین	۲۰۵ھ/۸۲۰ء	طاہر ثانی	۲۳۰ھ/۸۴۴ء
طلحہ	۲۰۷ھ/۸۲۲ء	محمد	۲۴۸ھ/۸۶۲ء — ۲۵۹ھ/۸۷۲ء
عبداللہ	۲۱۳ھ/۸۲۸ء	(ان کے بعد صفاریین کی حکومت قایم ہوئی)	

۲۵۴ھ/۸۶۸ء — ۲۹۰ھ/۹۰۳ء
حکومت = ۳۶ سال
فرمانروا = ۳

صفاریین (فارس)

یعقوب بن لیث صفار، قزاقوں کا ایک سرگروہ تھا، جو قسمت سے صوبہ سجستان (سیستان یا نیمروز) کے گورنر کے یہاں اچھے عہدہ تک پہونچ گیا اور اس کے مرنے پر ۲۵۴ھ/۸۶۸ء سے پہلے ہی اس کا جانشین بن گیا۔ پہلے ہی سال اس نے ہرات، شیراز کو اپنے قلمرو میں شامل کرلیا اس کے بعد ۸۷۰ء اس نے بلخ اور توخارستان فتح کرلئے اور ۲۵۹ھ/۸۷۲ء میں طاہری خاندان سے خراسان بھی لے لیا۔

طبرستان کی مہم میں حسن بن زید علوی کو شکست دیکر خلیفۂ معتمد کے خلاف علی الاعلان بغاوت کردی اور شیراز و اہواز کے راستہ سے بغداد پر حملہ کردیا، لیکن خلیفہ کے بھائی الموفق نے اسے شکست دی اور ۲۶۵ھ/۸۷۸ء میں اس کا انتقال ہوگیا، اس کی جگہ اس کا بھائی عمرو خراسان فارس، کردستان اور سجستان کا گورنر بنایا گیا، لیکن بعد کو اس کی بڑھتی ہوئی قوت دیکھ کر خلیفہ نے اسماعیل سامانی کو اس پر حملہ کرنے کا اشارہ کیا۔ ۲۸۷ھ/۹۰۰ء میں عمرو صفاری کی شکست ہوئی اور اسے قید کرکے اس کی جگہ اس کا پوتا طاہر سجستان کا گورنر بنایا گیا لیکن جب اس نے فارس میں اپنی حکومت قایم کرنا چاہی تو ۲۹۰ھ/۹۰۳ء میں اسے بھی قید کردیا گیا۔

۲۹۶ھ میں سجستان سامانیوں کے سپرد کردیا گیا لیکن صفاری پھر بھی عرصہ تک اس کے حصول کی کوشش کرتے رہے اور ان میں سے بعض کو تھوڑی بہت کامیابی بھی ہوئی۔

یعقوب بن لیث	۲۵۴ھ/۸۶۸ء	طاہر بن محمد بن عمرو	۲۸۷ھ/۹۰۰ء — ۲۹۰ھ/۹۰۳ء
عمرو بن لیث	۲۶۵ھ/۸۷۸ء		

۲۶۱ھ/۸۷۴ء — ۳۸۹ھ/۹۹۹ء
حکومت = ۱۲۸ سال
افراد = ۱۰

خاندان سامانی

(فارس و ماوراء النہر)

سامانی، بلخ کا ایک سردار تھا، جس نے اسد بن عبداللہ گورنر خراسان کے کہنے سے آتش پرستی ترک کرکے اسلام اختیار کیا اور

اپنے بیٹے کا نام اسد رکھا

اسد کے چار بیٹوں نے خلیفہ مامون کے زمانہ میں بڑا نام پیدا کیا اور سنہ ۲۰۴ھ کے قریب ان کو صوبہ داریاں عطا کی گئیں - نوح کو سمرقند کا گورنر بنایا گیا، احمد کو فرغانہ کا، یحییٰ کو شاش کا اور الیاس کو ہرات کا

ان چاروں بھائیوں میں الیاس زیادہ کامیاب ہوا۔ نوح کے بعد یہ سمرقند کا بھی گورنر بن گیا اور اس نے کاشغر فتح کرلیا۔ اس کے بیٹے اسمٰعیل نے ۲۸۷ھ/۹۰۰ء میں صفاریوں سے خراسان لے لیا۔ محمد بن زید علوی کو طبرستان میں شکست دیکر تمام علاقہ صحرائے اعظم سے خلیج فارس تک اور ہندوستان کی سرحد سے بغداد تک اپنے تصرف میں لے آیا

ماوراء النہر میں اس کی حکومت بہت مستحکم تھی جہاں جہاں بخارا اور سمرقند نے علم و ادب کے مرکز بننے کا فخر حاصل کیا

اس کے جانشین، خراسان، سجستان میں بغاوت ہوجانے اور آل بویہ کی قوت بڑھنے کی وجہ سے کمزور ہونے لگے اور نصف صدی کے اندر ہی اندر ان کی حکومت صرف ماوراء النہر اور خراسان تک محدود ہوگئی اور دربار میں ترکی غلاموں کا اثر بڑھنے لگا۔ انھیں میں سے ایک الپ تگین تھا جس نے بعد کو غزنوی حکومت کی بنیاد ڈالی اور جو ۳۸۴ھ/۹۹۴ء میں ماوراء النہر کے جنوبی حصہ پر قابض ہوگیا - دوسرا ترکستان کا الک خانی خاندان تھا جس نے شمالی حصہ پر قبضہ کرلیا اور بعد کو اپنی حکومت فرغانہ سے لیکر سرحد چین تک وسیع کرلی۔ اس نے پھر ماوراء النہر پر حملہ کرکے ۳۸۰ھ/۹۹۰ء میں بغداد بھی لے لیا اور ۳۸۹ھ/۹۹۹ء میں سامانی حکومت کو ختم کردیا گو ابراہیم المستنصر اس کے بعد بھی ۳۹۵ھ/۱۰۰۴ء تک حصول تخت و تاج کے لئے لڑتا رہا

نصر اول بن احمد	۲۶۱ھ/۸۷۴ء	عبدالملک اول بن نوح	۳۴۳ھ/۹۵۴ء
اسمٰعیل بن احمد	۲۷۹ھ/۸۹۲ء	منصور اول بن نوح	۳۵۰ھ/۹۶۱ء
احمد بن اسمٰعیل	۲۹۵ھ/۹۰۷ء	نوح ثانی بن منصور	۳۶۶ھ/۹۷۶ء
نصر ثانی بن احمد	۳۰۱ھ/۹۱۳ء	منصور ثانی بن نوح	۳۸۷ھ/۹۹۷ء
نوح اول بن نصر	۳۳۱ھ/۹۴۲ء	عبدالملک ثانی بن نوح ثانی	۳۸۹ھ/۹۹۹ء

الک خانی (ترکستان)

۳۲۰ھ/۹۳۲ء — ۵۶۰ھ/۱۱۶۵ء

مدت = ۲۴۰ سال

افراد = ۱۴

اس خاندان کے حالات بہت کم معلوم ہیں۔ ان کا پایۂ حکومت کاشغر تھا اور انھوں نے ۳۸۹ھ/۹۹۹ء میں سامانیوں سے ماوراء النہر لے لیا تھا۔ انھوں نے جنوب ماوراء النہر کا علاقہ لینے کی بھی کوشش کی لیکن محمود غزنوی نے ۳۹۸ھ/۱۰۰۸ء میں ان کو شکست دیکر ماوراء النہر کا شغر اور مشرقی تاتار سے آگے بڑھنے نہ دیا۔ ان کے زمانہ میں ماوراء النہر کے متعدد قبایل نے اپنی اپنی حکومتیں قایم کرلی تھیں، انھیں میں سے ایک سلجوقی خاندان بھی تھا۔

عبدالکریم ستوق

موسیٰ بن ستوق

شہاب الدولہ ہارون بغراخاں بن سلیمان سنہ ۳۸۲ھ - ۳۸۳ھ

ابوالحسین نصر اول بن علی سنہ ۴۰۱ھ - ۴۰۳ھ

شرف الدین طوغان خاں بن علی سنہ ۴۰۳ھ - ۴۰۸ھ

ابوالمظفر ارسلان خاں اول بن علی

یوسف قدر خاں سنہ ۴۲۳ھ

شرف الدولہ ابو شجاع ارسلان خاں دوم سنہ ۴۲۱ھ - ۴۲۵ھ

محمد اول بغراخاں سنہ ۴۲۵ھ - ۴۳۵ھ

مغربی علاقہ

چغرتگین		قدرخاں ثانی بن عُمر بن احمد	۴۹۵ھ
ابوالمظفر عمادالدولہ ابراہیم تُمغاج یا تمغاج خاں بن نصر	۴۳۰ھ — ۴۶۱ھ	محمود ارسلان خاں ثالث بن سلیمان	
		ابوالمعالی حسن تگین بن علی	
شمس الملک نصر ثانی بن تمغاج	۴۷۲ھ	رکن الدین محمود خاں ثالث بن ارسلان	
خضر خاں بن تمغاج		قلیجی تمغاج خاں بن محمد	۵۵۱ھ
احمد خاں ثانی بن خِضر	۴۸۸ھ	جلال الدین علی گورکان بن حسن تگین	
محمود خاں ثانی	۴۹۰ھ — ۴۹۵ھ		

مشرقی علاقہ

طُغرِل خاں بن یوسف قدرخاں	۴۳۹ھ — ۴۵۵ھ	ہارون بغراخاں بن یوسف قدرخاں	۴۵۵ھ ؟ — ۴۹۶ھ
طِغرِل تگین بن طُغرِل	۴۵۵ھ	نورالدولہ احمد بن ارسلان خاں	

زیارئین (جُرجان)

۳۱۶ھ/۹۲۸ء — ۴۳۴ھ/۱۰۴۲ء

حکومت = ۱۱۵ سال

افراد = ۶

بحرِ خضر (کاسپین) کے جنوبی ساحل پر خلفاء کا اثر ہمیشہ کم رہا علویئن نے البتہ اس علاقہ میں اپنا اقتدار بار بار قایم کیا۔ سامانیوں کا بھی یہاں اثر کبھی نہ جما

ان حالات سے فایدہ اُٹھاکر مرداویج بن زیار نے طبرستان اور جُرجان میں اپنی حکومت قایم کرلی۔ اصفہان و ہمدان پر بھی قبضہ کرلیا اور حُلوان تک بڑھتا چلا گیا۔ (۳۱۶ھ/۹۲۸ء — ۳۱۹ھ/۹۳۱ء)

یہ بُویَہ خاندان کا سرپرست تھا اس لئے اس نے علی بن بُویہ کو کرج کا پہلا گورنر بنایا۔ اور آخر کار جب بویہ خاندان نے خروج کیا (۳۲۱ھ/۹۳۳ء) تو زیاریوں کی حکومت جرجان اور طبرستان کی سرحدوں تک محدود رہگئی اور قابوس کو ۱۸ سال کے لئے جلاوطن کر دیا گیا۔ جب یہ جلاوطنی سے لوٹا تو اس نے گیلان اور اپنا کھویا ہوا صوبہ بھی واپس لے لیا اور یہاں اس کی اولاد نے غزنیوں کی آمد تک حکومت کی۔

مرداویج بن زیار	۳۱۶ھ/۹۲۸ء	شمس المعالی قابوس	۳۶۶ھ/۹۷۶ء
ظہیرالدولہ ابو منصور وُشمگیر	۳۲۳ھ/۹۳۵ء	فلک المعالی منُوچہر	۴۰۳ھ/۱۰۱۲ء
بیستون	۳۵۶ھ/۹۶۷ء	انوشیرواں (دارا ؟)	۴۳۴ھ/۱۰۴۲ء — ۴۸۴ھ/۱۰۹۲ء

حَسنُوئین (کردستان)

۳۴۸ھ/۹۵۹ء — ۴۰۶ھ/۱۰۱۵ء
حکومت = ۵۰ سال
افراد = ۳

حَسنُوَیہ بن حسین، کُرد قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا۔ دسویں صدی ہجری میں اس قبیلہ نے اپنا اقتدار قایم کرکے کردستان کے بڑے حصّہ پر جس میں دینوَار، ہمدان، نہاوند اور قلعۂ سرماج شامل تھے قبضہ کرلیا اور اتنا اثر پیدا کیا کہ آل بویہ بھی اسے چھیڑنے کی ہمت نہ کرسکے بلکہ بُویہ خاندان کے دوسرے فرمانروا عضدالدولہ نے بدر بن حسنویہ کو اپنے باپ کے صوبہ کا گورنر بھی بنادیا۔

اس کے بعد بدر کے جاہ و اقتدار میں اور اضافہ ہوگیا، یہاں تک کہ دربار خلافت کی طرف سے اسے ناصرالدولہ کا خطاب ملا۔ بدر کا پوتا ظاہر اس کے بعد جانشین ہوا لیکن یہ خاندانی روایات کو قایم نہ رکھ سکا اور ایک سال کے بعد ہی شمس الدولہ بویہ نے اسے قتل کرادیا۔

حَسنُوَیہ بن حسین	۳۴۸ھ/۹۵۹ء	ظاہر بن ہلال بن بدر	۴۰۵ھ/۱۰۱۴ء — ۴۰۶ھ/۱۰۱۵ء
ناصرالدین ابوالنجم بدر بن حسنویہ	۳۶۹ھ/۹۷۹ء	(اس کے بعد آل بویہ کی حکومت ہوئی)	

خاندان بُویہ

۳۲۰ھ/۹۳۲ء — ۴۴۷ھ/۱۰۵۶ء
حکومت = ۱۳۵ سال
افراد = ۲۱

یہ ایرانی خاندان تھا۔ اس کا بانی ابوشجاع بُویہ تھا۔ بویہ قبیلہ، دیلم کا ایک جنگجو قبیلہ تھا اور ابوشجاع اسی قبیلہ کا سردار تھا جس نے علویین اور سامانیین کی باہمی جنگ میں نمایاں حصہ لیا تھا۔ لیکن بویہ حکومت کی بنیاد اس کے تین بیٹوں نے ڈالی۔ علی۔ حسن اور احمد

سنہ ۳۲۰ھ/۹۳۲ء میں جب زیاری حکومت عروج پر تھی، مرداویج بن زیار کے عہد حکومت میں علی، کرج کا گورنر مقرر ہوا، جب اس نے عباسی خلیفہ قاہر کی فوج کو شکست دیکر اصفہان پر قبضہ کرلیا تو مرداویج ڈرا کہ کہیں یہ خود اس پر حاوی نہ ہوجائے اور اصفہان پھر خلیفہ کو واپس کردیا۔ یہ بات علی کو ناگوار ہوئی۔ اس وقت حالت یہ تھی کہ ارّجان کو عباسی فوجیں خالی کرچکی تھیں، اور نوبندجان پر بھی ۳۲۱ھ/۹۳۳ء میں علی قبضہ کرچکا تھا، دوسری طرف اس کا بھائی حسن عرب فوجوں کو کازرون سے نکال چکا تھا۔ اس لئے ان تینوں بھائیوں نے مل کر شیراز پر قبضہ کرلیا اور مرداویج کو قتل کردیا (۳۲۳ھ/۹۳۵ء) اس کے بعد میدیا کے علاقہ پر بھی ان کا قبضہ ہوگیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فارس کی حکومت علی کو ملی، میدیا کی حسن کو اور احمد نے کرمان فتح کرکے (۳۲۴ھ/۹۳۵-۳۶ء) آگے بڑھنا شروع کیا اور جمادی الاولیٰ ۳۳۴ھ/دسمبر ۹۴۵ء میں بغداد کے اندر داخل ہوگیا۔

خلیفہ مستکفی باللہ نے اس کو معزالدولہ کا خطاب دیکر امیرالامراء بنادیا، اسی کے ساتھ اس کے ایک بھائی علی کو عمادالدولہ کا اور دوسرے بھائی حسن کو رکن الدولہ کا خطاب عنایت کیا

اس کے چند ہفتے بعد جمادی الثانی ۳۳۴ھ/جنوری ۹۴۶ء میں معزالدولہ نے خلیفہ کو اندھا کرکے المقتدر کے بیٹے ابوالقاسم الفضل کی خلافت کا اعلان کردیا

۳۳۸ھ/۹۴۹-۵۰ء میں عمادالدولہ کا انتقال ہوا اور چونکہ اس کے کوئی اولاد نرینہ نہ تھی اس لئے رکن الدولہ خاندان کا سردار تسلیم کیا گیا اور اس کے بیٹے عضدالدولہ کو فارس کا حکمراں بنادیا گیا، لیکن اس کے بعد خاندان کے اندر ہی لڑائی جھگڑا شروع ہوگیا

جب معزالدولہ کا انتقال ہوا (۳۵۶ھ/۹۶۷ء) تو اس کا لڑکا عزالدولہ بختیار، کرمان، خوزستان اور عراق کا فرمانروا تسلیم کیا گیا، لیکن یہ اتنی فوج کو قابو میں نہ رکھ سکا اور مجبوراً اسے اپنے عم زاد بھائی عضدالدولہ کی مدد حاصل کرنا پڑی۔ اس نے فوج پر تو قابو پالیا لیکن اسی کے ساتھ اس نے بختیار کو قید کرکے اس کی حکومت پر بھی قبضہ کرلیا۔ تاہم رکن الدولہ نے بیچ میں پڑکر بختیار کو پھر اس کی حکومت واپس دلادی۔

چونکہ رکن الدولہ اپنی وفات کے وقت (٣٦٦ھ / ٩٧٦ء) اپنی سلطنت اپنے تین بیٹوں عضد الدولہ، فخر الدولہ اور موید الدولہ میں تقسیم کرگیا تھا اس لئے ان میں باہم جھگڑا شروع ہوا، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پوری سلطنت پر عضد الدولہ نے قبضہ کرلیا۔ اس نے اپنے ایک بھائی موید الدولہ کو اصفہان کا گورنر بنادیا اور دوسرے بھائی معز الدولہ کو میدیا دیدیا لیکن جب عضد الدولہ نے بختیار کی فوجوں کو شکست دیکر سارے عراق پر قبضہ کرلیا تو فخر الدولہ سے میدیا بھی لے لیا، جو بعد کو بھاگ کر خراسان چلاگیا۔ اس طرح عضد الدولہ کا اقتدار ساری حکومت پر قائم ہوگیا اس نے ٣٧٢ھ / ٩٨٢ء میں انتقال کیا ــــ اور اپنے بعد تین بیٹے چھوڑے شرف الدولہ۔ صمصام الدولہ، بہاؤ الدولہ اور جب باپ کے مرنے پر ان میں بھی لڑائی شروع ہوئی تو لوگوں نے فخر الدولہ کو خراسان سے واپس بلایا اور اسے میدیا، طبرستان اور جرجان کا فرمانروا بنادیا۔ اور عضد والدولہ کے بیٹوں میں جو لڑائی شروع ہوئی تھی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بہاؤ الدولہ کامیاب ہوا (٣٨٩ھ / ٩٩٩ء)

بہاؤ الدولہ نے بھی اپنے بعد (٤٠٣ھ / ١٠١٢ء) چار بیٹے چھوڑے۔ سلطان الدولہ۔ مشرف الدولہ۔ قوام الدولہ۔ جلال الدولہ اور سلطنت ان میں تقسیم ہوکر ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی۔ اسی دوران میں ترکی اور دیلمی فوجوں میں باہم کشمکش شروع ہوگئی جس نے حکومت کو اور زیادہ کمزور کردیا۔ پہلے جلال الدولہ کی حکومت ختم ہوئی، اس کے بعد فخر الدولہ کا اقتدار ختم ہوا اور ٣٨٨ھ / ٩٩٨ء میں قابوس بن وشمگیر نے جرجان اور طبرستان فتح کرلیا اور دس سال بعد کاکویہ کے کرد خاندان نے اصفہان و ہمدان لے لیا اور ٤٢٠ھ / ١٠٢٩ء میں فخر الدولہ کے بیٹے مجد الدولہ کو محمود غزنوی گرفتار کرکے خراسان لے گیا

سلطان الدولہ کے بعد اس کا بیٹا عماد الدین تخت نشین ہوا۔ اس کا زمانہ غنیمت گزرا، لیکن اس کے انتقال پر (٤٤٠ھ / ١٠٤٨ء) پھر آپس میں آویزش شروع ہوگئی

بغداد میں اس وقت شیعہ سنیوں کی لڑائی چھڑی ہوئی تھی اور اس طرف عماد الدین کے دو بیٹے (خسرو فیروز اور فولاد سلطان) ایک دوسرے سے دست وگریباں تھے۔ فولاد سلطان بھاگ کر سلجوقیوں سے مل گیا اور خسرو فیروز کو امیر عراق تسلیم کیا گیا۔ اس کے بعد ٤٤٧ھ / ١٠٥٥ء میں سلجوقی سلطان طغرل بیگ، بغداد میں داخل ہوا، بویہ خاندان کی حکومت ہمیشہ کے لئے ختم ہوگئی اور بویہ خاندان کے آخری امیر خسرو فیروز نے قید خانہ میں جان دی

بویہ خاندان میں صرف عضد الدولہ ایسا امیر گزرا ہے جس نے ملک کی بہبود و فلاح کی طرف توجہ کی، اس نے مساجد تعمیر کرائیں، شفا خانے بنوائے، نہروں اور کنوؤں کی مرمت کرائی، محتاج خانے قائم کئے، شاعروں اور ادیبوں کی بھی قدر کی، لیکن اس کا عہد جلد ختم ہوگیا اور اس کے بعد ہی بویہ خاندان کا زوال شروع ہوگیا۔ بویہ خاندان مذہباً شیعہ تھا

فارس

عماد الدولہ ابو الحسن علی	٣٢٠ھ / ٩٣٢ء	× بہاؤ الدولہ (عراق)	٣٨٩ھ / ٩٩٨ء
× عضد الدولہ ابو شجاع خسرو	٣٣٨ھ / ٩٤٩ء	× سلطان الدولہ ابو شجاع	٤٠٣ھ / ١٠١٢ء
× شرف الدولہ ابو الفوارس شیر زید	٣٧٢ھ / ٩٨٢ء	× عماد الدین ابو کالنجار مرزبان	٤١٥ھ / ١٠٢٤ء
× صمصام الدولہ ابو کالنجار مرزبان	٣٧٩ھ / ٩٨٩ء	× ابو نصر خسرو فیروز رحیم	٤٤٠ھ / ١٠٤٨ء — ٤٤٧ھ / ١٠٥٥ء

(× یہ عراق کے بھی حکمراں تھے)

عراق - اہواز - کرمان

معزالدولہ ابوالحسین احمد ۳۲۰ھ / ۹۳۲ء
عزالدولہ بختیار ۳۵۶ھ / ۹۶۷ء
عضدالدولہ (فارس) ۳۶۷ھ / ۹۷۷ء

شرف الدولہ (فارس) ۳۷۲ھ / ۹۸۲ء
بہاؤالدولہ ابونصر فیروز ۳۷۹ھ / ۹۸۹ء
سلطان الدولہ (فارس) ۴۰۳ھ / ۱۰۱۲ء

مشترک حکومت (عراق)

مشرف الدولہ ۴۱۱ھ / ۱۰۲۰ء
جلال الدولہ ۴۱۶ھ / ۱۰۲۵ء

عمادالدین (فارس) ۴۳۵ھ / ۱۰۴۳ء
ابونصر خسرو فیروز (فارس) ۴۴۰ھ / ۱۰۴۸ء — ۴۴۷ھ / ۱۰۵۵ء

کرمان

قوام الدولہ ابوالفوارس ۴۰۳ھ / ۱۰۱۲ء
عمادالدین (فارس) ۴۱۹ھ / ۱۰۲۸ء

ابومنصور فولاد ستون ۴۴۰ھ / ۱۰۴۸ء — ۴۴۸ھ / ۱۰۵۶ء

(رے - ہمدان - اصفہان)

رکن الدولہ ابوعلی حسن ۳۲۰ھ / ۹۳۲ء
مؤیدالدولہ ابومنصور (صرف اصفہان) ۳۶۶ھ / ۹۷۶ء — ۳۷۳ھ / ۹۸۳ء
فخرالدولہ ابوالحسن علی (۳۷۳ھ میں اصفہان بھی لے لیا) ۳۶۶ھ / ۹۷۶ء

مجدالدولہ ابوطالب رستم (محمود غزنوی نے معزول کیا) ۳۸۷ھ / ۹۹۷ء — ۴۲۰ھ / ۱۰۲۹ء
شمس الدولہ ابوطاہر (صرف ہمدان) ۳۸۷ھ / ۹۹۷ء
سماء الدولہ ابوالحسن (ابن کاکویہ نے معزول کیا) ۴۱۲ھ / ۱۰۲۱ء — ۴۱۴ھ / ۱۰۲۳ء

آل کاکویہ (کردستان)

۳۹۸ھ / ۱۰۰۷ء — ۴۴۳ھ / ۱۰۵۱ء
حکومت = ۴۵ سال
فرمانروا ۲

محمد بن دشمن زا المعروف بہ ابن کاکویہ، مجدالدولہ بویہ فرمانروائے ہمدان کا چچازاد بھائی تھا۔ اس نے ۴۱۴ھ / ۱۰۲۳ء میں سماء الدولہ (بویہ) کو معزول کرکے اس کی سلطنت پر قبضہ کرلیا۔ اس سے قبل ۳۹۸ھ / ۱۰۰۷ء میں وہ اصفہان بھی لے چکا تھا

اس خاندان نے اصفہان، ہمدان، نیرو، نہاوند وغیرہ میں حکومت کی حتیٰ کہ طغرل بیگ سلجوقی نے ۴۴۳ھ / ۱۰۵۱ء میں اسے ختم کردیا

علاؤالدولہ ابوجعفر محمد ۳۹۸ھ / ۱۰۰۷ء
ظاہرالدین ابومنصور فرامرز ۴۳۳ھ / ۱۰۴۱ء — ۴۴۳ھ / ۱۰۵۱ء

آلِ سلجوق

(مغربی ایشیا)

سلاجقہ ــــــــــــــ فارس

سلاجقہ ــــــــــــــ کرمان

سلاجقہ ــــــــــــــ شام

سلاجقہ ــــــــــــــ عراق

سلاجقہ ــــــــــــــ ارض روم

حشیشئین ــــــــــــــ

دانشمندئین ــــــــــــــ

۴۲۹ھ / ۱۰۳۷ء — ۷۰۰ھ / ۱۳۰۰ء
حکومت = ۲۶۴ سال

سلجوقیین (مغربی ایشیا)

اسلامی حکومت کی تاریخ میں ترک سلجوقوں کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ جس وقت یہ رونما ہوئے حکومت خلافت ختم ہو چکی تھی اور متعدد خاندانوں نے اپنی اپنی حکومتیں قایم کر لی تھیں اور مصر کی فاطمی حکومت کے سوا کوئی دوسری حکومت ایسی نہ تھی جو واقعی شاہانہ اقتدار رکھتی ہو

اسپین، افریقہ، اور صوبۂ مصر، عرصہ ہوا خلافت بغداد کے ہاتھ سے نکل چکے تھے۔ شمالی شام اور عراق عرب سرداروں کے قبضہ میں تھے اور فارس آل بویہ میں بٹ گیا تھا

یہی وقت تھا کہ ترک سلجوقیوں کا حملہ شروع ہوا یہ خانہ بدوش لوگ تھے جو تہذیب و تمدن سے ناواقف تھے اور مذہب کا بھی کوئی صحیح تصور ان کے سامنے نہ تھا۔ جب یہ مسلمان ہوئے تو تازہ مذہبی جوش کے زیر اثر انھوں نے اسلامی حکومت کے تمام افتراق و انتشار کو دور کرنے کا عزم کیا اور فارس، عراق، شام اور ارض روم کی تمام چھوٹی چھوٹی ریاستوں کو ختم کر کے دور طوائف الملوکی کو مٹایا اور افغانستان کے مغربی حدود سے لیکر بحر روم تک ایک وسیع سلطنت قایم کر دی جس کا فرمانروا ایک ہی تھا

انھوں نے مسلمانوں میں نئی زندگی پیدا کر دی اور مجاہدین کی ایک زبردست پر جوش جماعت پیدا کر کے بازنطینی حکومت کے خلاف ایک آہنی دیوار قایم کر دی اور صلیبی جنگوں کو عیسائیوں کے لئے ناممکن بنا دیا

سلجوق بن یکاک ایک ترکمانی سردار تھا جو خان ترکستان کا ملازم تھا۔ اس نے اپنے تمام افراد قبیلہ کے ساتھ صوبۂ جند کے ایک مقام کی طرف ہجرت کی اور یہیں یہ قبیلہ اسلام لایا

سلجوق، اس کے بیٹوں اور پوتوں نے ان لڑائیوں میں نمایاں حصہ لیا، جو سامانیوں، ایلک خانیوں اور غزنویوں میں ہو رہی تھی، اور سلجوق کے پوتوں طغرل بیگ اور جغر بیگ نے خراسان پر حملہ کر کے غزنوی فوجوں کو شکست دی اور بہت سے اہم مقامات پر قبضہ کر لیا اور ۴۲۹ھ / ۱۰۳۷ء میں مرو کی مسجدوں میں جغر بیگ داؤد کے نام کا خطبہ پڑھا گیا اور نیشاپور میں طغرل بیگ کے نام کا

اس کے بعد ہی بلخ، جرجان، طبرستان اور خوارزم پر بھی ان کا قبضہ ہو گیا، اور جبال ہمدان، دینوار، حلوان، رے اور اصفہان بھی ۴۳۳ھ اور ۴۳۴ھ کے درمیان اس کی حکومت میں شامل ہو گئے

طغرل بیگ ۴۴۷ھ / ۱۰۵۵ء میں بغداد میں داخل ہوا اور اپنے نام کا خطبہ پڑھوایا۔ الغرض سلاجقہ کی کامیابی ایک سیلاب کی طرح آئی، اور تمام مغربی ایشیاء، افغانستان کی سرحد سے لیکر، ارض روم کی یونانی حکومت اور مصر کی فاطمی حکومت تک ۴۹۰ھ / ۱۰۹۷ء سے پہلے ہی زبردست اسلامی حکومت قایم ہو گئی

لیکن طغرل بیگ، الپ ارسلان اور ملک شاہ کے بعد ملک شاہ کے دو بیٹوں برکیاروق اور محمد میں خانہ جنگی شروع ہو گئی اور اس طرح یہ وسیع سلطنت ٹکڑے ٹکڑے ہو کر متعدد خاندانوں میں تقسیم ہو گئی۔ ہر چند مرکزی حکومت کا اقتدار (جو صرف خراسان تک محدود تھی) کسی نہ کسی حد تک کبھو کبھی قایم رہا، لیکن جب آخری فرمانروا سنجر کا انتقال ہوا (۵۵۲ھ / ۱۱۵۷ء) تو یہ رہا سہا اقتدار بھی ختم ہو گیا

اس خاندان کی شاخوں میں کرمان، عراق، شام اور ارض روم کے حکمراں خاندان زیادہ اہم تھے۔ ان کے علاوہ آذربیجان، تو خارستان میں بھی چھوٹے چھوٹے خاندان حکمراں تھے

مشرق میں سلجوقی حکومت کو خوارزم شاہ نے ختم کیا۔ آذربیجان، فارس، عراق اور دیار بکر میں سلجوقی افسروں اور اتابکوں نے چھوٹی چھوٹی ریاستیں بنالیں۔ ارض روم کی حکومت البتہ عثمانی ترکوں کی آمد ۱۳۰۰ء تک قایم رہی

سلاجقۂ عُظام

۴۲۹ھ / ۱۰۳۷ء — ۵۵۲ھ / ۱۱۵۷ء

حکومت = ۱۲۱ سال

افراد = ۸

۱- رکن الدین ابوطالب طغرل بیگ (سلجوق کا بیٹا) — ۴۲۹ھ / ۱۰۳۷ء

۲- عضد الدین ابوشجاع الپ ارسلان (چغربیگ برادر طغرل بیگ کا بیٹا) — ۴۵۵ھ / ۱۰۶۳ء

۳- جلال الدین ابوالفتح ملک شاہ (الپ ارسلان کا بیٹا) — ۴۶۵ھ / ۱۰۷۲ء

۴- ناصر الدین محمود (ملک شاہ کا بیٹا) — ۴۸۵ھ / ۱۰۹۲ء

۵- رکن الدین ابوالمظفر برگیاروق (ملک شاہ کا بیٹا) — ۴۸۶ھ / ۱۰۹۴ء

۶- ملک شاہ ثانی (ملک شاہ کا بیٹا) — ۴۹۸ھ / ۱۱۰۴ء

۷- غیاث الدین ابوشجاع محمد (ملک شاہ کا بیٹا) — ۴۹۸ھ / ۱۱۰۴ء

(یہ برگیاروق کے ساتھ اس کے آخر دم تک جنگ کرتا رہا)

۸- معز الدین ابوحارث سنجر (ملک شاہ کا بیٹا) — ۵۱۱ھ / ۱۱۱۷ء — ۵۵۲ھ / ۱۱۵۷ء

(خوارزم شاہی حکومت)

سلاجقۂ کرمان

۴۳۳ھ / ۱۰۴۱ء — ۵۸۳ھ / ۱۱۸۷ء

حکومت = ۱۴۸ سال

افراد = ۱۱

۱- عماد الدین قرہ ارسلان قاورد بیگ (چغربیگ کا بیٹا) — ۴۳۳ھ / ۱۰۴۱ء

۲- کرمان شاہ (قاورد بیگ کا بیٹا) — ۴۶۵ھ / ۱۰۷۲ء

۳- حسین (کرمان شاہ کا بیٹا) — ۴۶۷ھ / ۱۰۷۴ء

۴- رکن الدین سلطان شاہ (قاورد کا بیٹا) — ۴۶۷ھ / ۱۰۷۴ء

۵- توران شاہ (قاورد کا بیٹا) — ۴۷۷ھ / ۱۰۸۴ء

۶- ایران شاہ (توران شاہ کا بیٹا) — ۴۹۰ھ / ۱۰۹۷ء

۷- ارسلان شاہ (کرمان شاہ کا بیٹا) — ۴۹۴ھ / ۱۱۰۰ء

۸- مغیث الدین محمد اول (ارسلان شاہ کا بیٹا) — ۵۳۶ھ / ۱۱۴۱ء

۹- محی الدین طغرل شاہ (مغیث الدین کا بیٹا) — ۵۵۱ھ / ۱۱۵۶ء

۱۰- بہرام شاہ۔ ارسلان شاہ ثانی۔ توران شاہ ثانی۔ (طغرل شاہ کے بیٹے) - (ایک دوسرے کے حریف تھے) — ۵۶۳ھ / ۱۱۶۷ء

۱۱- محمد ثانی (بہرام شاہ کا بیٹا) — ۵۸۳ھ / ۱۱۸۷ء

(ترکمانی خاندان)

سلاجقۂ شام

۴۸۷ھ / ۱۰۹۴ء — ۵۱۱ھ / ۱۱۱۷ء

حکومت = ۲۴ سال

افراد = ۴

۱- تُتش بن ارسلان — ۴۸۷ھ / ۱۰۹۴ء

۲- رضوان بن تتش (حلب) — ۴۸۸ھ / ۱۰۹۵ء

دُقاق بن تتش (دمشق) (۴۸۸ - ۴۹۷)

۳- الپ ارسلان الاخرس بن رضوان — ۵۰۷ھ / ۱۱۱۳ء

۴- سلطان شاہ بن رضوان — ۵۰۸ھ / ۱۱۱۴ء — ۵۱۱ھ / ۱۱۱۷ء

(بُوریئن - اور تقوئین)

سلاجقۂ عراق و کُردستان

۵۱۱ھ / ۱۱۱۷ء — ۵۹۰ھ / ۱۱۹۴ء

حکومت = ۷۷ سال

افراد = ۹

مغیث الدین محمود	۵۱۱ھ / ۱۱۱۷ء
غیاث الدین داؤد	۵۲۵ھ / ۱۱۳۱ء
طغرلِ اول	۵۲۶ھ / ۱۱۳۲ء
غیاث الدین مسعود	۵۲۷ھ / ۱۱۳۳ء
معین الدین ملک شاہ	۵۴۷ھ / ۱۱۵۲ء
محمد	۵۴۸ھ / ۱۱۵۳ء
سلیمان شاہ	۵۵۴ھ / ۱۱۵۹ء
ارسلان شاہ	۵۵۶ھ / ۱۱۶۱ء
طغرلِ ثانی	۵۷۳ھ / ۱۱۷۷ء — ۵۹۰ھ / ۱۱۹۴ء
(خوارزمشاہی حکومت)	

سلاجقۂ ارضِ روم

۴۷۰ھ / ۱۰۷۷ء — ۷۰۰ھ / ۱۳۰۰ء

حکومت = ۲۲۴ سال

افراد = ۱۸

سلیمان اول بن قُتُلمِش	۴۷۰ھ / ۱۰۷۷ء
(تخت خالی رہا)	۴۷۹ھ / ۱۰۸۶ء
قِلِج ارسلان داؤد	۴۸۵ھ / ۱۰۹۲ء
ملک شاہ اول	۵۰۰ھ / ۱۱۰۶ء
مسعود اول	۵۱۰ھ / ۱۱۱۶ء
عزالدین قلج ارسلان ثانی	۵۵۱ھ / ۱۱۵۶ء
قطب الدین ملک شاہ ثانی	۵۸۴ھ / ۱۱۸۸ء
غیاث الدین کیخسرو اول	۵۸۸ھ / ۱۱۹۲ء
رکن الدین سلیمان ثانی	۵۹۷ھ / ۱۲۰۰ء
قلج ارسلان ثالث	۶۰۰ھ / ۱۲۰۳ء
کیخسرو اول (دوبارہ)	۶۰۱ھ / ۱۲۰۴ء
عزالدین کیکاؤس	۶۰۷ھ / ۱۲۱۰ء
علاؤالدین قُباد اول	۶۱۶ھ / ۱۲۱۹ء
غیاث الدین کیخسرو ثانی	۶۳۴ھ / ۱۲۳۶ء
عزالدین کیخسرو ثانی	۶۴۳ھ / ۱۲۴۵ء
رکن الدین قلج ارسلان رابع	۶۵۵ھ / ۱۲۵۷ء
غیاث الدین کیخسرو ثالث	۶۶۴ھ / ۱۲۶۶ء
غیاث الدین مسعود ثانی	۶۸۲ھ / ۱۲۸۳ء
علاؤالدین کیقباد ثانی	۶۹۶ھ / ۱۲۹۶ء — ۷۰۰ھ / ۱۳۰۰ء
(مغل - ترک عثمانی)	

حشیشین

۴۸۳ھ / ۱۰۹۰ء — ۶۵۴ھ / ۱۲۵۶ء

حکومت = ۱۶۶ سال

افراد = ۸

یہ نام اُس اسماعیلی جماعت کا ہے جس نے صلیبی جنگوں کے زمانہ میں شام وغیرہ میں بعض کوہستانی قلعوں پر قبضہ کرلیا تھا۔ یہ نام ان کا اس لئے پڑا کہ یہ اپنے فدائیوں یا مریدوں کو حشیش یا بھنگ پلاکر جنگ و جہاد کی طرف مایل کرتے تھے۔

ان کی تاریخ اس وقت سے شروع ہوتی ہے جب حسن بن صباح نے ۴۸۳ھ / ۱۰۹۰-۹۱ء میں قلعہ الموت پر قبضہ کرکے اپنے مشن کی تبلیغ شروع کی اور ایران کے متعدد کوہستانی قلعوں پر قبضہ کرلیا۔ اس کا طریق کار یہ تھا کہ اپنی مخالفوں کو کسی نہ کسی طرح سازش کراکے قتل کرادیتا تھا، چنانچہ اسی سلسلہ میں اس نے سلجوقی وزیر نظام الملک کو بھی قتل کرادیا (۴۸۵ھ / ۱۰۹۲ء) اس کے بعد ہی جب ملک شاہ سلجوقی کی وفات ہوئی تو سلجوقی حکومت کے بہت سے

دعویدار پیدا ہوگئے اتفاق سے اسی زمانہ میں صلیبی جنگوں کی وجہ سے دوسری مسلم حکومتوں میں بھی انتشار رونما ہوا اور ان تمام حالات سے حسن بن صباح نے فایدہ اٹھایا اور ایک زبردست قوت پیدا کرلی

جب سلجوقی سلطان محمد اول تخت نشین ہوا تو اس نے جماعت حشیشیئن کی قوت توڑنے میں بڑی سرگرمی دکھائی۔ اس وقت قلعۂ دیزکوہ (اصفہان کے قریب) اس جماعت کے ایک مشہور لیڈر ابن عطاش کے قبضہ میں تھا (حسن بن صباح اس کے مریدوں میں تھا) سلجوقی فوجوں نے بڑی دقت سے یہ قلعہ فتح کرکے قلعۂ الموت پر حملہ کیا لیکن اتفاق سے اسی وقت محمد کا انتقال ہوگیا (۵۱۱ھ / ۱۱۱۸ء) اور قلعہ کا محاصرہ اٹھالیا گیا۔ اس کے بعد سات سال تک حسن بن صباح زندہ رہا جب ۵۱۸ھ / ۱۱۲۴ء میں اس کا انتقال ہونے لگا تو اس نے اپنا جانشین بزرگ امید رودباری کو مقرر کیا اور اس طرح الموت کی حکومت رودباری کے خاندان میں منتقل ہوگئی

حسن بن صباح	۴۸۳ھ / ۱۰۹۰ء	نورالدین محمد		۵۶۱ھ / ۱۱۶۶ء
بزرگ امید رودباری	۵۱۸ھ / ۱۱۲۴ء	جلال الدین حسن بن محمد		۶۰۷ھ / ۱۲۱۰ء
محمد بن بزرگ امید	۵۳۲ھ / ۱۱۳۸ء	علاؤالدین محمد		۶۱۸ھ / ۱۲۲۰ء
حسن بن محمد	۵۵۷ھ / ۱۱۶۲ء	رکن الدین محمد	۶۵۳ھ / ۱۲۳۰ء	۶۵۴ھ / ۱۲۵۶ء تک

اس خاندان کے آخری فرمانروا کو ہلاکو نے قتل کرکے الموت پر قبضہ کرلیا۔

دانشمندیہ خاندان

۴۹۰ھ / ۱۰۹۶ء — ۵۶۰ھ / ۱۱۶۵ء
حکومت = ۶۹ سال
افراد = ۵

ترکمانی خاندان تھا۔ اس کا مورث اعلیٰ دانشمند احمد غازی تھا جس نے سلجوق قلجی ارسلان کے ساتھ مل کر ایشیا پر حملہ کیا اور اپنی ایک خود مختار حکومت قایم کرلی جس کا پایۂ تخت سیواس تھا۔ سنہ ۱۱۰۴ء یا ۱۱۰۶ء میں اس کا انتقال ہوا (حسب بیان ابوالفرج اصفہانی حاجی خلفہ صاحب ہزارفن کے بیان کے مطابق اس کا انتقال اس سے کچھ قبل ہوگیا تھا

اس کے بعد اس کا بیٹا ملک غازی تخت نشین ہوا، اس نے صلیبی جنگوں میں بڑا کامیاب حصہ لیا اور بازنطینی حکومت کے کئی اضلاع لے لئے

اس کے بعد اس کا بیٹا محمد تخت نشین ہوا (سنہ ۱۱۳۴ء) اس نے جارجیا پر حملہ کرکے سلیشیا کے کئی مقامات لے لئے۔ اس کے سکوں سے پتہ چلتا ہے کہ اناطولیہ اور رومانیہ پر بھی وہ قابض تھا

۵۳۷ھ / ۱۱۴۲-۴۳ء میں اس کی جگہ اس کا بھائی نظام الدین یاغی بسن تخت نشین ہوا۔ یہ قونیہ کے فرمانروا قلجی ارسلان ثانی کا برادر نسبتی تھا اور انقرہ تک اس کی حکومت تھی۔ ۵۶۲ھ / ۱۱۶۶-۶۷ء میں اس کی وفات ہوئی اور اس کی حکومت پر قلجی ارسلان قابض ہوگیا، لیکن فرمانروائے بازنطین خود اس سلطنت کا مدعی تھا اس لئے ارسلان سے اس نے جنگ کی لیکن ناکام رہا۔ صاحب ہزارفن نے یاغ بسن کے جانشینوں کی فہرست یہ دی ہے:-

ابومحمد جمال غازی (یاغ بسین کا بیٹا)	ابوالقادر اسماعیل (ملک ابراہیم کا بیٹا)
ملک ابراہیم (محمد کا بیٹا)	ذوالنون (ملک ابراہیم کا بھائی)

لین پول نے اس خاندان کے فرمانرواؤں کی فہرست یہ دی ہے:-

محمد اول گومشتگین	۴۹۰ھ / ۱۰۹۷ء	ذوالنون بن محمد ثانی	۵۳۷ھ / ۱۱۴۲ء
غازی بن گومشتگین	۴۹۹ھ / ۱۱۰۵ء	یعقوب ارسلان بن غازی	
محمد ثانی بن غازی	۵۲۹ھ / ۱۱۳۴ء	ابراہیم بن محمد ثانی	۵۶۰ھ / ۱۱۶۵ء

(سلاجقۂ روم)

خاندان اتابک

(سلجوقی افسران)

بوریئین	(دمشق)
زنگی	(موصل)
	(حلب)
	(سنجار)
	(جزیرہ)
خاندان بیگ تِگ	(اربیلا)
خاندان اُور تقی	(کھفیا)
" "	(ماردین)
شاہان آرمینیا	(آرمینیا)
اتابک	(آذربیجان)
سلغری خاندان	(اتابک فارس)
خاندان ہزار اسپ	(اتابک لورستان)
شاہان	(خوارزم)
خوانین قتلغ	(کرمان)
ذوالقدر	

آتابک خاندان

(سلجوقی افسران)

سلاجقہ کی حکومت فوجی حکومت تھی اور ترک غلاموں پر اسے بڑا بھروسہ تھا۔ یہاں تک کہ جو شخص اس غلام خاندان سے تعلق نہ رکھتا تھا اسے صوبوں کی گورنری نہ مل سکتی تھی

ہر سلجوقی سردار مملوک ترکوں کی ایک بڑی جماعت اپنے ساتھ رکھتا تھا اور تمام کلیدی عہدے انھیں کو دئے جاتے تھے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ رفتہ رفتہ ان مملوک ترکوں کا اثر بہت بڑھ گیا اور جب سلجوقیوں کی حکومت میں ضعف پیدا ہونے لگا اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے تو انھوں نے خود اپنی حکومتیں قایم کرنا شروع کیں۔ چنانچہ تختگین جو توتوش سلجوقی کا مملوک تھا اور اسکے ولی عہد دُقاق کا اتالیق بھی تھا توتوش کے مرنے پر دمشق کی حکومت کا مالک بن بیٹھا۔ اس طرح عماد الدین زنگی نے جو ملک شاہ سلجوقی ثالث کے ایک مملوک کا بیٹا تھا موصل و حلب وغیرہ کی حکومت پر قبضہ کرلیا۔ عراق کے سلجوقی سلطان مسعود کا ایک مملوک آذربیجان پر قابض ہوگیا۔ خوارزم شاہی سلطنت کا بانی انوشتگین سلطان ملک شاہی سلجوقی کا خادم تھا

ارتُوق اور شلغر اسی مملوک سپاہ کے افسر تھے جنھوں نے دیار بکر اور فارس میں اپنی اپنی حکومتیں قایم کرلیں۔ اسی طرح بیگ تگینی، ہزار اسپی اور قتلغ خانی حکومتیں سب کی سب انھیں مملوکوں نے قایم کیں۔ یہاں تک کہ بارھویں صدی عیسوی میں اناطولیہ چھوڑ کر تمام سلجوقی حکومت، ترک مملوکوں کے پاس چلی گئی

بوریہ

دمشق کا ایک حکمراں خاندان جس نے ۴۹۷ھ/۱۱۰۴ء سے ۵۴۹ھ/۱۱۵۴ء تک حکومت کی اس کا بانی دراصل توختگین تھا لیکن حکومت اسکے بیٹے تاج الملک بوری کے نام سے چلی

دمشق سلجوقی حکومت میں شامل تھا اور یہاں گورنر رہا کرتا تھا۔ دُقاق (نابالغ سلجوقی شاہزادہ) اور اس کے بھائی بکتاش کے زمانہ میں توختگین، دمشق کا گورنر تھا (۴۹۷ھ/۱۱۰۴ء سے ۵۲۲ھ/۱۱۲۸ء)۔ اس نے سلجوقی حکومت کی کمزوری سے فایدہ اٹھاکر خود مختاری کا اعلان کردیا

اس کا بیٹا تاج الملوک بوری، بڑا جری شخص تھا اور عنفوان شباب سے اپنے باپ کی معیت میں اس نے صلیبی جنگوں میں حصّہ لینا شروع کیا۔ جب یہ ۵۲۲ھ/۱۱۲۸ء میں اپنے باپ کی جگہ تخت نشین ہوا تو اس کے وزیر طاہر المزدغانی کے ذریعہ اسماعیلیہ جماعت نے حکومت میں کافی درخور حاصل کرلیا یہاں تک کہ اسماعیلیہ جماعت کے سردار ابوالوفا نے طاہر کو اس بات پر راضی کرلیا کہ دمشق فرنگیوں کو دیدیا جائے اور اس کے عوض TYRE لے لیا جائے۔ جب بوری کو اس کا علم ہوا تو اس نے اپنے وزیر طاہر کو قتل کرادیا اور اسی کے ساتھ

دو ہزار اسماعیلیوں کو بھی جو اس وقت دمشق میں پائے جاتے تھے۔ اسی کے ساتھ اس نے دمشق کی مدافعت کا پورا انتظام کیا اور فرنگی فوجوں کو پسپا کر دیا۔ بعد کو اسماعیلی جماعت ہی کے ایک فرد نے دھوکے سے اس کو زخمی کیا (۵۲۵ھ / ۱۱۳۱ء) اور ایک سال بعد وہ انھیں زخموں کی وجہ سے مر گیا۔

اس خاندان کا آخری فرمانروا بوری کا پوتا مجیرالدین ابک تھا (۵۳۴ھ / ۱۱۳۹ء — ۵۴۹ھ / ۱۱۵۴ء)۔ یہ بڑا نااہل تھا اور اپنے سچے خیرخواہوں کے بجائے وہ افرنگیوں پر زیادہ اعتبار کرتا تھا

نورالدین زنگی (حلب کے گورنر) نے یہ رنگ دیکھ کر دمشق پر قبضہ کر لیا تاکہ ابک فرنگیوں کے حوالہ نہ کر دے

بوریئن

(اتابک دمشق)

۴۹۷ھ / ۱۱۰۳ء — ۵۴۹ھ / ۱۱۵۴ء

حکومت = ۵۲ سال

افراد = ۶

تُغتگین سلجوقی فوج کا افسر تھا اور سلطان توتوش کا مملوک۔ ۴۸۸ھ / ۱۰۹۵ء میں یہ شاہزادہ دقاق کا دمشق میں اتابک یا اتالیق مقرر کیا گیا تھا۔ دُقاق کے بعد یہ دمشق پر قابض ہو گیا

سیف الاسلام ظاہرالدین تغتگین		۴۹۷ھ / ۱۱۰۳ء
تاج الملوک بوری	تغتگین کے بیٹے	۵۲۲ھ / ۱۱۲۸ء
شمس الملوک اسماعیل	تغتگین کے بیٹے	۵۲۶ھ / ۱۱۳۲ء
شہاب الدین محمود	تغتگین کے بیٹے	۵۲۹ھ / ۱۱۳۴ء
جمال الدین محمد	تغتگین کے بیٹے	۵۳۳ھ / ۱۱۳۸ء
مُجیرالدین اُبک (اُنُز) = (محمد کا بیٹا)		۵۳۴ھ / ۱۱۳۹ء —— ۵۴۹ھ / ۱۱۵۴ء

(زنگی خاندان)
اتابک عراق و شام

زنگی خاندان

(اتابک عراق و شام)

موصل وغیرہ

اتابک عمادالدین زنگی، آقسنقُور (ملک شاہ سلجوقی کے ترکی غلام) کا لڑکا تھا۔ اقسنقور، توتوش کی طرف سے حلب کا گورنر تھا۔ (۴۷۷ھ / ۱۰۸۵ء — ۴۸۷ھ / ۱۰۹۴ء) جب اس نے بغاوت کی تو اسے قتل کر کے اس کے بیٹے زنگی کو عراق و بغداد کا گورنر بنایا گیا (۵۲۱ھ / ۱۱۲۷ء)۔ اس نے

اسی سال موصل، سنجار، جزیرہ اور حرّان فتح کر لیا اور دوسرے سال حلب اور دوسرے مقاماتِ شام پر قبضہ کر لیا اس نے صلیبی جنگوں میں نمایاں حصّہ لیا۔ اس کے مرنے پر اس کی حکومت اس کے دو بیٹوں نورالدین محمود اور سیف الدین غازی میں تقسیم ہو گئی نورالدین نے شام لے لیا اور سیف الدین نے موصل و عراق

بعد کو نورالدین کی نسل تو شام میں ختم ہو گئی لیکن اسی کی ایک شاخ سنجار کی حکمراں ہو گئی اور کچھ دن بعد اسی کی دوسری شاخ جزیرہ کی مالک بن بیٹھی

سنجار ۶۱۷ھ/۱۲۲۰ء میں ایوبی خاندان کے پاس چلا گیا اور دوسری حکومتیں لولو کے قبضہ میں آگئیں جو موصل کے زنگی خاندان کے آخری فرمانروا کا مملوک و وزیر تھا اس کی حکومت بعد کو مغلوں کے ہاتھ آئی

زنگی خاندان

(الف)

(اتابک موصل)

۵۲۱ھ/۱۱۲۷ء — ۶۳۱ھ/۱۲۳۴ء
حکومت = ۱۰۸ سال
افراد = ۱۱

عمادالدین زنگی (مع حلب)	۵۲۱ھ/۱۱۲۷ء
سیف الدین غازی اول	۵۴۱ھ/۱۱۴۶ء
قطب الدین مودود	۵۴۴ھ/۱۱۴۹ء
سیف الدین غازی ثانی	۵۶۵ھ/۱۱۶۹ء
عزالدین مسعود اول	۵۷۶ھ/۱۱۸۰ء
نورالدین ارسلان شاہ اول	۵۸۹ھ/۱۱۹۳ء
عزالدین مسعود ثانی	۶۰۷ھ/۱۲۱۰ء
نورالدین ارسلان شاہ ثانی	۶۱۵ھ/۱۲۱۸ء
ناصرالدین محمود	۶۱۶ھ/۱۲۱۹ء
بدرالدین لولو	۶۳۱ھ/۱۲۳۳ء
اسماعیل بن لولو	۶۵۷ھ/۱۲۵۹ء — ۶۶۰ھ/۱۲۶۲ء (مغل)

زنگی خاندان

(ب)

اتابک شام

۵۴۱ھ/۱۱۴۶ء — ۵۷۷ھ/۱۱۸۱ء
حکومت = ۳۶ سال
افراد = ۲

نورالدین محمود بن زنگی	۵۴۱ھ/۱۱۴۶ء
صالح اسماعیل	۵۶۹ھ/۱۱۷۳ء — ۵۷۷ھ/۱۱۸۱ء

{ ۵۷۷ھ میں موصل اور سنجار کے اتابک خاندان کا قبضہ ہو گیا اور اس کے بعد ۵۷۹ھ میں ایوبی خاندان کا }

زنگی خاندان

(اتابک سنجار)

(ج)

عمادالدین زنگی بن مودود
قطب الدین محمد

۵۶۶ھ/۱۱۷۰ء	عمادالدین شاہنشاہ	۶۱۶ھ/۱۲۱۹ء
۵۹۴ھ/۱۱۹۷ء	محمود (یا عُمر)	۶۱۶ھ/۱۲۱۹ء — ۶۱۷ھ/۱۲۲۰ء

(ایوبی خاندان)

۵۶۶ھ/۱۱۷۰ء — ۶۱۷ھ/۱۲۲۰ء
حکومت = ۵۱ سال
افراد = ۴

زنگی خاندان

(اتابک جزیرہ)

(د)

معزالدین سنجار شاہ
معزالدین محمود

۵۷۶ھ/۱۱۸۰ء	مسعود	۶۴۸ھ/۱۲۵۰ء — ×
۶۰۵ھ/۱۲۰۸ء		

(ایوبی خاندان)

۵۷۶ھ/۱۱۸۰ء — ۶۴۸ھ/۱۲۵۰ء
حکومت = ۷۱ سال
افراد = ۳

بکتگین خاندان

اتابک اربیلا وغیرہ

۵۳۹ھ/۱۱۴۴ء — ۶۳۰ھ/۱۲۳۲ء
حکومت = ۸۹ سال
افراد = ۳

۵۳۹ھ/۱۱۴۴ء میں عمادالدین زنگی نے اپنے ایک ترکی افسر زین الدین علی کوچک بن بکتگین کو گورنر موصل مقرر کیا۔ اس کے بعد ۵۴۴ھ/۱۱۴۹ء میں سنجار اور اس کے بعد حرّان، تکریت، اربیل وغیرہ بھی اس کے سپرد کر دئے

جب زین الدین کا اربیل میں انتقال ہوا (۵۶۳ھ/۱۱۶۷ء) تو اس کا بڑا بیٹا مظفر الدین کوکبوری بھاگ کر حرّان چلا گیا اور اربیل اسکے دوسرے بیٹے زین الدین یوسف کے قبضہ میں آگیا

یوسف کے مرنے پر (۵۸۶ھ/۱۱۹۰ء) صلاح الدین جو اُس وقت تمام شام و عراق پر چھایا ہوا تھا، کوکبوری کو اس کے بھائی کی جگہ اربیل اور شہرزور کا گورنر بنا دیا اور حرّان، رُہا اور سُمیسات کی حکومت اس کے بھتیجے تقی الدین عمر کے سپرد کی۔ کوکبوری ۶۳۰ھ/۱۲۳۲ء میں لاولد مرا اور یہ علاقہ عباسی حکومت میں شامل ہو گیا

زین الدین علی کوچک بن بکتگین
زین الدین یوسف بن علی (اربیل)

۵۳۹ھ/۱۱۴۴ء	مظفر الدین کوکبوری بن علی (حرّان)	۵۶۳ھ/۱۱۶۷ء
۵۶۳ھ/۱۱۶۷ء	" " (اربیل)	۵۸۶ھ/۱۱۹۰ء — ۶۳۰ھ/۱۲۳۲ء

(عباسی خاندان اور پھر مغل)

خاندانِ اُورتُوق

(دیار بکر)

اُورتُوق بن اُکسُب ترکمانی سلجوقی فوج کا ایک افسر تھا۔ جب دمشق کے سلجوق سلطان توتوش (فرمانروائے دمشق) نے یروشلم فتح کیا تو اورتوق کے مرنے پر (۴۸۴ھ/۱۰۹۱ء) اس کے دو بیٹے سُکمان اور ایلغازی اس کے جانشین ہوئے۔ جب ۴۸۹ھ/۱۰۹۱ء میں یروشلم فاطمی حکومت میں شامل ہوگیا تو سکمان رُوہا چلا گیا اور ایلغازی، عراق پہونچ گیا

۴۹۵ھ/۱۱۰۱ء میں سلطان سلجوق محمد نے ایلغازی کو بغداد کا حاکم مقرر کیا اور سُکمان کو حصن کیفہ (دیار بکر) کا گورنر بنا کر بعد کو ماردین بھی اسکے سپرد کر دیا۔ لیکن ۵۰۲ھ/۱۱۰۸ء میں ماردین پھر ایلغازی کو مل گیا اور اس طرح اورتوقی خاندان کی دو شاخیں کیفہ اور ماردین میں قایم ہوگئیں

کیفہ کی شاخ نے جب بعد کو صلاح الدین کی اطاعت قبول کرلی تو ۵۷۹ھ/۱۱۸۳ء میں اسے شہر عامد بھی دیدیا گیا۔ اس خاندان کو الکامل ایوبی نے ۶۲۹ھ/۱۲۳۱ء ختم کر دیا، لیکن اس کی ایک شاخ دیار بکر میں خَرتَ پرت پر ۵۲۱ھ/۱۱۲۷ء سے ۶۲۰ھ/۱۲۲۳ء تک حکومت کرتی رہی

ایلغازی نے ۵۱۱ھ/۱۱۱۷ء میں حلب پر قبضہ کر لیا اور ۵۱۵ھ/۱۱۲۱ء میں سلجوق سلطان محمود نے میافارقین (دیار بکر) کی گورنری بھی اسکے سپرد کر دی۔ اس طرح ماردین اور میافارقین دونوں جگہ اس کے خاندان کی حکومت قایم ہوگئی۔ میافارقین ۵۸۰ھ/۱۱۸۴ء میں تیمور کے پاس چلا گیا اور ماردین کی حکومت بعد کو ایوبی خاندان میں منتقل ہوگئی

۵۱۷ھ/۱۱۲۳ء میں حلب ایک دوسرے اورتوقی سردار بلک بن بہرام نے فتح کر لیا۔ خرت پرت اس سے دو سال قبل پہلے ہی اس نے لے لیا تھا

آل اورتوق

(الف)

کیفہ

۴۹۵ھ/۱۱۰۱ء — ۶۲۹ھ/۱۲۳۱ء

حکومت = ۱۳۱ سال

افراد = ۸

معین الدولہ سُکمان اول	۴۹۵ھ/۱۱۰۱ء
ابراہیم	۴۹۸ھ/۱۱۰۴ء
رکن الدولہ داؤد	۵۰۲ھ/۱۱۰۸ء
فخر الدین قرہ ارسلان	۵۴۳ھ/۱۱۴۸ء
نور الدین محمد	۵۷۰ھ/۱۱۷۴ء
قطب الدین سُکمان ثانی	۵۸۱ھ/۱۱۸۵ء
ناصر الدین محمود	۵۹۷ھ/۱۲۰۰ء
رکن الدین مودود	۶۱۹ھ/۱۲۲۲ء — ۶۲۹ھ/۱۲۳۱ء

(ایوبی خاندان)

آل اورتوق

(ب)

(ماردین)

۵۰۲ھ/۱۱۰۸ء — ۸۱۱ھ/۱۴۰۸ء

حکومت = ۳۰۰ سال

افراد = ۱۷

نجم الدین الغازی	۵۰۲ھ/۱۱۰۸ء
حسام الدین تمورتاش	۵۱۶ھ/۱۱۲۲ء

نجم الدین الپی	۵۴۷ھ / ۱۱۵۲ء	عماد الدین علی الپی (العادل)		۷۱۲ھ / ۱۳۱۲ء
قطب الدین الغازی	۵۷۲ھ / ۱۱۷۶ء	شمس الدین صالح		۷۱۲ھ / ۱۳۱۲ء
حسام الدین یولوق ارسلان	۵۸۰ھ / ۱۱۸۴ء	احمد منصور		۷۶۵ھ / ۱۳۶۳ء
نصیر الدین اورتوق ارسلان المنصور	۵۹۷ھ / ۱۲۰۰ء	محمود الصالح		۷۶۹ھ / ۱۳۶۷ء
نجم الدین غازی اول (السعید)	۶۳۷ھ / ۱۲۳۹ء	داؤد المظفر		۷۶۹ھ / ۱۳۶۷ء
قرہ ارسلان مظفر	۶۵۸ھ / ۱۲۶۰ء	مجد الدین عیسیٰ (الظاہر)		۷۷۸ھ / ۱۳۷۶ء
شمس الدین داؤد	۶۹۱ھ / ۱۲۹۲ء	صالح	۸۰۹ھ / ۱۴۰۶ء	۸۱۱ھ / ۱۴۰۸ء
نجم الدین غازی ثانی (المنصور)	۶۹۳ھ / ۱۲۹۴ء	(قرہ قیونلی)		

شاہانِ آرمینیا

۴۹۳ھ / ۱۱۰۰ء — ۶۰۴ھ / ۱۲۰۷ء

حکومت = ۹۸ سال

افراد = ۸

سکمان القطبی نے (جو سلجوقی گورنر آذربیجان قطب الدین اسماعیل کا مملوک تھا) ۴۹۳ھ / ۱۱۰۰ء میں مردانیوں کے ہاتھ سے آرمینیا کا قصبہ الخلاط چھین لیا اور اس کے خاندان میں یہ حکومت تقریباً ایک صدی تک قایم رہی۔ یہاں تک کہ ۱۲۰۷ء میں ایوبیوں نے فتح کر لی

سکمان قطبی	۴۹۳ھ / ۱۱۰۰ء	سیف الدین بیگتمور		۵۷۹ھ / ۱۱۸۳ء
ظاہر الدین ابراہیم شاہِ ارمن	۵۰۶ھ / ۱۱۱۲ء	بدر الدین آق سنقور		۵۸۹ھ / ۱۱۹۳ء
احمد	۵۲۱ھ / ۱۱۲۷ء	المنصور محمد		۵۹۴ھ / ۱۱۹۸ء
ناصر الدین سکمان ثانی	۵۲۲ھ / ۱۱۲۸ء	عز الدین بلبن	۶۰۳ھ / ۱۲۰۶ء —	۶۰۴ھ / ۱۲۰۷ء

(ایوبی)

اتابک
(آذربیجان)

۵۳۱ھ / ۱۱۳۶ء — ۶۲۲ھ / ۱۲۲۵ء

حکومت = ۸۸ سال

افراد = ۵

عراق کے سلجوق سلطان مسعود کا ایک ترکی مملوک ایلدغز تھا۔ مسعود نے اپنی بیوہ سالی کی شادی اس سے کر دی اور آذربیجان کی حکومت بھی دے دی

اس کے بیٹے محمد نے عراق کی سلجوقی حکومت پر بھی اقتدار قایم کر لیا۔ اس کے بعد اس کا بھائی قزل ارسلان نائب آذربیجان اس کا جانشین ہوا، لیکن یہ قتل کر دیا گیا اور اس کے دو بھتیجے اس کی جگہ فرمانروا ہوئے

شمس الدین ایلدغز	۵۳۱ھ / ۱۱۳۶ء	ابوبکر		۵۸۷ھ / ۱۱۹۱ء
محمد پہلوان جہاں	۵۶۸ھ / ۱۱۷۲ء	مظفر الدین ازبگ	۶۰۷ھ / ۱۲۱۰ء —	۶۲۲ھ / ۱۲۲۵ء
قزل ارسلان عثمان	۵۸۱ھ / ۱۱۸۵ء	(خوارزم شاہی)		

سلغری خاندان

(اتابک فارس)

۵۴۳ھ / ۱۱۴۸ء — ۶۸۶ھ / ۱۲۸۷ء
حکومت = ۱۴۰ سال
افراد = ۹

سلغر ایک ترکمانی سردار تھا جو خراسان چلا آیا تھا اور لوٹ مار کی زندگی بسر کرتا تھا، بعد کو سلجوق طغرل بیگ کا ملازم ہوگیا۔
اسی خاندان کا ایک فرد سنقور بن مودود ۵۴۳ھ / ۱۱۴۸ء میں فارس پر قابض ہوگیا اور اس کے خاندان نے یہاں تقریباً ڈیڑھ صدی تک حکومت کی۔ اس خاندان کے ایک فرمانروا اتابک سعد نے شاہِ خوارزم کی باجگزاری قبول کرکے اصطخر اور اشکوران بھی حوالہ کر دیا۔ دوسرے فرمانروا اتابک ابوبکر نے (شیخ سعدی اسی کے دربار سے وابستہ تھے) اوگتائی خاں مغل کی اطاعت قبول کرکے قتلغ خاں کا خطاب حاصل کیا۔
بعد کو اس خاندان کے افراد مغلوں کی ماتحتی میں آگئے۔ اس خاندان کی آخری فرمانروا ایک خاتون عبش تھی جس سے ہلاکو کے بیٹے منگو تیمور نے شادی کرلی

سنقور	۵۴۳ھ / ۱۱۴۸ء	محمد	۶۵۸ھ / ۱۲۶۰ء
زنگی	۵۵۷ھ / ۱۱۶۲ء	محمد شاہ	۶۶۰ھ / ۱۲۶۲ء
تکلا	۵۷۱ھ / ۱۱۷۵ء	سلجوق شاہ	۶۶۰ھ / ۱۲۶۲ء
سعد	۵۹۱ھ / ۱۱۹۵ء	عبش (سعد کی بیٹی)	۶۶۲ھ / ۱۲۶۳ء — ۶۸۶ھ / ۱۲۸۷ء
ابوبکر	۶۲۳ھ / ۱۲۲۶ء		

خاندان ہزاراسپی

(اتابک لورستان)

۵۴۳ھ / ۱۱۴۸ء — ۷۴۰ھ / ۱۳۳۹ء
حکومت = ۱۹۲ سال
افراد = ۱۴

ابوطاہر ایک جنرل تھا جسے سلغری اتابک نے لورستان کو زیر کرنے کے لئے ۵۴۳ھ / ۱۱۴۸ء میں مامور کیا تھا اس نے لورستان فتح کرکے یہاں اپنی حکومت قایم کرلی۔ بعد کو مغل اباگا نے خوزستان بھی دیدیا۔ اتابک افراسیاب نے ارغون کے مرنے پر اصفہان بھی لے لیا تھا لیکن جلدی ہاتھ سے نکل گیا
اس خاندان نے ۷۴۰ھ / ۱۳۳۹ء تک حکومت کی۔ اس کا پایۂ حکومت ایداج تھا۔ اس کے ایک فرمانروا یوسف شاہ ثانی نے شوستر، حویزہ، اور بصرہ بھی فتح کرلیا تھا
لورستان کے چھوٹے حصہ میں ایک اور چھوٹا خاندان اتابکوں کا بارھویں صدی عیسوی تک حکمراں رہا

ابوطاہر بن محمد	۵۴۳ھ / ۱۱۴۸ء	یوسف شاہ اول	۶۷۳ھ / ۱۲۷۴ء
نصرت الدین ہزار اسپ	۶۰۰ھ / ۱۲۰۳ء	افراسیاب اول	۶۸۷ھ / ۱۲۸۸ء
تکلا	۶۵۰ھ / ۱۲۵۲ء	نصرت الدین احمد	۶۹۶ھ / ۱۲۹۶ء
شمس الدین الپ ارغو	۶۵۷ھ / ۱۲۵۹ء	رکن الدین یوسف شاہ ثانی	۷۳۳ھ / ۱۳۳۲ء

مظفر الدین افراسیاب ثانی	۷۴۰ھ / ۱۳۳۹ء	ابوسعید	۸۱۵ھ / ۱۴۰۸ء
شمس الدین پشنگ (یا نورالورد)	۷۵۶ھ / ۱۳۵۵ء	حسین	۸۲۰ھ / ۱۴۱۷ء
احمد	۷۸۰ھ / ۱۳۷۸ء	غیاث الدین	۸۲۷ھ / ۱۴۲۳ء

۴۷۰ھ / ۱۰۷۷ء — ۶۲۸ھ / ۱۲۳۱ء

حکومت = ۱۵۵ سال

افراد = ۸

خوارزم شاہی

بلکاتگین غزنوی کا ایک ترک غلام تھا انوشتگین۔ یہ ملک شاہ سلجوقی کے زمانہ میں اس کے آبدار خانہ کا مہتمم ہوگیا اور بعد کو خوارزم (خیوا) کا گورنر بنا دیا گیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا خوارزم شاہ کا لقب اختیار کرکے اس کا جانشین ہوا۔ اس خاندان کا سب سے پہلا شخص جس نے خودمختاری حاصل کی اتسیز تھا۔ سلطان سنجر نے اس کو خوارزم سے نکال دیا تھا مگر یہ پھر واپس آیا اور خوارزم کا مالک ہوگیا اور دریائے سیحون کے ساحلی مقام جند تک اپنی حکومت وسیع کرلی

اس کے بعد تکوش نے خراسان، رے اور اصفہان بھی اپنی حکومت میں شامل کرلئے (۵۸۹ھ / ۱۱۹۳ء — ۵۹۰ھ / ۱۱۹۴ء) اور اس کے بیٹے علاؤالدین محمد نے خراسان میں غوریوں سے جنگ کرکے ۶۰۶ھ / ۱۲۱۰ء تک فارس کے بڑے حصہ پر قبضہ کرلیا، بخارا و سمرقند بھی لے لیا اور گورخان والی قرہ ختائی کے خلاف فوجکشی کرکے اس کے پایہ تخت اوترار پر بھی قابض ہوگیا۔ ۶۱۱ھ / ۱۲۱۴ء میں وہ افغانستان میں داخل ہوا اور غزنہ پر قبضہ کرلیا اور ۶۱۴ھ میں مذہب شیعہ اختیار کرکے عباسی خلافت کو بھی اس نے ختم کرنا چاہا، لیکن اسی دوران میں چنگیز خاں نمودار ہوا اور محمد اس کے مقابلہ سے بھاگ کر بحر اخضر کے کسی جزیرہ میں پناہ گزیں ہوا اور وہیں ۶۱۷ھ / ۱۲۲۰ء میں انتقال کرگیا

اس کے بعد اس کے تینوں بیٹے فارس میں ادھر ادھر آوارہ زندگی بسر کرتے رہے۔ ایک بیٹا جلال الدین دو سال تک ہندوستان بھی آکر رہا اور ۶۲۲ھ سے ۶۲۸ھ آذربیجان پر قبضہ پانے کی کوشش کرتا رہا۔ آخرکار ۶۲۸ھ / ۱۲۳۱ء میں مغلوں نے اسے جلاوطن کردیا۔

انوشتگین	۴۷۰ھ / ۱۰۷۷ء	سلطان شاہ محمود	۵۶۸ھ / ۱۱۷۲ء
قطب الدین محمد	۴۹۰ھ / ۱۰۹۷ء	تکوش	۵۶۸ھ / ۱۱۷۲ء
اتسیز	۵۲۱ھ / ۱۱۲۷ء	علاؤالدین محمد	۵۹۶ھ / ۱۱۹۹ء
ال ارسلان	۵۵۱ھ / ۱۱۵۶ء	جلال الدین منگ برتی	۶۱۷ھ / ۱۲۲۰ء — ۶۲۸ھ / ۱۲۳۱ء

(مغل)

۶۱۹ھ / ۱۲۲۲ء — ۷۰۳ھ / ۱۳۰۳ء

حکومت = ۸۵ سال

افراد = ۸

قتلغ خانی

(کرمان)

براک حاجب (قرہ خطائی) کا رہنے والا تھا اور علاؤالدین (خوارزم شاہی) کا فوجی افسر تھا۔ جب چنگیز خاں کے حملہ کے

بعد خوارزم شاہی حکومت ختم ہوئی تو اس نے ۶۱۹ھ / ۱۲۲۲ء میں کرمان پر اپنا اقتدار قایم کرلیا جسے مغل اوگوتے نے بھی تسلیم کرلیا اور قتلغ خاں کا خطاب مرحمت کیا

یہ خاندان کرمان کی حدود سے آگے نہ بڑھ سکا اور ہمیشہ فارس کے مغلوں کا تابع رہا، اس خاندان کے آخری فرمانروا کی لڑکی فارس کے مظفری خاندان کے فرمانروا محمد کو بیاہی گئی

بُراک حاجب قتلغ خاں	۶۱۹ھ / ۱۲۲۲ء	جلال الدین سُیُورغاتمش	۶۸۱ھ / ۱۲۸۲ء
رکن الدین خوجۃ الحق	۶۳۲ھ / ۱۲۳۴ء	صفوۃ الدین بادشاہ خاتون	۶۹۳ھ / ۱۲۹۳ء
قطب الدین محمد	۶۵۰ھ / ۱۲۵۲ء	جلال الدین محمد شاہ	۶۹۴ھ / ۱۲۹۴ء
قُتلغ خاتون (بیوہ قطب الدین محمد)	۶۵۵ھ / ۱۲۵۷ء	قطب الدین شاہجہاں	۷۰۳ھ / ۱۳۰۳ء — ۷۰۱ھ / ۱۳۰۱ء
(مغل گورنر ۷۴۰ھ تک		اور پھر مظفری خاندان)	

ذوالقدر

ایک ترکمانی حکمراں خاندان جس نے چودھویں صدی عیسوی کے وسط میں تقریباً ڈیڑھ سو سال تک ملاطیہ اور البستان میں حکومت کی زین الدین کرج بن ذوالقدر پہلا فرمانروا تھا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا خلیل جانشین ہوا (۷۵۴ھ یا ۷۸۲ھ یا ۷۸۸ھ)

کرج نے دمشق و حلب کے گورنر سے جنگ کرکے خلیل کے بعد اس کا بھائی سُولی بیگ تخت نشین ہوا (۷۸۸ھ سے ۸۰۰ھ تک)
اس نے مصریوں کو شکست دیکر اپنی سیادت البستان ان سے تسلیم کرالی۔ لیکن بعد کو سلطان برقوق کے ایک آدمی نے اسے قتل کردیا

سولی بیگ کے بعد ناصر الدین محمد، خلیل کا بیٹا تخت نشین ہوا (۸۰۰ھ سے ۸۴۶ھ تک) اور ناصر الدین کے بعد اس کا بیٹا سلیمان بیگ (۸۴۶ھ سے ۸۵۸ھ تک)۔ اس کے بعد اس کا بیٹا ملک ارسلان فرمانروا ہوا (۸۵۸ھ سے ۸۷۰ھ تک) اس کی وفات پر مملوک سلطان نے اس کے بھائی شاہ بُدق کو تخت نشین کیا اور سلطان محمد ثانی نے سلیمان بیگ کے لڑکے شاہ سوار کو ذوالقدر اور بوزوقلی کے قبایلی علاقوں کا حکمراں بنادیا۔ شاہ بدق جب ۸۷۲ھ میں بھاگ کر مصر چلا گیا تو شاہ سوار اس کے علاقہ پر قابض ہوگیا، لیکن مصریوں نے اسی سال اس کو پکڑ کر قتل کرادیا اور پھر شاہ بدق نے تخت حاصل کیا، لیکن چند دن بعد ہی اس کے دوسرے بھائی علاؤالدولہ نے (سلطان محمد ثانی کی مدد سے) اس کے خلاف فوجکشی کرکے اسے نکال دیا (۸۸۴ھ) اور مصری حکومت نے جسے علاؤالدولہ نے ملا لیا تھا، شاہ بدق کو گرفتار کرلیا۔
اس کے بعد شاہ بدق نے بایزید ثانی کی مدد سے پھر اپنی حکومت واپس لینا چاہی لیکن علاؤالدولہ نے پھر اسے گرفتار کرکے قتل کرادیا

اس کے بعد علاؤالدولہ اطمینان کے ساتھ حکومت کرنے لگا اور عثمانی خاندان (ترک) سے اس کے تعلقات اچھے ہوگئے، کیونکہ اسکی بہن بایزید ثانی کے نکاح میں آگئی تھی جس سے سلطان سلیم اول پیدا ہوا، بعد کو علاؤالدولہ نے بھی دیاربکر پر بھی قبضہ کرلیا لیکن ۹۱۳ھ / ۱۵۰۷ء میں شاہ اسماعیل نے اسے شکست دیکر دیاربکر چھین لیا

اس کے بعد سلطان سلیم نے اس کی قوت بالکل توڑدی اور اس کو مع اس کے چار بیٹوں کے قتل کرادیا۔ اس کے بعد علی بیگ، شاہ سوار کا بیٹا تخت نشین ہوا (۹۲۰ھ) لیکن اس کے کچھ زمانہ میں حکومت ختم ہوگئی اور اس کی حیثیت ترکی حکومت کی ایک صوبہ داری کی سی رہ گئی۔

جانشینانِ سلاجقہ

(مغرب میں)

(امراءِ ارضِ روم)

کراسی	(میسیا)
حامد	(پسیدیا)
کرمیان	(فریگیا)
تکّا	(لیسیا)
صارون خان	(لیڈیا)
آیدین	(لیڈیا)
منتشا	(کاریا)
قزل احمدلی	(پفلاگونیا)
قرمان	(لیکونیا)
ترک عثمانلی	(ترکی)

جانشینانِ سلاجقہ

(مغرب میں)

فارس، شام اور عراق کی وسیع سلطنت میں اتابکوں اور دوسرے سلجوقی افسران کے حکمراں خاندانوں کا حال آپ کو معلوم ہو چکا اور اسی کے ساتھ یہ بھی کہ تیرھویں صدی عیسوی میں مغلوں نے آکر ان خاندانوں کو کس طرح ختم کیا، لیکن سلجوقی سلطنت کا ایک حصہ ایسا بھی تھا جہاں مغلوں کے قدم نہ پہونچ سکے اور جہاں سلجوقیوں کے بعد ایک بہت بڑی سلطنت قایم ہوئی جو ابتک باقی ہے۔ اس کا نام سلطنت ترکی ہے

لیکن قبل اس کے کہ مغلوں اور سلاطین ترکی کے متعلق گفتگو کی جائے، مختصراً ان خاندانوں کا ذکر ضروری ہے جو سلاجقہ کے بعد مغربی حصۂ سلطنت میں اُبھرے اور فنا ہوئے

دوسرے نصف تیرھویں صدی میں سلاجقۂ ارض روم، فارس کی مغل حکومت کے باجگزار ہو گئے تھے اور ایک مغل گورنر اناطولیہ میں رہتا تھا، لیکن مغلوں کا اثر اس دور دراز صوبہ پر بہت کم تھا اور سلاجقہ کے زوال کے بعد جو متعدد چھوٹی چھوٹی حکومتیں یہاں قایم ہو گئی تھیں، فارس کی مغل حکومت کی کم پروا کرتی تھیں اور مغل حکومت بھی ان کی طرف زیادہ متوجہ نہ تھی

مغرب میں سلاجقہ کی حکومت ختم ہونے کے بعد جو چھوٹی چھوٹی حکومتیں یہاں قایم ہوئیں وہ یہ تھیں :-

کراسی خاندان مایسیا میں ـــــ صاروخان اور آئدین خاندان لیڈیا میں ـــــ منتاشا خاندان کاریا میں ـــــ تکّا خاندان لیسیا اور پمفیلیا میں ـــــ خاندان حامد پسیڈیا اور اساریا میں ـــــ خاندان قرمان لائی کونیا میں ـــــ کرمیان کا فرائی جیا میں ـــــ قزل احمدلی کا پفلاگونیا میں ـــــ خاندان عثمان، فرائی جیا اور ایک ٹیٹس میں

اور یہی آخری خاندان عثمان ایسا تھا جو سب سے زیادہ چھوٹا تھا اور اسی نے تمام دوسرے خاندانوں کو ختم کیا۔ اس نے کراسیا کو ۷۳۶ھ/۱۳۳۶ء میں لے لیا، حامدی حکومت کو ۷۸۳ھ/۱۳۸۲ء میں جہیز کی صورت سے حاصل کر لیا۔ ۷۹۲ھ/۱۳۹۰ء میں بایزید نے کرمیان۔ تکّا۔ صاروخان۔ آیدین اور منتاشا کو ایک ہی حملہ میں ختم کر دیا اور ۷۹۴-۹۵ھ/۱۳۹۲-۹۳ء میں قرمان اور قزل احمدلی کو بھی فتح کر لیا۔ یعنی چودھویں صدی کے اخیر تک ایک صدی کے اندر اندر نو حریف خاندانوں کو اس نے مغلوب کر لیا

انگورہ کی لڑائی کے بعد (۸۰۴ھ/۱۴۰۲ء) جب تیمور نے بایزید کو شکست دیکر قید کر لیا تو کراسی اور حامد خاندانوں کے علاوہ باقی تمام خاندانوں کو مغلوں نے پھر اُبھارا، لیکن اس زمانہ میں ترک خاندان بھی آہستہ آہستہ سنبھل رہا تھا۔ اس لئے ۸۲۶ھ/۱۴۲۳ء اور ۸۳۲ھ/۱۴۲۹ء کے درمیان سلطان مراد نے پانچ خاندانوں کی حکومتوں پر پھر قبضہ کر لیا اور ۸۷۰ھ/۱۴۶۶ء میں قرمان پر دوبارہ تسلط قایم ہونے کے بعد محمد ثانی کے عہد میں یہ تمام علاقہ پھر ترکوں کے ہاتھ آگیا

ترکی حکومت (حکومت آل عثمان)

آغاز حکومت = ۶۹۹ھ/۱۲۹۹ء

افراد = ۳۷

عثمانی ترک قبیلۂ اُغوز کی ایک چھوٹی سی شاخ تھی جس کے افراد کو تیرھویں صدی کے آغاز میں مغلوں نے خراسان سے نکال دیا

تھا اور انھوں نے ارض روم میں پناہ لی تھی۔ یہ زمانہ یہاں سلجوقی حکومت کا تھا

چونکہ انھوں نے لڑائی میں سلجوقیوں کی مدد کی تھی اس لئے ان کو اجازت مل گئی تھی کہ صوبۂ فراِجیا ایک ٹیٹس (جس کا نام بعد کو سلطان اونی ہوگیا) کی چراگاہوں میں اپنے مویشی چرا لیا کریں اور مقام (سگد) سگوت کو اپنا ہیڈ کوارٹر بنالیں۔ اسی جگہ اسی قبیلہ میں ایک شخص عثمان پیدا ہوا (۶۵۶ھ / ۱۲۵۸ء) جو سلطنت ترکی کا بانی تھا اس کے باپ کا نام ارطغرل تھا اور دادا کا سلیمان شاہ

اس نے ہوش سنبھالتے ہی ہاتھ پاؤں نکالے، بازنطینی سلطنت کی طرف بڑھنے لگا اور اس کے بیٹے اورخان نے بروسہ اور نکائیا پر قبضہ کرلیا، کراسی حکومت کو ختم کیا اور ینی چری (نئی ترکی فوج) کی تنظیم شروع کی

۷۵۹ھ / ۱۳۵۸ء میں ترکوں نے گیلی پول کو قلعہ بند کرکے بازنطینی حکومت کو زیر کرنے کے لئے بڑھنا شروع کیا۔ چند سال میں اڈریانوپل (ادرنہ) اور فلپوپولس کو فتح کرلیا اور مرتزا (۱۳۶۴ء) کوسووو (۱۳۸۹ء) نکوپولس (۱۳۹۴ء) کی فتوحات کے بعد ترک سوا قسطنطنیہ کے تمام جزیرہ نمائے بلقان پر چھاگئے

اسی زمانہ میں تیمور نے ارض روم پر حملہ کردیا اور ۸۰۴ھ / ۱۴۰۲ء میں بمقام انگورہ مغلوں اور ترکوں کی بڑی سخت لڑائی ہوئی جس میں ترکی کے سلطان بایزید اول کو شکست ہوئی اور سلطنت متزلزل ہوگئی

محمد اول کے زمانہ میں حالت کچھ سنبھلی اور مراد ثانی نے ایک طرف ہنگری کی افواج کو پسپا کرکے اور دوسری طرف ورنا میں عیسائی مجاہدین صلیب کو شکست دیکر (۱۴۴۴ء) کھویا ہوا اقتدار پھر حاصل کرلیا اس کے بعد ۱۴۵۳ء میں محمد ثانی نے قسطنطنیہ فتح کرکے بازنطینی حکومت کو بالکل ختم کردیا اس کے بعد کریمیا پر بھی قبضہ ہوگیا (۱۴۷۵ء) جزائر ایجین بھی ہاتھ آگئے اور اوٹرانٹو (اٹلی) کے قلعہ پر ترکی پرچم لہرانے لگا

سلیم اول نے اپنے آٹھ سال کے عہد حکومت میں شاہ فارس کو شکست دیکر کردستان اور دیار بکر کو بھی ترکی حکومت میں شامل کرلیا شام، مصر اور عرب پر بھی قبضہ ہوگیا (۱۵۱۷ء) اور حرمین پر بھی

سلیم کے بعد سلیمان اعظم کا زمانہ آیا اور اس کی فتوحات نے سلیم کے زمانہ کو بھی بھلا دیا۔ ۱۵۲۲ء میں اس نے رھوڈس فتح کرلیا ۱۵۲۱ء میں شمال کی طرف بلغراد پر قابض ہوگیا اور ۱۵۲۶ء میں ہنگری کو شکست دیکر وہاں کے بادشاہ لوئس ثانی اور اسکے دو ہزار سپاہیوں کو تہ تیغ کردیا اور ڈیڑھ صدی تک ہنگری ترکی کا باجگزار رہا

سلیمان نے ۱۵۲۹ء میں ویآنہ پر بھی حملہ کیا اور آرک ڈیوک فرڈننڈ کو اپنا باجگزار بنالیا۔ سلیمان اعظم کی شہرت کا انحصار محض اس کی مسلسل کامیابیوں پر نہ تھا بلکہ اس پر بھی کہ اس نے اپنے اقتدار کو اس عہد میں بڑھایا جو چارلس اول، فرانسس اول، ملکۂ الزبتھ کا زریں عہد تھا۔ چارلس ہی کے زمانہ میں اس نے ہنگری کو فتح کیا اور ویانا کا محاصرہ کیا اور سواحل اسپین تک تاخت کرکے اس کے بحری کمانڈروں باربروسہ، پیالی اور ڈراگوٹ نے بحر روم کی تمام ساحلی حکومتوں کو متزلزل کردیا۔ اس نے رہا سہا ئے بربر سے اسپین والوں کو بھی باہر نکال دیا اور ۱۵۳۸ء کی بحری جنگ میں دشمن کو شکست فاش دی

سلیمان اعظم کی حکومت بُداپسٹ (ساحل ڈینوب) سے اسوان (ساحل دریائے نیل) اور دریائے فرات سے لیکر جبرالٹر (جبل الطارق) تک وسیع ہوگئی تھی

ترکی کے اس زبردست اقتدار کو سب سے پہلی ضرب اس وقت پہونچی جب آسٹریا کے ڈان جان نے لپانٹو کی بحری جنگ (۱۵۷۱ء) میں ترکوں کو شکست دیکر یوروپ کے دل سے خوف نکال دیا

مراد چہارم نے ۱۶۳۸ء میں بغداد بھی لے لیا اور ۱۶۴۵ء میں کینڈیا وغیرہ کئی جزیرے فتح کرلئے، لیکن اخیر سترھویں صدی میں یوروپ کے بہت سے مقامات ترکی کے ہاتھ سے نکل گئے یہاں تک کہ ۱۶۸۶ء میں ہنگری بھی نکل گیا۔ ۱۶۹۷ء میں بمقام زنتا پرنس یوجین نے

ترکی کو شکست دی اور ۱۸۱۲ء تک پوڈولیا اور ٹرانسلوینیا بھی ترکی کے سے نکل گئے

اس کے بعد انیسویں صدی کے اخیر تک کوئی تغیر پیدا نہیں ہوا۔ روس کی پیشقدمیاں ۱۷۳۶ء سے شروع ہو گئی تھیں اور ان کا نتیجہ یہ ہوا کہ اوکزاکو، ازوو، روس نے لے لئے اور ۱۷۸۳ء میں کریمیا پر بھی قبضہ کر لیا، ترکی کی ان ناکامیوں کا سبب فوج کی بدنظمی تھی اور ہر چند مراد ثانی نے ینی چری فوج کو جس نے بغاوت کر دی تھی ختم کر دیا، لیکن سلطنت میں جو انتشار و اختلال پیدا ہو گیا تھا وہ بڑھتا ہی رہا۔

مصر میں محمد علی نے تقریباً خود مختاری کا اعلان کر دیا اور ۱۸۸۳ء کے بعد جب انگریزوں کا تسلط یہاں قایم ہوا تو ترکی کا رہا سہا اثر بھی ختم ہو گیا ۱۰۷۰ھ/۱۶۵۹ء میں الجزایر اور ۱۱۷۵ھ/۱۷۶۱ء میں تیونس بھی نیم خود مختار ہو گئے۔ بعد کو الجزایر اور تیونس میں فرانس کا اقتدار قایم ہو گیا (۱۸۳۰ء ۱۸۸۱ء) صرف طرابلس کا تعلق ترکی سے رہ گیا

ایشیا میں بھی حکومت ترکی کا انحطاط مراد چہارم کے زمانہ سے شروع ہو گیا اور ۱۸۷۸ء میں عہد نامۂ برلن کی رو سے فارس اور باطوم روس کو مل گیا اور جزیرۂ قبرص برطانیہ کو

ترکی کو سب سے زیادہ نقصانات یوروپ میں ہوئے۔ ۱۸۲۹ء میں یونان علیحدہ ہو گیا، دریائے ڈینوب کا علاقہ رومانیہ میں شامل ہو گیا (۱۸۶۶ء) اور ۱۸۶۷ء میں سرویا بھی ہاتھ سے نکل گیا

جنگ کریمیا (۱۸۵۴ - ۱۸۵۵ء) میں انگلستان و فرانس نے روس کو ترکی کے مقابلہ میں بڑھنے نہ دیا تھا لیکن ۱۸۷۷ء و ۱۸۷۸ء میں پھر اس نے پیش قدمی کی اور دول عظمیٰ کی مداخلت کی وجہ سے روس پھر ناکام رہا۔ اس کے بعد جب ۱۸۷۸ء میں معاہدۂ برلن ہوا تو ترکی کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے، رومانیا اور سرویا کو خود مختار کر دیا گیا۔ مانٹی نگرو کی بھی علیحدہ حکومت قایم ہو گئی، یونان کو تھسلی دیدیا گیا، بوسنیا اور ہرزی گوینا، آسٹریا کو مل گئے اور بلغاریا کی بالکل ایک نئی حکومت قایم کر دی گئی جس میں بعد کو ۱۸۸۵ء میں مشرقی رومیلیا بھی ملا دیا گیا اس طرح ترکی کے تمام مقبوضات شمالی بلقان کے اس کے ہاتھ سے نکل گئے

عثمان اول	۶۹۹ھ / ۱۲۹۹ء	مصطفیٰ اول	۱۰۲۶ھ / ۱۶۱۷ء
اورخان	۷۲۶ھ / ۱۳۲۶ء	عثمان ثانی	۱۰۲۷ھ / ۱۶۱۸ء
مراد اول	۷۶۱ھ / ۱۳۶۰ء	مصطفیٰ اول (دوبارہ)	۱۰۳۱ھ / ۱۶۲۲ء
بایزید	۷۹۲ھ / ۱۳۸۹ء	مراد چہارم	۱۰۳۲ھ / ۱۶۲۳ء
محمد اول	۸۰۵ھ / ۱۴۰۲ء	ابراہیم اول	۱۰۴۹ھ / ۱۶۴۰ء
مراد ثانی	۸۲۴ھ / ۱۴۲۱ء	محمد چہارم	۱۰۵۸ھ / ۱۶۴۸ء
محمد ثانی	۸۵۵ھ / ۱۴۵۱ء	سلیمان ثانی	۱۰۹۹ھ / ۱۶۸۷ء
بایزید ثانی	۸۸۶ھ / ۱۴۸۱ء	احمد ثانی	۱۱۰۲ھ / ۱۶۹۱ء
سلیم اول	۹۱۸ھ / ۱۵۱۲ء	مصطفیٰ ثانی	۱۱۰۶ھ / ۱۶۹۵ء
سلیمان اول	۹۲۶ھ / ۱۵۲۰ء	احمد ثالث	۱۱۱۵ھ / ۱۷۰۳ء
سلیم ثانی	۹۷۴ھ / ۱۵۶۶ء	محمود اول	۱۱۴۳ھ / ۱۷۳۰ء
مراد ثالث	۹۸۲ھ / ۱۵۷۴ء	عثمان ثالث	۱۱۶۸ھ / ۱۷۵۴ء
محمد ثالث	۱۰۰۳ھ / ۱۵۹۵ء	مصطفیٰ ثالث	۱۱۷۱ھ / ۱۷۵۷ء
احمد اول	۱۰۱۲ھ / ۱۶۰۳ء	عبدالحمید اول	۱۱۸۷ھ / ۱۷۷۳ء

سلیم ثالث		۱۲۰۳ھ / ۱۷۸۹ء
مصطفیٰ رابع		۱۲۲۲ھ / ۱۸۰۷ء
محمود ثانی		۱۲۲۳ھ / ۱۸۰۸ء
عبدالمجید		۱۲۵۵ھ / ۱۸۳۹ء
عبدالعزیز		۱۲۷۷ھ / ۱۸۶۱ء
مراد خامس		۱۲۹۳ھ / ۱۸۷۶ء
عبدالحمید ثانی		۱۲۹۳ھ / ۱۸۷۶ء
محمد خامس		۱۳۲۷ھ / ۱۹۰۹ء
محمد سادس	۱۳۳۶ھ / ۱۹۱۸ء	۱۳۴۵ھ / ۱۹۲۲ء

(قیام جمہوریت مصطفیٰ "کمال" پاشا کی سیادت میں۔ ۲۹ اکتوبر سنہ ۱۹۲۳ء)

مُغل

خوانینِ اعظم	(منگولیا)
مغل خاندان	(فارس)
گولڈن ہورڈ	(کپچک)
خوانینِ قرم	(کریمیا)
چغتائی	

مُغل

مغلوں کی تاریخ در اصل چنگیز خاں سے شروع ہوتی ہے۔ مغلوں کے ابتدائی حالات کے متعلق بہت سی مبالغہ آمیز روایتیں مشہور ہیں۔ یہ ایک قوم تھی جو کسی وقت صحرائے گوبی کے شمال میں خانہ بدوشانہ حالت میں چراگاہوں اور پانی کی تلاش میں پھرا کرتی تھی۔ ان کا مشغلہ شکار تھا اور مویشی پالنا۔ دودھ، گوشت ان کی غذا تھی۔ ان کی تجارت صرف یہ تھی کہ چمڑا، اور مویشی، ختائیوں (جو ان کے ہم قبیلہ تھے) ترکوں اور چینیوں کو دیکر ان کے عوض وہاں کی اشیاء لیا کرتے تھے

مغل کے نام سے موسوم ہونے کی ابتدا دسویں صدی سے ہوتی ہے۔ ان میں "یسوگائے" پہلا شخص تھا جس نے چینیوں کی حکومت سے انحراف کیا اور اپنی حکومت علحدہ قایم کی۔ اسی کا بیٹا چنگیز خاں تھا جس نے ۲۰ سال میں بہت بڑی سلطنت قایم کرلی

جب چنگیز خاں کے باپ کا انتقال ہوا (۱۱۷۵ء) تو چنگیز خاں جس کی عمر اس وقت ۱۳ سال کی تھی اس کا جانشین ہوا۔ اس کا نام اس وقت تموجن تھا

اس کے کارناموں کی تفصیل کی گنجایش نہیں۔ مختصراً یوں سمجھ لیجئے کہ کامل ۳۰ سال تک گھر کے دشمنوں سے لڑنے کے بعد اس نے اپنی سلطنت کو مستحکم کیا اور ۴۴ سال کی عمر میں اس سے فارغ ہوسکا

اس کے تین سال بعد اس نے چین پر حملہ کیا ---------- اور اس کے شمالی صوبوں کا بڑا حصہ چھین کر لیاٹنگ اور ہیا کی حکومتوں پر بھی قابض ہوگیا۔ اس کے سامنے قرہ ختائی کی ترکی سلطنت، بڑا سنگِ راہ تھی جس پر گورخانی خاندان حکمراں تھا فارس اور ماوراء النہر کی سرحدی ریاستیں اس خاندان کی باجگزار تھیں اور وہ چنگیز سے بھی یہی توقع رکھتا تھا لیکن چنگیز خاں نے حملہ کرکے کاشغر، ختن، یارقند اور گورخانیوں کی پوری سلطنت پر قبضہ کرلیا۔ اس کے بعد چنگیز نے ایک طرف خوارزم، خراسان اور افغانستان پر حملہ کیا اور دوسری طرف آذربیجان، جارجیا اور جنوبی روس کی طرف پیشقدمی شروع کی، اسی ساتھ ایک سپاہ چین کی طرف بھی روانہ کی اور وہ انھیں جنگوں میں مصروف تھا کہ ۶۲۴ھ/۱۲۲۷ء ۶۶ سال کی عمر میں اس کا انتقال ہوگیا۔ اس وقت اس کی سلطنت بحرِ زرد سے یوکسین تک پھیلی ہوئی تھی

مغل سرداروں کا قاعدہ تھا وہ اولاد میں زمین تقسیم نہ کرتے تھے۔ بلکہ قبایلیوں کو ان میں تقسیم کردیتے تھے۔ چنانچہ چنگیز کی اولاد کو بھی اسی طرح قبایل کی سرداری ملی

چنگیز کے چار لڑکے تھے جن میں حکومت کو اس طرح تقسیم کیا گیا:۔

۱۔ اوگوتائی :۔ زنگاری قبایل کی فرمانروائی
۲۔ تولوئی :۔ قبایل منگولستان کی فرمانروائی
۳۔ تولوئی کی دوسری شاخ جو فارس سے تعلق رکھتی تھی۔ اسی میں ہلاکو اور اس کے جانشین (ایلخانی) شامل ہیں
۴۔ جوجی اور اس کی اولاد :۔ کپچک کے ترکی قبایل، خوانین زریں خیام (گولڈن ہورڈ) خوانین سفید خیام (وہائٹ ہورڈ)۔ خوانین استراخان خوانین قازاق) خوانین خیوا و بخارا وغیرہ
۵۔ شاخ چغتائی :۔ فرمانروائے ماوراء النہر

(خوانینِ اعظم)

چنگیز کے بیٹوں میں اوگوتائی ہر چند نہ اس کا بڑا بیٹا تھا اور نہ کوئی خصوصیت اس میں پائی جاتی تھی، لیکن چنگیز کی وصیت کے مطابق زنگاری قبایل کی سرداری اور مرکزی حکومتِ خوانین بھی اسی کے سپرد کی گئی اور تمام قبایلی سرداروں نے اسکی حکومت کو تسلیم کیا (۱۲۲۹ء) اس کے عہد میں مغلوں کی سلطنت کو کافی وسعت ہوئی۔ شمالی چین جو چنگیز کے زمانہ میں پوری طرح قبضہ میں نہ آیا تھا ۱۲۳۳ء میں پوری طرح فتح ہوگیا (جنوبی چین یا حکومت سونگ نے قبلائی کے زمانہ تک مقابلہ کیا) خوارزم شاہ محمد کے بیٹے جلال الدین کو ختم کیا گیا۔ جوجی کے بیٹے، باتو نے یوروپ کی طرف اقدام کیا، مغل فوجیں ایک طرف ماسکو اور نوو گراڈ میں داخل ہوئیں، دوسری طرف ہنگری میں۔ اتفاق سے اسی زمانہ میں اوگوتائی کا انتقال ہوگیا اور یوروپ کی مہمیں ادھوری رہ گئیں۔ اس کے انتقال پر مرکزی حکومت میں بھی خلفشار پیدا ہوگیا لیکن اس کے وزیر یلو چتسی نے اپنی قابلیت سے حکومت میں اختلال پیدا نہ ہونے دیا

اوگوتائی کے مرنے کے بعد (۱۲۴۱ء ۶۳۹ھ) اس کی بیوہ نے انتظام اپنے ہاتھ میں لیا کیونکہ اس کا بڑا بیٹا کویوک، ہنگری کی مہم میں مصروف تھا۔ جب کویوک واپس آیا (۱۲۴۶ء) تو (جوجی کی اولاد کے علاوہ) تمام سرداروں نے اس کی حکومت کو تسلیم کیا اور اس نے اس تمام انتشار و اختلال کو دور کرکے جو اس کی ماں کی ریجنسی کے زمانہ میں پیدا ہوگیا تھا چین و فارس کی طرف پھر توجہ کی

۱۲۴۸ء میں اس کا انتقال ہوا تو مرکزی حکومت تولوئی کی نسل میں چلی گئی اور کسی نے اختلاف نہ کیا لیکن جب اس خاندان کے دوسرے فرمانروا منگو کا انتقال ہوا اور اس کی جگہ قبلائی خاں کا انتخاب ہوا تو اوگوتوئی کی اولاد نے مخالفت کی اور خانہ جنگی شروع ہوگئی لیکن کیدو کی وفات پر (۱۳۰۱ء ۷۰۱ھ) اوگوتوئی خاندان نے تولوئی خاندان کی اطاعت قبول کرلی اور ان کے قبایل ماوراء النہر اور کپچک کی طرف چلے گئے اور خوانین چغتائی کی حکومت میں گمنامی کی زندگی بسر کرنے لگے۔ لیکن بعد کو جب چغتائی حکومت میں انتشار کی کیفیت پیدا ہوئی تو اوگوتوئی خاندان ماوراء النہر کا فرمانروا بن بیٹھا

(تولوئی خاندان)

منگو، تولوئی کا بیٹا ۱۲۵۱ء میں تخت نشین ہوا اور ۱۲۵۹ء میں اس کا انتقال ہوگیا۔ اس کے مختصر زمانہ میں دو اہم تبدیلیاں ہوئیں ایک یہ تو منگو نے اپنا پایۂ تخت تو بدستور کراکورم رہنے دیا تھا لیکن اپنے بھائی قبلائی خاں کو جنوبی صوبوں کا گورنر بنا دیا اور اس طرح پایۂ حکومت بجائے کراکورم کے پیکنگ قرار پایا۔ دوسری تبدیلی یہ ہوئی کہ اس نے اپنے دوسرے بھائی ہلاکو کو فارس کی طرف روانہ کیا اور اسنے یہاں خود اپنی حکومت قایم کرلی

جب منگو کا ۱۲۵۹ء میں انتقال ہوا تو مغل خاندانوں میں سخت اختلاف پیدا ہوگیا اور باہم لڑائیاں شروع ہوگئیں لیکن آخر کار قبلائی خاں (منگو کے بھائی) کو کامیابی ہوئی

۱۲۸۰ء تک قبلائی خاں نے چین کی جنوبی یا سونگ حکومت کو شکست دیکر پورے ملک میں ایک متحدہ حکومت قایم کرلی اور خان بلغ کو پایۂ تخت قرار دیا جسے اس وقت پیکنگ کہتے ہیں۔ مغلوں کی اس چینی حکومت کو چین کی تاریخ میں یوئین (Yuen) خاندان کی حکومت کہتے ہیں جس نے اپنے لئے خاقان کا لقب اختیار کیا تھا، لیکن مغل فرمانرواؤں کی بدنظمی، عیش و عشرت، اسراف بیجا، رعایا کے افلاس

قحط و زلزلہ نے اس حکومت کو بہت جلد متزلزل کردیا۔ متعدد دعویدار کھڑے ہوگئے جن میں ایک چویوئن چنگ بھی تھا۔ اس نے ۱۳۶۸ء میں پیکنگ پر قبضہ کرکے دو سال کے اندر مغلوں کی حکومتِ خاقانِ چین میں ختم کردی اور منگ خاندان کی حکومت قائم کرلی۔

چین سے نکلنے کے بعد مغلوں نے پھر فوج جمع کرکے چین کو فتح کرنا چاہا، لیکن منگ کی فوجوں نے شکست دیکر ۵ ہزار مغلوں کو قید کرلیا اور ایک لاکھ ۵۰ ہزار مویشی ان کے چھین لئے اس کے بعد خاقانی حکومت کا اقتدار بالکل اُٹھ گیا اور ان کے قبایلی سرداروں کا تقرر بھی منگ خاندان کی طرف سے ہونے لگا۔

چودھویں صدی کے اخیر میں خاقانی حکومت کے چودھویں فرمانروا دیان خاں نے قبایل میں اتحاد و یک جہتی پیدا کرنے کی کوشش کی لیکن پھر آپس میں خانہ جنگی شروع ہوگئی اور رفتہ رفتہ تمام قبایلی حکومتیں منچو خاندان کی حکومت میں (جو منگ خاندان کے بعد آیا تھا) جذب ہوگئیں۔

(خوانینِ اعظم)

چنگیز خاں	۶۰۳ھ / ۱۲۰۶ء	کیوک	۶۴۴ھ / ۱۲۴۶ء
اوگوتائی	۶۲۴ھ / ۱۲۲۷ء	منگو	۶۴۶ھ / ۱۲۴۸ء
(درمیانی دور) ترکینا	۶۳۹ھ / ۱۲۴۱ء		

خاندانِ یوئن (Yuen)

قبلائی	۶۵۵ھ / ۱۲۵۷ء	رجبکا	۷۲۸ھ / ۱۳۲۸ء
اُولجائتو	۶۹۳ھ / ۱۲۹۴ء	کُشلا	۷۲۹ھ / ۱۳۲۹ء
کُولُوک	۷۰۶ھ / ۱۳۰۷ء	جیاغتُو	۷۲۹ھ / ۱۳۲۹ء
بُویَنتو	۷۱۱ھ / ۱۳۱۱ء	رِنتشن پال	۷۳۲ھ / ۱۳۳۲ء
گِگین	۷۲۰ھ / ۱۳۲۰ء	تغان تیمور	۷۳۲ھ / ۱۳۳۲ء
یسُن تیمور	۷۲۳ھ / ۱۳۲۳ء		

دورِ انحطاط

بلکتو	۷۷۱ھ / ۱۳۷۰ء	اِنگ کے شور کِتو	۷۹۰ھ / ۱۳۸۸ء
اُستوگھل	۷۸۰ھ / ۱۳۷۸ء	اِلیک	۷۹۴ھ / ۱۳۹۱ء

گن تیمور	۸۰۲ھ / ۱۴۰۰ء	اکبرجی	۸۵۶ھ / ۱۴۵۲ء
الجبئی تیمور	۸۰۵ھ / ۱۴۰۳ء	الکتو	۸۵۷ھ / ۱۴۵۳ء
دلبک	۸۱۳ھ / ۱۴۱۱ء	مولون	۸۵۷ھ / ۱۴۵۳ء
اوسئی	۸۳۷ھ / ۱۴۳۴ء	منڈغول	۸۶۷ھ / ۱۴۶۳ء
تائی سونگ	۸۴۳ھ / ۱۴۳۹ء	ذیان	۸۷۵ھ / ۱۴۷۰ء

تقسیم شدہ قبایلی دور

بودی	۹۵۱ھ / ۱۵۴۴ء	ستنزن	۱۰۰۱ھ / ۱۵۹۳ء
گوڈنگ	۹۵۵ھ / ۱۵۴۸ء	لنگ دن	۱۰۱۳ھ / ۱۶۰۴ء (منچو تاتاری) ——— ۱۰۴۳ھ / ۱۶۳۴ء
ستکنتو	۹۶۴ھ / ۱۵۵۷ء		

فارس کی مغل حکومت

۶۵۴ھ / ۱۲۵۶ء — ۷۵۰ھ / ۱۳۴۹ء
حکومت = ۹۴ سال
افراد = ۱۷

منگو کے عہدِ حکومت میں تولوئی شاخ اور ہلاگو کے گھرانے میں، فارس کی حکومت جسے الک خانی کہتے تھے - قایم ہوئی ہلاگو کو اس نئے تفویض شدہ صوبہ پر اپنا اقتدار قایم کرنے میں کوئی دقت پیش نہیں آئی - شاہ خوارزم کو چنگیز پہلے ہی ختم کرچکا تھا اور فارس کا بڑا حصہ بھی اس کے زیرنگیں آچکا تھا اس لئے ہلاگو کو کسی زبردست حریف سے مقابلہ نہ کرنا تھا - خوارزشاہی حکومت کے ختم ہونے پر جو چھوٹے چھوٹے خاندان اِدھر اُدھر حکمراں بن بیٹھے تھے ہلاگو نے انھیں بھی ختم کردیا - اس کے بعد وہ بغداد پہونچا اور خلیفہ المستعصم کو قتل کردیا، اس کے بعد وہ اور آگے بڑھا یہاں تک کہ جب شام پہونچا تو مصر کا مملوک خاندان اس کی راہ میں حایل ہوا ہلاگو اس وقت فارس، ارض روم کے صوبوں کا مالک تھا اور اس کی حکومت شمال میں چغتائی اور جوجی کے علاقوں سے ملتی تھی اور جنوب میں سلاطین مصر کی مملکت سے اور ان وسیع حدود کے اندر اس کے خاندان نے تقریباً ایک صدی تک حکومت کی اور خاقان چین کا اثر بڑی حد تک ختم ہوگیا، فارس نے اس الک خانی دورِ حکومت میں خاص ترقی کی اور کوئی بدامنی پیدا نہیں ہوئی ابو سعید کے عہدِ حکومت میں البتہ انھیں اسباب کی بناء پر جنھوں نے خلفاء بغداد اور سلاجقہ کی حکومت کو تباہ کیا تھا، یہاں بھی تنزل شروع ہوا - جنرلوں، امراء، وزراء میں باہم حریفانہ کشمکش شروع ہوئی، یہاں تک کہ ابو سعید کی وفات کے بعد یہاں کا فرمانروا، سرداروں کا کھلونا بن گیا اور آخر کار حکومت فارس دو گھرانوں میں بٹ گئی - ایک امیر چوپان (غازان کے جنرل) کا گھرانا اور دوسرا امیر حسین جلیر (الکانی) کا - ان دونوں امیروں کے ایک بیٹا تھا اور ان دونوں کا نام حسن تھا - چوپان کے بیٹے کو امیر حسن کوچک کہتے تھے اور جلیر کے بیٹے کو امیر شیخ حسن بزرگ

ابو سعید کی وفات پر ہلاگو کے بھائی ارک بکا کے خاندان کا ایک شخص اربا خاں تخت نشین ہوا لیکن اسی سال (۱۳۳۶ء) اسے موسیٰ نے معزول کردیا جو حسین جلیر کے خاندان سے تعلق رکھتا تھا، لیکن اس کے بعد ہی حسن بزرگ کے نامزد کردہ افراد نے موسیٰ کو

ہٹا دیا۔ مگر اس کی مخالفت بھی ساتی بیگ (ایک خاتون) کی طرف سے ہوئی جو ابوسعید کی بہن تھی جس کی شادی پہلے چوپان سے، پھر ارپا سے اور اس کے بعد سلیمان سے ہوئی تھی

نوشیرواں کے غیر مطمئن دور کے بعد جلیر خاندان کا اقتدار فارس میں بڑھ گیا اور ہلاگو کا خاندان ختم ہوگیا

اس کے بعد یہاں تین خاندان جلیر، مظفری اور سربداری، فارس میں حکمراں رہے اور تینوں نے کسی خوش انتظامی کا ثبوت نہیں دیا یہاں تک کہ تیمور اُٹھا اور اس نے ان تمام خاندانوں کو ختم کر دیا

ہلاکو	۶۵۴ھ / ۱۲۵۶ء	غازان محمود	۶۹۴ھ / ۱۲۹۵ء
اباقا	۶۶۳ھ / ۱۲۶۵ء	اُلجایتو	۷۰۳ھ / ۱۳۰۴ء
احمد	۶۸۰ھ / ۱۲۸۱ء	ابوسعید	۷۱۶ھ / ۱۳۱۶ء
ارغون	۶۸۳ھ / ۱۲۸۴ء	ارپا	۷۳۶ھ / ۱۳۳۵ء
گیخاتو	۶۹۰ھ / ۱۲۹۱ء	موسیٰ	۷۳۶ھ / ۱۳۳۶ء
بیدو	۶۹۴ھ / ۱۲۹۵ء		

حریفِ خوانین[1]

محمد	۷۳۶ھ / ۱۳۳۶ء سے ۷۳۸ھ / ۱۳۳۸ء تک	(خاتون) ساتی بیگ	۷۳۹ھ سے ۷۴۰ھ تک / ۱۳۳۹ء
تغا تیمور	۷۳۹ھ / ۱۳۳۸ء سے ۷۵۲ھ / ۱۳۵۱ء تک	سلیمان	۷۴۰ھ / ۱۳۳۹ء سے ۷۴۴ھ / ۱۳۴۳ء تک
جہاں تیمور	۷۳۹ھ / ۱۳۳۹ء سے ۷۴۱ھ / ۱۳۴۰ء	نوشیرواں	۷۴۵ھ / ۱۳۴۴ء

۶۲۱ھ / ۱۲۲۴ء — ۹۰۷ھ / ۱۵۰۲ء

حکومت = ۲۷۹ سال

خوانین (خیام زریں)

(GOLDENHORDE)

چنگیز کے بڑے بیٹے جوجی کو دریائے سیہون کے شمال میں قرہ ختائی کی قدیم ریاست ملی تھی جس کا جانشین اس کا بڑا بیٹا اُردا تھا۔ جوجی کے چھوٹے بیٹے باتو نے یوروپ کی طرف تاخت کر کے اپنی جاگیر مغرب کی طرف کپچک کی ترکی ریاست تک وسیع کر لی تھی۔ باتو کی جاگیر کے شمال میں اس کے دوسرے بھائی تکا تیمور کو دریائے والگا پر بلغاریا کا حصہ ملا تھا، جوجی کے چوتھے بیٹے شیبان کو وہ حصہ زمین ملا جسے کرغز کہتے ہیں اور پانچویں بیٹے توال کو یورتی اور یمبا کا درمیانی علاقہ تفویض ہوا تھا

[1] محمد، تغا تیمور، اور جہاں تیمور شیخ حسن بزرگ (خاندان جلیر) کے نامزد کئے ہوئے تھے۔ ساتی بیگ اور سلیمان (اس کے شوہر) کو امیر حسن کوچک (خاندان چوپان) نے نامزد کیا تھا، یہ سب ہلاگو ہی کے گھرانے اور نسل کے تھے، سوا تغا تیمور کے جو چنگیز خاں کے ایک بھائی کی نسل سے تھا نوشیرواں کی نسل صحیح طور پر متعین نہیں ہوسکتی

یہ تمام خاندان ایک حد تک باتو خاندان کے ماتحت تھے جس نے زیادہ قوت حاصل کر لی تھی اور دریائے والگا پر سرائے کو اپنا پایۂ تخت بنا لیا تھا

یہ تمام قبایل صاحبان خیام زریں (GOLDEN HORDE) کے نام سے موسوم ہیں کیونکہ ان کے خیمے سنہرے رنگ کے ہوتے تھے اس سلسلہ میں یہ بھی معلوم رہنا چاہئے کہ صرف حکمراں خاندان اور فوج کے بڑے بڑے افسر مغل قوم کے تھے ورنہ اکثر قبایل جو جوجی کے لڑکوں کو تقسیم کئے گئے تھے، ترکمان یا ترکی تھے جنھیں مغلوب کر لیا گیا تھا

جوجی خاندان سے جو حکمراں شاخیں چلیں ان کی تفصیل یہ ہے :-

۱- **خاندان باتو** - جس نے مغربی کپچک پر سنہ ۱۲۲۴ء سے سنہ ۱۳۵۹ء تک حکومت کی

۲- **خاندان اُردا** - مشرقی کپچک میں سنہ ۱۲۲۶ء سے سنہ ۱۴۳۸ء تک حکومت کی - مغربی کپچک میں (خاندان باتو کے بعد) سنہ ۱۳۳۹ء سے سنہ ۱۵۰۲ء تک حکومت کی اور پھر استراخان میں سنہ ۱۴۶۶ء سے سنہ ۱۵۵۴ء تک

۳- **خاندان تُکا تیمور** - فرمانروائے بلغاریا (کبھی کبھی) مغربی کپچک پر حکومت کی

اخیر میں قازان پر (سنہ ۱۴۳۸ء سے سنہ ۱۴۵۲ء تک)

کزیموف پر (سنہ ۱۴۵۰ء سے سنہ ۱۶۰۰ء تک)

کریمیا پر (سنہ ۱۴۲۰ء سے سنہ ۱۷۸۳ء تک)

۴- **خاندان شیبان** - کرغز میں (سنہ ۱۲۴۲ء سے سنہ ۱۳۵۹ء تک)

خیوا و بخارا میں (سنہ ۱۵۰۰ء سے سنہ ۱۸۶۳ء تک)

باتو خاندان

باتو	۶۲۱ھ / ۱۲۲۴ء	اُزبک	۷۱۲ھ / ۱۳۱۲ء
سَرتک	۶۵۴ھ / ۱۲۵۶ء	تینی بیگ	۷۴۱ھ / ۱۳۴۰ء
بَرکا	۶۵۴ھ / ۱۲۵۶ء	جانی بیگ محمود	۷۴۱ھ / ۱۳۴۰ء
مَنگو تیمور	۶۶۴ھ / ۱۲۶۶ء	بردی بیگ محمد	۷۵۸ھ / ۱۳۵۷ء
(تولا بغا)	۶۸۶ھ / ۱۲۸۷ء	قُولنا	۷۶۰ھ / ۱۳۵۹ء
توقتو	۶۸۹ھ / ۱۲۹۰ء	نوروز بیگ	۷۶۰ھ / ۱۳۵۹ء

حریف خاندان

شیبان

خضر سنہ ۷۶۰ھ

شیبان		اُردا		تُکا تیمور	
مرُدود	۷۶۲ھ	تیمور خوجہ	۷۶۲ھ	کلدی بیگ	۷۶۲ھ
		مرید خوجہ	۷۶۲ھ		
پولاد خوجہ	۷۶۴ھ سے ۷۶۸ء تک	قتلغ خوجہ	۷۶۴ھ	عزیز شیخ	۷۶۴ھ
				حسن	۷۶۸ھ
تولون بیگ	۷۷۲ھ	محمد بُلدق	۷۷۱ھ		
اِلبان	۷۷۵ھ				
خاقان	۷۷۷ھ				
عرب شاہ	۷۷۹ھ - ۸۰۰ھ				

خاندان اُردا

(مشرقی کپچک)

اُردا	۶۲۳ھ / ۱۲۲۶ء	چمتائی	۷۴۵ھ / ۱۳۴۴ء
کوُنچی	۶۷۹ھ / ۱۲۸۰ء	اُرُوس	۷۶۲ھ / ۱۳۶۱ء
بایان	۷۰۱ھ / ۱۳۰۱ء	توقتکیا	۷۷۷ھ / ۱۳۷۵ء
ساسبُقا	۷۰۹ھ / ۱۳۰۹ء	تیمور ملک	۷۷۷ھ / ۱۳۷۵ء
اِلبسان	۷۱۵ھ / ۱۳۱۵ء	توقتمش غیاث الدین	۷۷۸ھ / ۱۳۷۶ء — ۷۹۳ھ / ۱۳۹۱ء
مبارک خوجہ	۷۲۰ھ / ۱۳۲۰ء		

فارس

جلیری	(عراق)
مظفری	(فارس)
سربداری	(خراسان)
کُرتی	(ہرات)
تیموری	
قراقیونلی	(آذربیجان)
آق قیونلی	(آذربیجان)
صفوی	شاہان ایران
افاغنہ	شاہان ایران
افشاری	شاہان ایران
زندی	شاہان ایران
قاچاری	شاہان ایران

فارس

فارس میں مغل حکومت پر زوال آیا تو متعدد سرداروں اور گورنروں نے اپنی اپنی خود مختاری کا اعلان کر دیا۔ ان میں جلیر خاندان بہت نمایاں و مضبوط تھا اور عراق و آذربیجان اس کے قبضہ میں تھا

مشرقی صوبوں میں مظفری خاندان حکمراں تھا، لیکن یہ حکومت اس نے محمود شاہ انجو (والی اصفہان) کے خاندان والوں علی الخصوص ابو اسحاق سے جنگ کر کے حاصل کی تھی

شمالی مشرقی حصہ میں خراسان کچھ زمانہ تک سربداریوں اور ہرات کے کرت سرداروں میں منقسم رہا ——— تیمور آیا تو اس نے اور اس کی اولاد نے ۱۳۸۰ء اور ۱۳۹۳ء کے درمیان فارس میں ایک صدی تک حکومت کی لیکن اس کے بعد سولھویں صدی کی شروع میں شاہ اسماعیل صفوی نے تمام اس علاقہ کو لے لیا جو تیموریوں، ترکمانوں اور دوسرے چھوٹے چھوٹے خاندانوں کے قبضہ میں تھا، اسی کے ساتھ خراسان بھی لے لیا اور اس وقت سے لیکر اس وقت تک ایران کے حدود میں کوئی تغیر پیدا نہ ہوا، سوا اس کے کہ مغرب کی طرف کا کچھ حصہ ترکی کے پاس چلا گیا

جلیر خاندان

۷۳۶ھ/۱۳۳۶ء — ۸۱۴ھ/۱۴۱۱ء
حکومت = ۷۶ سال

(عراق وغیرہ)

قبیلۂ جلیر کے سرداروں کو ایل خانی بھی کہتے ہیں۔ اس خاندان نے ابو سعید مغل کے مرنے کے بعد فارس میں بڑا اقتدار قائم کر لیا اس خاندان کے مورث اعلیٰ شیخ حسن بزرگ نے اول اول تو مغل تخت پر اسی خاندان کے تین افراد یکے بعد دیگرے نامزد کئے، اس کے بعد خود قابض ہو گیا اور بعد کو عراق و بغداد پر بھی قبضہ کر لیا

اس کے بیٹے اویس نے جو ۷۵۷ھ/۱۳۵۶ء میں تخت نشین ہوا تبریز و آذربیجان گولڈن ہورڈ سے چھین لئے (۷۵۹ھ) اور موصل و دیار بکر کو بھی اپنی حکومت میں شامل کر لیا (۷۶۶ھ)

اس کے بعد اس کے جانشین حسین نے مظفری خاندان سے جو مشرقی فارس کا حکمراں تھا اور ترکمانوں سے جو آرمینیا پر متصرف تھے جنگ کی اور آرمینیا کو اپنا باجگزار بنا لیا (۷۷۹ھ)

اس کے مرنے پر (۷۸۴ھ/۱۳۸۲ء) سلطنت اس کے دو بیٹوں میں بٹ گئی۔ عراق اور آذربیجان سلطان احمد کو مل گئے اور کردستان کا ایک حصہ (ایک سال کے لئے) بایزید کو ملا۔ جب تیمور حملہ کر کے شمالی فارس اور آرمینیا پر چھا گیا (مابین ۱۳۸۴ء و ۱۳۸۶ء) اور بغداد، عراق دیار بکر بھی لے لیا (۷۹۵ھ/۱۳۹۳ء) تو احمد بھاگ کر مصر چلا گیا اور مملوک سلطان برقوق کے پاس پناہ لی۔ جب تیمور، سمرقند واپس گیا تو برقوق نے بغداد لینے میں سلطان احمد کی مدد کی۔ اُس وقت سے لیکر تیمور کی موت تک (۸۰۷ھ/۱۴۰۵ء) سلطان احمد کی ساری عمر اپنی سلطنت کو بار بار حاصل کرنے اور بار بار کھونے ہی میں صرف ہوئی۔ ۸۱۳ھ میں جب وہ بغداد پر قابض تھا تو قرہ یوسف ترکمان سے بگڑ گئی اور آذربیجان

پر اس نے حملہ کر دیا لیکن وہ کامیاب نہ ہوا اور ۸۱۳ھ/۱۴۱۰ء میں انتقال کر گیا

اس کے بعد اس کا بھتیجا شاہ ولد بغداد پر حکمراں رہا یہاں تک کہ ایک ترکمانی خاندان (قرہ قیونلی) نے ۱۴۱۱ء میں بغداد اس سے چھین لیا اور اس کی بیوہ تندو (جو پہلے برقوق مملوک سے بیاہی تھی) واسط، بصرہ اور شوستر کی حکمراں رہی۔ اس کے بعد اس کا سوتیلا بیٹا تخت نشین ہوا اور اس کے بعد اس کے بھائی ادریس اور محمد حکمراں ہوئے اور ان کے بعد ان کا چچازاد بھائی حسین تخت نشین ہوا جسے ترکمانی خاندان قرہ قیونلی نے قتل کر دیا

شیخ حسن بزرگ ۷۳۶ھ/۱۳۳۶ء	سلطان احمد ۷۸۴ھ/۱۳۸۲ء
شیخ اویس ۷۵۷ھ/۱۳۵۶ء	(تیمور نے بار بار نکالا ۷۹۶ھ سے ۸۰۵ھ تک)
حسین ۷۷۶ھ/۱۳۷۴ء	شاہ ولد ۸۱۳ھ/۱۴۱۰ء — ۸۱۴ھ/۱۴۱۱ء
(بایزید (کردستان) ۷۸۴ھ سے ۷۸۵ھ تک)	

مظفری خاندان

۷۱۳ھ/۱۳۱۳ء — ۷۹۵ھ/۱۳۹۳ء
حکومت = ۸۱ سال

فارس — کرمان — کردستان

امیر مظفر (اس خاندان کا مورثِ اعلیٰ) غیاث الدین حاجی والی خراسان کا پوتا، فارس کی مغل حکومت میں مختلف خدمتوں پر مامور رہا اور اخیر میں اصفہان کے قریب مای بدھ کا گورنر بنا دیا گیا

اس کے بعد اس کا بیٹا مبارز الدین محمد جانشین ہوا (۷۱۳ھ/۱۳۱۳ء) اور ابوسعید مغل نے اسے ۷۱۹ھ/۱۳۱۹ء میں یزد کا بھی حاکم بنا دیا اس نے ۷۴۱ھ/۱۳۴۰ء میں کرمان بھی لے لیا اور ابو اسحاق انجو محمد سے طویل جنگ کرنے کے بعد شیراز اور تمام فارس پر قبضہ کر لیا (۷۵۴ھ/۱۳۵۳ء) اور جب ابو اسحاق قتل ہوا تو اصفہان پر بھی قابض ہو گیا (۷۵۴ھ/۱۳۵۳ء)

۷۵۹ھ/۱۳۵۸ء میں جبکہ وہ تبریز تک فاتحانہ بڑھ رہا تھا اسے اندھا کر کے معزول کر دیا گیا۔ اس کے بعد پھر وہ کچھ عرصہ کے لئے تخت نشین ہوا لیکن اسے پھر جلاوطن کر دیا گیا اور ۷۶۵ھ/۱۳۶۴ء میں اس کا انتقال ہو گیا

اس کے جانشین فارس، کرمان اور کردستان میں حکومت کرتے رہے یہاں تک کہ ۱۳۹۳ء میں تیمور نے حملہ کر کے یہ بساط الٹ دی۔ شاہ شجاع اسی خاندان کا دوسرا فرمانروا تھا جس کے زمانہ میں خواجہ حافظ شیرازی پائے جاتے تھے

مبارز الدین محمد بن مظفر ۷۱۳ھ/۱۳۱۳ء	مجاہد الدین علی زین العابدین ۷۸۶ھ/۱۳۸۴ء — ۷۸۹ھ/۱۳۸۷ء
جلال الدین شاہ شجاع ۷۵۹ھ/۱۳۵۸ء	(اسے تیمور نے نکال دیا)

ہم عہد

شاہ یحییٰ (یزد)
سلطان احمد (کرمان) ۷۸۹ھ/۱۳۸۷ء — ۷۹۵ھ/۱۳۹۳ء
شاہ منصور (اصفہان)

سربداری خاندان

(خراسان)

۷۳۷ھ / ۱۳۳۷ء — ۷۸۳ھ / ۱۳۸۱ء

حکومت = ۴۵ سال

افراد = ۱۱

عبدالرزاق، خراسان کے ایک گاؤں بشتین کا رہنے والا تھا اور کسی وقت ابو سعید الک خانی کی ملازمت میں رہ چکا تھا ۷۳۷ھ / ۱۳۳۷ء میں اس نے مقامی گورنر کے مظالم کے خلاف بغاوت کی اور اس نے اپنی جماعت کا نام سربدار (سر بہ دار) یعنی دار پر چڑھ جانے والا، رکھا اس نے سبزوار اور اس کے ملحق علاقہ پر قبضہ کر لیا اور نصف صدی تک یہاں کی حکومت اس کے خاندان میں رہی

عبدالرزاق بن فضل اللہ	۷۳۷ھ / ۱۳۳۷ء
وجیہ الدین مسعود بن فضل اللہ	۷۳۸ھ / ۱۳۳۸ء
آئی تیمور محمد	۷۴۴ھ / ۱۳۴۴ء
اسفندیار	۷۴۶ھ / ۱۳۴۶ء
شمس الدین علی	۷۴۸ھ / ۱۳۴۷ء
یحییٰ	۷۵۳ھ / ۱۳۵۲ء
ظہیر الدین	۷۵۶ھ / ۱۳۵۵ء
حیدر قصاب	۷۶۰ھ / ۱۳۵۹ء
لطف اللہ	۷۶۰ھ / ۱۳۵۹ء
حسن دامغانی	۷۶۱ھ / ۱۳۶۰ء
علی مؤید	۷۶۶ھ / ۱۳۶۴ء — ۷۸۳ھ / ۱۳۸۱ء

خاندان کرت

(ہرات)

۶۴۳ھ / ۱۲۴۵ء — ۷۹۱ھ / ۱۳۸۹ء

حکومت = ۴۵ سال

افراد = ۸

کرت، غور کے ایک قبیلہ کا نام ہے۔ اور ہرات کے ملک اسی قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ جس وقت مغل فارس میں پہونچے اسی وقت سے یہ ہرات کے حکمراں رہے

جب مغل کمزور ہو گئے تو انھوں نے خراسان میں خاص قوت حاصل کر لی، یہاں تک کہ ۷۸۳ھ / ۱۳۸۱ء میں تیمور نے ہرات کو فتح کیا اور یہ خاندان مغلوں کی ماتحتی میں آ گیا اور ۸ سال بعد ۷۹۱ھ / ۱۳۸۹ء میں ختم ہو گیا

شمس الدین اول	۶۴۳ھ / ۱۲۴۵ء
رکن الدین	— (۶۷۶ھ سے ۶۸۲ھ تک)
فخر الدین	۶۸۴ھ / ۱۲۸۵ء
غیاث الدین	۷۰۸ھ / ۱۳۰۸ء
شمس الدین ثانی	۷۲۹ھ / ۱۳۲۸ء
حافظ	۷۳۰ھ / ۱۳۲۹ء
معز الدین	۷۳۲ھ / ۱۳۳۱ء
غیاث الدین پیر علی	۷۷۲ھ / ۱۳۷۰ء — ۷۹۱ھ / ۱۳۸۹ء

(تیموری خاندان)

ترکمانی خاندان قرہ قیونلی

(آذربیجان وغیرہ)

۷۸۰ھ / ۱۳۷۸ء — ۸۷۴ھ

مدت سلطنت = ۹۳ سال

افراد = ۶

چودھویں صدی عیسوی کے اخیر میں ایک ترکمانی خاندان قرہ قیونلی (قرہ قیون کے معنے سیاہ بھیڑ کے ہیں۔ ان کے جھنڈے پر سیاہ بھیڑ کا

نشان تھا) وان جھیل کے جنوبی علاقہ میں برسرِ اقتدار تھا۔ اس نے جلیر سلطان حسین کے اتحاد سے آرمینیا اور آذربیجان میں اپنی حکومت قائم کرلی
اس خاندان کے دوسرے فرمانروا قرہ یوسف کو تیمور نے کئی بار جلاوطن کیا اور یہ کئی بار واپس آیا جب ۸۰۷ھ/۱۴۰۵ء میں تیمور کا انتقال ہوا تو
اس نے پھر اپنے علاقہ پر قبضہ کرلیا اور ۱۴۱۱ء میں جلیر کا علاقہ بھی لے لیا
۸۷۳ھ/۱۴۶۹ء میں اس کے حریف قبیلہ آق قیونلی (سفید بھیڑ والے) کے سردار اُزون حسن نے اسے ختم کر دیا

قرہ محمد	۷۸۰ھ/۱۳۷۸ء	اسکندر	۸۲۳ھ/۱۴۲۰ء
قرہ یوسف	۷۹۰ھ/۱۳۸۸ء	جہاں شاہ	۸۴۱ھ/۱۴۳۷ء
(تیمور کا حملہ ۸۰۲ھ/۱۳۸۸ء میں)		حسن علی	۸۷۲ھ/۱۴۶۷ء — ۸۷۳ھ/۱۴۶۹ء
قرہ یوسف (دوبارہ)	۸۰۹ھ/۱۴۰۵ء	(آق قیونلی خاندان)	

۷۸۰ھ/۱۳۷۸ء — ۹۰۸ھ/۱۵۰۲ء

ترکمانی خاندان آق قیونلی

حکومت = ۱۲۵ سال

افراد = ۱۳

خاندان قرہ قیونلی کے بعد آذربیجان اور دیار بکر میں اس خاندان کی حکومت شروع ہوئی، لیکن جب شاہ اسماعیل صفوی نے جنگ شرور میں اسے شکست دی (۹۰۸ھ/۱۵۰۲ء) تو یہ خاندان ختم ہوگیا

قرہ یولوق عثمان	۷۸۰ھ/۱۳۷۸ء	رستم	۸۹۶ھ/۱۴۹۱ء
حمزہ	۸۰۹ھ/۱۴۰۶ء	احمد	۹۰۲ھ/۱۴۹۶ء
جہانگیر	۸۴۸ھ/۱۴۴۴ء	مراد	۹۰۳ھ/۱۴۹۷ء
اُوزون حسن	۸۶۱ھ/۱۴۵۶ء	اُلوند	۹۰۵ھ/۱۴۹۹ء
خلیل	۸۸۳ھ/۱۴۷۸ء	محمد	۹۰۶ھ/۱۵۰۰ء
یعقوب	۸۸۴ھ/۱۴۷۹ء	مراد (دوبارہ)	۹۰۶ھ/۱۵۰۱ء — ۹۰۸ھ/۱۵۰۲ء
بائی سنغور	۸۹۶ھ/۱۴۹۰ء	(صفوی خاندان)	

۹۰۶ھ/۱۵۰۲ء — ۱۳۱۱ھ/۱۸۹۳ء

شاہانِ فارس

شاہانِ فارس پانچ مختلف خاندانوں اور قوموں سے تعلق رکھتے تھے:۔

صفوی خاندان ۔ افاغنہ ۔ افشاری ۔ زندی ۔ قاجار۔ ان میں صفوی خاندان عربی النسل تھا، کیونکہ ان کا سلسلۂ نسب امام موسیٰ کاظم سے ملتا تھا جو حسینؑ کی اولاد میں تھے

اس خاندان کے بہت سے شیوخ اپنے زہد و ورع کے لئے مشہور تھے اور منجملہ ان کے ایک شیخ صفی الدین اردبیلی بھی تھے۔ انھیں کی چوتھی نسل میں ایک شخص حیدر پیدا ہوا جو سپاہیانہ ذوق بھی رکھتا تھا۔ اس نے اُوزون حسن سے جو آق قیونلی (ترکمانی) خاندان کا فرمانروا تھا، لڑائی چھیڑ دی اور اس کے تیسرے بیٹے اسماعیل نے اس لڑائی کے سلسلہ کو اس طرح ختم کر دیا کہ جنگ شرور میں ترکمانیوں کو شکست

دیکر شیروان پر قبضہ کرلیا (۹۰۷ھ ۱۵۰۲ء) اور تبریز کو اپنا پایۂ تخت قرار دیکر فارس فتح کرنے کے لئے آگے بڑھا۔ اس وقت فارس تیموری گورنروں اور دوسری چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں بٹا ہوا تھا۔ اس نے ان سب کو شکست دیکر چند دن میں خراسان، ہرات اور دوسرے جنوبی صوبوں پر قبضہ کرلیا اور اس کی حکومت ایک طرف دریائے آموں (OXUS) سے خلیج فارس تک اور دوسری طرف افغانستان سے دریائے فرات تک وسیع ہوگئی۔ چونکہ اب اس کے حدود سلطنت ترکی حکومت سے مل گئے تھے اور شاہ اسماعیل صفوی ارض روم میں مذہب تشیع کی تبلیغ کر رہا تھا اس لئے ترکی سلطنت سے لڑائی چھڑ گئی جو سنی مذہب رکھتی تھی

اس وقت ترکی کا فرمانروا سلیم تھا۔ اس نے اپنے ایشیائی مقبوضات کے ۴۰ ہزار شیعی افراد کو قتل یا محبوس کرکے ۸۰ ہزار سوار اور ۴۰ ہزار پیادہ فوج لیکر شاہ اسماعیل پر چڑھائی کردی۔ اس لڑائی میں (۱۵۱۴ء) ترکی کے فوجی کمانڈر سنان پاشا کی جرأت و قابلیت سے ینی چری ترکی سپاہ کو نمایاں کامیابی ہوئی اور سلیم فاتحانہ تزک و احتشام کے ساتھ تبریز میں داخل ہوا اور دیار بکر اور دوسرے اضلاع کو اپنی حکومت میں شامل کرکے واپس آیا کیونکہ بربنائے حالات مصر پر حملہ کرنا اس کے لئے ضروری ہوگیا تھا

اس کے بعد ایرانی و ترکی سرحد پر برابر کچھ نہ کچھ جھگڑا ہمیشہ ہوتا رہا، جارجیا و آرمینیا پر کبھی فارس کا قبضہ ہوگیا کبھی ترکوں کا، یہانتک کہ سلطان مراد چہارم (ترکی) نے ۱۶۳۸ء میں بغداد و عراق فتح کرلیا۔ اور مغرب کی طرف سرحدی جھگڑا ختم ہوگیا

فارس کی شمالی سرحد بھی ازبکوں کے جھگڑے سے محفوظ نہ تھی اور ادھر افغانستان کا بھی یہ حال تھا کہ کبھی وہ فارس کی حکومت میں آجاتا تھا اور کبھی ہندوستان میں، یہاں تک کہ احمد شاہ درانی نے ۱۷۴۷ء میں اپنے خاندان میں اسے منتقل کرلیا۔

بابر جس نے ہندوستان میں سلطنت مغلیہ کی بنیاد ڈالی شاہ اسماعیل کا طرفدار اور شاہ اسماعیل کے بیٹے طہماسپ نے بابر کے بیٹے ہمایوں کو ہندوستان کی حکومت شیر شاہ سے حاصل کرنے میں مدد بھی دی تھی

صفوی خاندان میں شاہ عباس (۱۵۸۷ء — ۱۶۲۹ء) بڑی نمود کا فرمانروا تھا۔ اس نے سر انتھونی شرلی (SIR ANTHONY SHIRLY) کی مدد سے (جس نے ایرانی فوج کی تنظیم کی تھی) مغرب کی جانب کئی صوبے ترکوں سے چھین لئے۔ اس کا عہد اصلاح و ترقی کے لحاظ سے بہت مشہور تھا

شاہ عباس کے بعد عرصہ تک صفوی خاندان کے متعدد افراد ایران پر بغیر کسی خلفشار کے حکومت کرتے رہے، یہاں تک کہ محمود کی سرکردگی میں افاغنہ نے شاہ حسین کو شکست دیکر مشہد و ہرات پر قبضہ کرلیا اور اصفہان لے لیا (۱۱۳۵ھ ۱۷۲۲ء)

اس کے بعد بھی مازندران وغیرہ میں صفوی خاندان کا اثر باقی رہ گیا تھا، لیکن اسی دوران میں نادر قلی (افشاری ترک) اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے ۱۱۴۸ھ ۱۷۳۶ء میں صفوی خاندان کو ختم کرکے اپنی حکومت فارس میں قائم کرلی

نادر نے صرف فارس ہی پر قبضہ نہیں کیا بلکہ افغانستان کو شکست دیکر کابل و قندھار بھی لے لئے (۱۷۳۸ء) اور مغل فوجوں کو پانی پت کے میدان میں شکست دیکر ۱۱۵۱ھ ۱۷۳۹ء میں دہلی تک پہونچ گیا۔

افشاری خاندان میں صرف چار فرمانروا ہوئے لیکن ان کا زمانہ بدنظمی اور انارکی کا زمانہ تھا۔ افغان آزاد آذربیجان پر قابض ہوگیا تھا علی مردان بختیاری نے اصفہان لے لیا تھا، محمد حسین قاچار استرآباد پر قابض تھا اور کریم خاں زند، شاہ رخ افشاری سے تخت ایران کے لئے برسرپیکار تھا۔ آخرکار زند کو کامیابی ہوئی اور اس کے خاندان نے ۱۱۶۳ھ ۱۷۵۰ء سے ۱۱۹۳ھ ۱۷۷۹ء تک، خراسان چھوڑکر پورے ایران پر حکومت کی۔ (خراسان میں شاہ رخ افشاری کا تھوڑا بہت اقتدار اس کے ضعیف و نابینا ہوجانے کے باوجود باقی رہ گیا تھا)

کریم خان زند کی وفات پر اس کے جانشینوں اور آقا محمد قاچار میں عرصہ تک لڑائی جاری رہی، جس میں قاچاریوں کو کامیابی ہوئی اور زند خاندان کے بعد ایران میں قاچاری دور شروع ہوا

۹۰۷ھ / ۱۵۰۲ء — ۱۱۴۸ھ / ۱۷۳۶ء

حکومت = ۲۳۴ سال

افراد = ۱۱

صفوی خاندان

اسماعیل اول	۹۰۷ھ / ۱۵۰۲ء	عباس ثانی	۱۰۵۲ھ / ۱۶۴۲ء
طہماسپ اول	۹۳۰ھ / ۱۵۲۴ء	سلیمان اول	۱۰۷۷ھ / ۱۶۶۷ء
اسماعیل ثانی	۹۸۴ھ / ۱۵۷۶ء	حسین اول	۱۱۰۵ھ / ۱۶۹۴ء
محمد خدابندہ	۹۸۵ھ / ۱۵۷۸ء	طہماسپ ثانی	۱۱۳۵ھ / ۱۷۲۲ء
عباس اول	۹۸۵ھ / ۱۵۷۸ء	عباس ثالث	۱۱۴۴ھ / ۱۷۳۱ء — ۱۱۴۸ھ / ۱۷۳۶ء
صفی اول	۱۰۳۸ھ / ۱۶۲۹ء		

افاغنہ

محمود	۱۱۳۵ھ / ۱۷۲۲ء
اشرف	۱۱۳۷ھ / ۱۷۲۹ء — ۱۱۴۲ھ / ۱۷۳۰ء

افشاری

نادر	۱۱۴۸ھ / ۱۷۳۶ء
عادل	۱۱۶۰ھ / ۱۷۴۷ء
شاہ رخ	۱۱۶۱ھ / ۱۷۴۸ء — ۱۲۱۰ھ / ۱۷۹۶ء

خاندان زند

کریم خاں	۱۱۶۳ھ / ۱۷۵۰ء	صادق	۱۱۹۳ھ / ۱۷۷۹ء
ابوالفتح	۱۱۹۳ھ / ۱۷۷۹ء	علی مراد (دوبارہ)	۱۱۹۶ھ / ۱۷۸۲ء
علی مراد	۱۱۹۳ھ / ۱۷۷۹ء	جعفر	۱۱۹۹ھ / ۱۷۸۵ء
محمد علی	۱۱۹۳ھ / ۱۷۷۹ء	لطف علی	۱۲۰۳ھ / ۱۷۸۹ء — ۱۲۰۹ھ / ۱۷۹۴ء

قاچار

آقا محمد	۱۱۹۳ھ / ۱۷۷۹ء	محمد	۱۲۵۰ھ / ۱۸۳۴ء
فتح علی	۱۲۱۱ھ / ۱۷۹۷ء	ناصر الدین	۱۲۶۴ھ / ۱۸۴۸ء

ماوراء النہر

تیموری

شیبانی

جانی

منگت

خوقند　　(خوانین)

خیوا　　(خوانین)

(آلِ تیمور)

تیمور، چنگیز خاں کے خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ تیمور کے آبا و اجداد میں سے ایک شخص چنگیز کے بیٹے چغتائی (فرمانروائے ماوراء النہر) کا وزیر بھی رہ چکا تھا

تیمور ۷۳۶ھ / ۱۳۳۶ء میں پیدا ہوا۔ تغلق تیمور نے اسے کش کا گورنر بنا دیا۔ بعد کو "چغتائی خاں سیورغا تمش" کا وزیر ہوگیا اور ۷۷۱ھ / ۱۳۶۹ء میں اسنے چغتائی خاں کی جگہ لے لی، گو اُس کو اور اس کے بیٹے محمود کو ۸۰۰ھ / ۱۳۹۷ء تک برائے نام فرمانروا رہنے دیا

تیمور نے ۷۸۲ھ / ۱۳۸۰ء میں فارس میں عرصہ تک اپنی مہم جاری رکھی اور سات سال میں فارس، خراسان، جرجان، مازندران، سجستان، افغانستان، آذربیجان اور کردستان کو اس نے روند ڈالا

جب ۱۳۸۵ء میں توقتامش (خانِ زریں خیام) نے اپنا حملہ شروع کیا تو تیمور کی توجہ زیادہ تر وطن کی طرف ہوئی اور ۱۳۹۱ء اور ۱۳۹۵ء میں اس نے دوبارہ قان کو زبردست شکست دی

۱۳۹۳ء میں جلیر خاندان سے بغداد اور عراق چھینا اور ۱۳۹۸ء میں شمالی ہند کی طرف بڑھ کر اس نے کشمیر اور دہلی پر حملہ کیا۔ اسکے بعد وہ مغرب کی طرف متوجہ ہوا۔ سنہ ۱۴۰۰ء میں اناطولیہ پر حملہ کیا۔ سیواس اور ملاتیا لے لیا، انگورہ میں ترکی فوجوں کو شکست دیکر سلطان بایزید کو قید کر لیا۔ ۸۰۳ھ میں ارض روم کی ریاستوں کو ان کی جگہ قایم کرکے، دمشق و حلب پر قابض ہوگیا۔ اس کے بعد اس نے چین کی طرف اقدام کیا لیکن اس مہم کی تکمیل سے قبل ہی ستر سال کی عمر میں بمقام اوترار انتقال کر گیا (۸۰۷ھ / ۱۴۰۵ء)

تیمور کی فتوحات نے ماوراء النہر کو بڑی وسیع سلطنت بنا دیا تھا جس کا پایۂ تخت سمرقند تھا۔ ہر چند تیمور کی اکثر مہمیں صرف تاخت کی حیثیت رکھتی تھیں تاہم کچھ عرصہ تک ماوراء النہر کو ایک بڑی وسیع حکومت کا مرکز بننے کی حیثیت حاصل رہی

اس وقت فارس کے تمام خاندان (کرت، سربداری، مظفری، جلیری) ختم ہو چکے تھے، ترکوں کو اناطولیہ سے نکالا جا چکا تھا اور تمام مغربی ایشیا، ہندوکش سے بحر روم تک تیمور کے نام سے کانپ اٹھتا تھا۔ لیکن ظاہر ہے کہ اتنی وسیع سلطنت کو قابو میں رکھنا آسان نہ تھا اور اسی لئے جب تیمور کا انتقال ہوگیا تو جلیری اور ترکمانوں نے اپنے اپنے صوبے واپس لینا شروع کئے اور گو تیمور کے بعد بھی فارس میں آلِ تیمور کی حکومت ایک صدی تک قایم رہی، لیکن صفوی خاندان کی ابھرتی ہوئی طاقت کا مقابلہ پوری طرح ممکن نہ ہوا اور جب سولھویں صدی عیسوی میں شیبانی خاندان تیمور کا پایۂ تخت لے لینے میں کامیاب ہوگیا تو آلِ تیمور کی حکومت صرف بخارا تک محدود ہوگئی

تیمور کے مرنے کے بعد اس کی اولاد میں باہم مخالفت پیدا ہوگئی اور ہر ایک نے اپنی اپنی حکومت علحدہ علحدہ قایم کرکے تیمور کی قایم کی ہوئی وسیع سلطنت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے، تیمور کی اولاد میں شاہ رخ نے بیشک کچھ عرصہ تک عظمتِ رفتہ کو قایم رکھنے کی کوشش کی لیکن جب ۸۵۰ھ / ۱۴۴۷ء میں اس کا انتقال ہوا تو اس کی حکومت متعدد خود مختار ریاستوں میں تقسیم ہوگئی اور اس طرح صفویوں اور شیبانیوں کے لئے ماوراء النہر کا راستہ صاف ہوگیا۔ لیکن اگر تیمور کی حکومت ماوراء النہر میں ختم ہوئی تو بابر کے ذریعہ سے ہندوستان میں اس سے زیادہ وسیع سلطنت اس کے خاندان میں آگئی

۷۷۱ھ / ۱۳۶۹ء — ۹۰۰ھ / ۱۴۹۴ء

مدت حکومت = ۱۲۶ سال

افراد = ۹

ماوراء النہر

تیمور	۷۷۱ھ / ۱۳۶۹ء
خلیل	۸۰۷ھ / ۱۴۰۵ء سے ۸۱۲ھ / ۱۴۰۹ء تک

شاہ رخ	۸۰۷ھ / ۱۴۰۴ء	ابوسعید	۸۵۵ھ / ۱۴۵۲ء
اولغ بیگ	۸۵۰ھ / ۱۴۴۷ء	احمد	۸۷۲ھ / ۱۴۶۷ء
عبداللطیف	۸۵۳ھ / ۱۴۴۹ء	محمود	۸۹۹ھ / ۱۴۹۳ء
عبداللہ	۸۵۴ھ / ۱۴۵۰ء	۹۰۰ھ / ۱۴۹۴ء سے ۹۰۶ھ / ۱۵۰۰ء تک طوائف الملوکی اور انارکی	

(اس خاندان کے بعد شیبانی خاندان کی حکومت قایم ہوئی)

۹۰۶ھ / ۱۵۰۰ء — ۱۰۰۷ھ / ۱۵۹۹ء

حکومت = ۱۰۰ سال

افراد = ۱۲

شیبانی خاندان

جس وقت تیموری حکومت کے آخری سلطان محمد کے تینوں بیٹے آپس میں حکومت کے لئے لڑ رہے تھے اس وقت ایک نئی قوت شیبانیوں کی پیدا ہوئی جس نے شاہزادگان ماوراء النہر کو ختم کر کے اپنی حکومت قایم کرلی

یہ اوزبکی جماعت تھی جس کا سردار محمد شیبانی (چنگیز کے سلسلہ کا آخری مجاہد اعظم) تھا۔ ان کا اصلی وطن سائبیریا تھا جہاں وہ زارِ تیومن (CZARTIUMEN) کے لقب سے حکومت کر رہے تھے۔ انھیں کی ایک شاخ محمد شیبانی کی سرکردگی میں ہجرت کر کے ماوراء النہر آگئی اور تیموری خاندان کے اولاد کی باہمی نااتفاقی سے فایدہ اٹھا کر اس نے اوزبک حکومت کی بنیاد ڈالی اور خوانین بخارا و خیوا کی صورت میں اس وقت تک باقی رہی جب تک یہ دونوں صوبے روس کے پاس نہ چلے گئے

اس اوزبک سلطنت پر کئی خاندانوں نے حکومت کی، پہلے شیبانیوں نے (علاوہ خیوا کے جہاں اسی خاندان کی ایک شاخ حکمراں تھی اور خراسان کے جو صفویوں کے پاس تھا) سولھویں صدی میں ماوراء النہر پر حکومت کی اس کے بعد سترھویں اور اٹھارھویں صدی میں جانی یا استراخانی خاندان (جو دامادی کے تعلق سے شیبانی تھا) کی حکومت رہی۔ اس کے بعد منگت خاندان آیا جو بہ سلسلۂ مصاہرت شیبانی خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ اس نے بخارا کی ریاست بھی لے لی (جو خوانین خوقند اور ریاستہائے تاشقند وغیرہ کے ابھرنے اور افغانستان میں درانیوں کے عروج کی وجہ سے بہت محدود و کمزور ہوگئی تھی)

بعد کو بخارا، خیوا، اور خوقند ۱۸۶۸ء اور ۱۸۷۲ء کے درمیان روس میں شامل ہوگئے

محمد شیبانی	۹۰۶ھ / ۱۵۰۰ء	نوروز احمد	۹۵۹ھ / ۱۵۵۱ء
کوچکونجی	۹۱۶ھ / ۱۵۱۰ء	پیر محمد اول	۹۶۳ھ / ۱۵۵۵ء
ابوسعید	۹۳۶ھ / ۱۵۳۰ء	اسکندر	۹۶۸ھ / ۱۵۶۰ء
عبیداللہ	۹۴۰ھ / ۱۵۳۳ء	عبداللہ ثانی	۹۹۱ھ / ۱۵۸۳ء
عبداللہ اول	۹۴۶ھ / ۱۵۳۹ء	عبدالمومن	۱۰۰۶ھ / ۱۵۹۸ء
عبداللطیف	۹۴۷ھ / ۱۵۴۰ء	پیر محمد ثانی	۱۰۰۷ھ / ۱۵۹۹ء

سمرقند شیبانیوں کا دار السلطنت تھا، لیکن بخارا میں علحدہ ایک حکومت قایم تھی اور کبھی کبھی اسے ماوراء النہر پر بھی حکومت کا موقع ملجاتا تھا لیکن سمرقند کو اس پر ایسی ہی سیادت حاصل تھی جیسے بلخ پر استراخانی خاندان کو

بخارا

عبدالعزیز	۹۴۷ھ / ۱۵۴۰ء	برہان سلطان	۹۶۱ھ / ۱۵۵۳ء
یار محمد	۹۵۶ھ / ۱۵۴۹ء	× عبداللہ	۹۶۴ھ / ۱۵۵۷ء (اخیر ۹۸۶ھ میں سمرقند بھی لے لیا اور عبداللہ ثانی کے نام سے حکومت کی)

سمرقند

خسرو سلطان	۹۶۸ھ / ۱۵۶۰ء	جوانمرد علی	۹۸۰ھ / ۱۵۷۲ء
سلطان سعید	۹۷۵ھ / ۱۵۶۷ء	× عبداللہ ثانی	۹۸۶ھ / ۱۵۷۸ء

جانی خاندان

(استراخانی)

۱۰۰۷ھ / ۱۵۹۹ء — ۱۲۰۰ھ / ۱۷۸۵ء

حکومت = ۱۹۴ سال

افراد = ۱۲

جب استراخان پر روس کا قبضہ ہوگیا تو سولھویں صدی کے وسط میں معزول شدہ سردار یار محمد اور اس کے بیٹے جان نے اسکندر شیبانی کے پاس بخارا میں پناہ لی۔ اسکندر نے اپنی لڑکی کی شادی جان سے کردی۔ اس کے ایک لڑکا پیدا ہوا باقی محمد جو اپنے ماموں عبداللہ ثانی کا جانشین ہوا اور اس کے خاندان نے سترھویں صدی میں بخارا، فرغانہ، بدخشاں اور بلخ پر حکومت کی۔ جب ان کی قوت گھٹی تو درانیوں نے بڑے حصہ پر قبضہ کر لیا اور خوقند (فرغانہ) میں ایک خود مختار ریاست علحدہ قایم ہوگئی —— (سنہ ۱۷۱۰ء) اور سنہ ۱۷۸۵ء میں قبیلۂ منگت نے جو برسر اقتدار ہوگئے تھے جانی حکومت کے آخری فرمانروا ابوالغازی کو معزول کر دیا

باقی محمد	۱۰۰۷ھ / ۱۵۹۹ء	عبیداللہ	۱۱۱۴ھ / ۱۷۰۲ء (مقیم خان ۱۱۱۲ھ سے ۱۱۱۹ھ تک بلخ پر قابض رہا)
ولی محمد	۱۰۱۴ھ / ۱۶۰۵ء (سنہ ۱۰۰۸ھ سے بلخ پر بھی حکومت شروع کی)	ابوالفیض	۱۱۲۳ھ / ۱۷۱۱ء
امام قلی	۱۰۱۷ھ / ۱۶۰۸ء (اس سے قبل بلخ میں حکومت کر چکا تھا)	عبدالمومن	۱۱۶۰ھ / ۱۷۴۷ء
نذر محمد	۱۰۵۱ھ / ۱۶۴۲ء (〃 〃 〃)	عبیداللہ ثانی	۱۱۶۴ھ / ۱۷۵۱ء
عبدالعزیز	۱۰۵۵ھ / ۱۶۴۵ء	محمد رحیم (منگت)	۱۱۶۶ھ / ۱۷۵۳ء
سبحان قلی	۱۰۹۱ھ / ۱۶۸۰ء (〃 〃 〃)	ابوالغازی	۱۱۷۱ھ / ۱۷۵۸ء — ۱۲۰۰ھ / ۱۷۸۵ء

(منگیت)

منگت خاندان

۱۲۰۰ھ / ۱۷۸۵ء — ۱۲۸۴ھ / ۱۸۶۸ء

حکومت = ۸۴ سال

افراد = ۶

قبیلۂ منگت (چپٹی ناک والا) کپچک سے تعلق رکھتا تھا۔ سولھویں صدی میں یہاں سے نکل کر استراخانی دور میں صاحب اثر ہوگئے

اور اٹھارھویں صدی کے دوسرے نصف حصہ میں پہلے فرمانروایانِ بخارا کے وزیر ہوئے اور پھر وہیں کے حکمراں بن بیٹھے اور ۱۲۸۵ھ / ۱۸۶۸ء میں روس کے باجگزار ہو گئے

معصوم شاہ مراد	۱۲۰۰ھ / ۱۷۸۵ء	عمر	۱۲۴۲ھ / ۱۸۲۶ء
حیدر تورا	۱۲۱۵ھ / ۱۸۰۰ء	نصراللہ	۱۲۴۲ھ / ۱۸۲۶ء
حسین	۱۲۴۲ھ / ۱۸۲۶ء	مظفرالدین	۱۲۷۷ھ / ۱۸۶۰ء — ۱۲۸۴ھ / ۱۸۶۸ء

۹۲۱ھ / ۱۵۱۵ء — ۱۲۸۹ھ / ۱۸۷۲ء

خوانینِ خیوا

حکومت = ۳۵۰ سال

افراد = ۲۶

خیوا یا خوارزم، جوجی کے خاندان کی جاگیر تھی اور حکومت ماوراء النہر سے کبھی اس کا باقاعدہ تعلق نہیں رہا۔ تیمور کے وقت تک اس پر خوانین "خیام زرّیں" کا قبضہ تھا۔ تیموری دور کے اختلال پر محمد شیبانی کے اوزبکوں نے خیوا اور ماوراء النہر پر قبضہ کر لیا اور ۱۵۱۵ء کے قریب اپنی حکومت قایم کر لی

نادر شاہ نے اسے ۱۷۴۰ء میں فتح کر لیا اور ۱۸۷۳ء میں روس نے لے لیا

اِلبرس	۹۲۱ھ / ۱۵۱۵ء	یادگار	۱۱۲۶ھ / ۱۷۱۴ء
سلطان حاجی	۹۳۱ھ / ۱۵۲۵ء	ارنک	۱۱۲۶ھ / ۱۷۱۴ء
حسن قلی	—	شیر غازی	۱۱۲۷ھ / ۱۷۱۵ء
سفیان	—	اِلبرس ثانی	۱۱۴[illegible]ھ / ۱۷۳[illegible]ء
بوجغا	—	(نادر شاہ نے لے لیا)	۱۱۵۳ھ / ۱۷۴۰ء
اوانک	—	تگرہ (نادر شاہ کی طرف سے)	۱۱۵۴ھ / ۱۷۴۱ء
کال	—	ابومحمد	۱۱۵۴ھ / ۱۷۴۱ء
اکتائی	۹۴۶ھ / ۱۵۴۰ء	ابوالغازی ثانی	۱۱۵[illegible]ھ / ۱۷۴[illegible]ء
دوست	۹۵۳ھ / ۱۵۴۶ء	اِلتُزَر	۱۲۱۹ھ / ۱۸۰۴ء
حاجی محمد اول	۹۶۵ھ / ۱۵۵۸ء	محمد رحیم	۱۲۲۱ھ / ۱۸۰۶ء
عرب محمد اول	۱۰۱۱ھ / ۱۶۰۲ء	اللہ قلی	۱۲۴۱ھ / ۱۸۲۵ء
اسفندیار	۱۰۳۲ھ / ۱۶۲۳ء	رحیم قلی	۱۲۵۸ھ / ۱۸۴۲ء
ابوالغازی اول	۱۰۵۳ھ / ۱۶۴۳ء	محمد امین	۱۲۶۱ھ / ۱۸۴۵ء
اَنوشا	۱۰۷۴ھ / ۱۶۶۳ء	عبداللہ	۱۲۷۱ھ / ۱۸۵۵ء
محمد ارنک	۱۰۸۵ھ / ۱۶۷۴ء	قتلغ محمد	۱۲۷۲ھ / ۱۸۵۵ء
اسحاق آقا شاہ نیاز	۱۰۹۹ھ / ۱۶۸۷ء	سید محمد	۱۲۷۲ھ / ۱۸۵۶ء
عرب محمد ثانی	۱۱۱۴ھ / ۱۷۰۲ء	سید محمد رحیم	۱۲۸۲ھ / ۱۸۶۵ء — ۱۲۸۹ھ / ۱۸۷۲ء
حاجی محمد ثانی	—		

خوانین خوقند

یا فرغانہ

۱۱۱۲ھ / ۱۷۰۰ء	۱۲۹۳ھ / ۱۸۷۶ء
حکومت	= ۱۷۶ سال
افراد	= ۱۹

۱۷۰۰ء میں شاہ رخ نے (جو چنگیز خاں کی اولاد میں تھا) فرغانہ یا خوقند میں اپنی خود مختار حکومت قایم کی ۱۸۰۰ء میں تاشقند بھی اس میں شامل ہوگیا اور ۱۸۷۶ء میں اس پر روس قابض ہوگیا

شاہ رخ بیگ	۱۱۱۲ھ / ۱۷۰۰ء	شیر علی	۱۲۵۶ھ / ۱۸۴۰ء
رحیم	—	مراد	۱۲۵۸ھ / ۱۸۴۲ء
عبدالکریم	—	خدایار	۱۲۵۸ھ / ۱۸۴۲ء
اردنی	—	ملّا	۱۲۷۴ھ / ۱۸۵۸ء
سلیمان	۱۱۸۳ھ / ۱۷۷۰ء	شاہ مراد	۱۲۷۵ھ / ۱۸۵۹ء
شاہ رخ ثانی	۱۱۸۴ھ / ۱۷۷۰ء	خدایار (دوبارہ)	۱۲۷۷ھ / ۱۸۶۱ء
نربوتا	۱۱۸۴ھ / ۱۷۷۰ء	سید سلطان	۱۲۸۰ھ / ۱۸۶۴ء
عالم	۱۲۱۵ھ / ۱۸۰۰ء	خدایار (تیسری بار)	۱۲۸۳ھ / ۱۸۶۶ء
محمد عمر	۱۲۲۴ھ / ۱۸۰۹ء	ناصر الدین	۱۲۹۲ھ / ۱۸۷۵ء — ۱۲۹۳ھ / ۱۸۷۶ء
محمد علی	۱۲۳۷ھ / ۱۸۲۲ء		

ہندوستان و افغانستان

غزنوی

غوری

سلاطین دہلی

شاہانِ بنگال

شاہانِ جونپور

شاہانِ مالوہ

شاہانِ گجرات

شاہانِ خاندیس

بہمنی (دکن)

عماد شاہی

نظام شاہی

برید شاہی

عادل شاہی

قطب شاہی

شاہانِ مغلیہ

امراءِ افغانستان

ہندوستان و افغانستان

ہندوستان کا کوئی قابلِ ذکر حصہ "خلافت" سے کبھی متعلق نہیں رہا۔ ہرات فتح کرنے کے بعد عرب ۴۴ھ/۶۶۴ء میں کابل کی طرف بڑھے اور وہاں سے ملتان پہونچے لیکن یہ کوئی صورت مستقل قبضہ یا قیام حکومت کی نہ تھی۔ ہاں جنوب کی طرف سے جو اقدامات کئے گئے وہ زیادہ نتیجہ خیز ثابت ہوئے

۹۲ھ/۷۱۱ء میں محمد قاسم نے سندھ کو حدودِ ملتان تک فتح کیا اور دو صدی تک عرب گورنر یہاں مامور ہوتے رہے

ہندوستان کو مسلمانوں نے دراصل سندھ کی طرف سے نہیں بلکہ افغانستان کی طرف سے فتح کیا۔ اس سے قبل ہندوکش کے جنوبی علاقہ میں عربوں کا قبضہ ہو گیا تھا لیکن وہ برائے نام تھا اور بالکل عارضی۔ البتہ یعقوب بن لیث صفاری (فرمانروائے سجستان) نے سب سے پہلے کابل میں مسلم حکومت قایم کی۔ اس کے بعد سامانی حکومت آئی اور اس کے گورنر دیں کا انتظام کرتے رہے اور انھیں گورنروں میں ایک الپتگین تھا جس نے غزنہ میں سب سے پہلی خود مختار حکومت (غزنوی) قایم کی جو دو سو سال تک قایم رہی

اسی دوران میں غزنوی خاندان نے ہندوستان کی طرف پیشقدمی کی اور لاہور پر قبضہ کر کے یہاں اولین مسلم حکومت کی بنیاد ڈالی۔ غزنویوں کے بعد حکومت محمد بن سام غوری اور اس کی اولاد میں منتقل ہو گئی جنھوں نے ہندوستان کے پورے شمالی حصّہ کو فتح کر لیا۔

غوریوں کے بعد غلام خاندان کی حکومت ہوئی اور اس کے بعد خلجیوں، تغلقوں، سیدوں اور لودیوں کی۔ اخیر میں بابر نے حملہ کر کے مغل حکومت کی بنیاد ڈالی جو ہندوستان کی سب سے بڑی سلطنت کی

غزنوی حکومت

(افغانستان و پنجاب)

۳۵۱ھ/۹۶۲ء — ۵۸۲ھ/۱۱۸۶ء

حکومت = ۲۲۵ سال

افراد = ۲۱

سامانی حکومت میں ترک مملوکوں (غلاموں) کو بڑا عروج حاصل تھا اور تمام کلیدی مناصب انھیں کے ہاتھ میں تھے۔ انھیں میں سے ایک الپتگین تھا جو عبدالملک سامانی کے عہد میں افواج خراسان کا کمانڈر تھا

جب عبدالملک کا انتقال ہوا تو یہ اپنے عہدہ سے معزول کر دیا گیا اور ۳۵۱ھ/۹۶۲ء میں خفا ہو کر غزنہ چلا گیا جہاں سامانی حکومت کی طرف سے اس کا باپ گورنر تھا۔ باپ کے انتقال کے بعد یہ خود گورنر بن بیٹھا۔ یہ بات سامانی حکومت کو پسند نہ آئی اور اس نے الپتگین کو ہٹانا چاہا لیکن سامانی حکومت اس کا اقتدار غزنہ میں کم نہ کر سکی۔ الپتگین کی عمر نے زیادہ وفا نہ کی اور توسیع حکومت کی آرزوئیں دل میں لئے ہوئے وہ ایکسال کے اندر مر گیا۔ اس کے بعد غزنہ کی حکومت اس کے بیٹے اسحاق کے ہاتھ آئی اور اسحاق کے بعد اس کے مملوک بلکتگین کے ہاتھ لیکن یہ کوئی خاص قوت حاصل نہ کر سکا۔ اس لئے غزنوی حکومت کا اصل بانی الپتگین کا دوسرا مملوک سبکتگین تھا جو اس کا داماد بھی تھا۔ اس نے سلطنت کو بہت وسیع کر لیا۔ ہندوستان میں راجپوتوں کو شکست دیکر پشاور میں حکومت قایم کی، ایران کی طرف اس نے خراسان لے لیا جہاں سامانی فرمانروا نوح نے اسے گورنر مقرر کیا تھا۔ اس میں شک نہیں کہ جب تک نوح سامانی زندہ رہا، اس نے اپنے آپ کو ہر چند اس کا ماتحت ہی سمجھا اور کہا لیکن

۳۸۹ھ / ۹۹۹ء تک اس نے یہاں بڑی قوت پیدا کرلی

اسی کا بیٹا محمود غزنوی تھا جو تاریخ اسلامی میں غیر معمولی شہرت کا مالک ہوا ہے۔ سبکتگین نے اپنے بعد دو بیٹے چھوڑے ایک اسماعیل دوسرا محمود اور ان دونوں میں باپ کے مرنے کے بعد لڑائی ہوئی جس میں محمود کامیاب ہوا اور اسماعیل کو زیادہ حکومت کرنے کا موقع نہ ملا۔ سامانی حکومت اب بھی باقی تھی لیکن بہت ضعیف و کمزور۔ اس لئے محمود اس کے اثر سے بالکل آزاد ہوگیا اور غزنہ و خراسان پر حکومت کرنے کے حقوق براہ راست خلیفۂ بغداد القادر باللہ سے حاصل کر لئے

یہ وہ وقت تھا جب سامانی حکومت کا چراغ گل ہو رہا تھا اور الک خانی خاندان اس کی جگہ لینا چاہتا تھا۔ محمود نے اس نئے ابھرتے ہوئے خاندان سے جنگ کرنا مناسب نہ سمجھا اور صلح کرلی۔ اس طرح محمود ہندوستان پر حملہ کرنے کے لئے بالکل آزاد ہوگیا اور ۳۹۲ھ / ۱۰۰۱ء سے ۴۱۵ھ / ۱۰۲۴ء تک اس نے بارہ حملے ہندوستان پر کئے (الیٹ نے سترہ حملے بیان کئے ہیں) ۴۰۸ھ / ۱۰۱۷ء میں اس نے قنوج و متھرا پر حملہ کیا اور ۴۱۵ھ / ۱۰۲۴ء میں سومناتھ اور انہلواڑہ پر جو گجرات کا پایۂ تخت تھا۔ ہر چند یہ حملے مستقل حکومت کے خیال سے نہیں کئے گئے تھے، لیکن ان کا یہ نتیجہ ضرور ہوا کہ پنجاب، غزنوی حکومت میں شامل ہوگیا اور گجرات کا راجہ بھی اس نے اپنی ہی مرضی سے مقرر کیا

محمود نے اس کے علاوہ ۴۰۱ھ / ۱۰۱۰ء میں غور بھی فتح کر لیا۔ ۴۰۷ھ / ۱۰۱۶ء میں سمرقند و بخارا بھی لے لیا۔ محمود کو آخری زمانہ میں سلاجقہ کی بڑھتی ہوئی طاقت سے بہت اندیشہ ہوگیا تھا اور ہر چند اس نے طغرل اور جغر بیگ کو ۴۱۶ھ / ۱۰۲۵ء میں مغلوب بھی کر لیا تھا لیکن وہ ان کی طرف سے مطمئن نہ تھا الغرض وہ اسی غیر مطمئن حالت میں زندگی بسر کر رہا تھا کہ ۴۲۱ھ / ۱۰۳۰ء کے موسم بہار میں (جب وہ اصفہان فتح کرکے واپس آیا) غزنی میں اس کا انتقال ہوگیا

ہر چند محمود نے اپنی سلطنت کو لاہور سے اصفہان و سمرقند تک وسیع کر لیا تھا لیکن اس کے بعد یہ بہت تنگ ہوتی گئی کیونکہ چند سال بعد ہی مابین ۴۲۹ھ / ۱۰۳۸ء و ۴۳۱ھ / ۱۰۴۰ء سلاجقہ نے محمود کے بیٹے مسعود کو مرو کے قریب شکست دیکر تمام مغربی صوبے بلخ اور خوارزم سے اصفہان و رے تک فتح کر لئے۔ اس کے بعد بدقسمتی سے غوریوں نے غزنی کو بھی فتح کر لیا اور شاہان غزنی کو اپنا دار السلطنت لاہور بنانا پڑا۔ لیکن غوریوں نے ہندوستان میں بھی انھیں نہ پنپنے دیا اور ۵۸۲ھ / ۱۱۸۶ء میں غزنوی خاندان کی حکومت غوریوں میں منتقل ہوگئی

محمود کا زمانہ علم و ادب اور حکمت و فنون کی ترقی کے لحاظ سے خاص شہرت رکھتا ہے، اس نے غزنی میں ایک دار العلوم قائم کیا، اس نے یہاں مسجدیں، سڑکیں، پل اور مکانات وغیرہ کثرت سے تعمیر کرائے اور بہت سے امور عامہ جن کا تعلق رعایا کی فلاح و آسایش سے تھا وجود میں آئے

الپتگین	۳۵۱ھ / ۹۶۲ء	علی ابو الحسن بہاؤ الدولہ	۴۴۰ھ / ۱۰۴۸ء
اسحاق	۳۵۲ھ / ۹۶۳ء	عبد الرشید عز الدولہ	۴۴۱ھ / ۱۰۴۹ء
بلکاتگین	۳۵۵ھ / ۹۶۶ء	طغرل (غاصب)	۴۴۴ھ / ۱۰۵۲ء
پیری	۳۶۲ھ / ۹۷۲ء	فرخ زاد جمال الدولہ	۴۴۴ھ / ۱۰۵۲ء
سبکتگین	۳۶۶ھ / ۹۷۶ء	ابراہیم ظاہر الدولہ	۴۵۱ھ / ۱۰۵۹ء
اسماعیل	۳۸۷ھ / ۹۹۷ء	مسعود ثالث علاؤ الدولہ	۴۹۲ھ / ۱۰۹۹ء
محمود یمین الدولہ	۳۸۸ھ / ۹۹۸ء	شیرزاد کمال الدولہ	۵۰۸ھ / ۱۱۱۴ء
محمد جلال الدولہ	۴۲۱ھ / ۱۰۳۰ء	ارسلان سلطان الدولہ	۵۰۹ھ / ۱۱۱۵ء
مسعود اول ناصر الدین	۴۲۱ھ / ۱۰۳۰ء	بہرام شاہ یمین الدولہ	۵۱۲ھ / ۱۱۱۸ء
مودود شہاب الدولہ	۴۳۲ھ / ۱۰۴۰ء	خسرو شاہ معز الدولہ	۵۴۷ھ / ۱۱۵۲ء
مسعود ثانی	۴۴۰ھ / ۱۰۴۸ء	خسرو ملک تاج الدولہ	۵۵۵ھ / ۱۱۶۰ء — ۵۸۲ھ / ۱۱۸۶ء

(غزنوی حکومت)

غوری خاندان

(افغانستان و ہندوستان)

۵۴۳ھ / ۱۱۴۸ء — ۶۱۲ھ / ۱۲۱۵ء
حکومت = ۶۸ سال
افراد = ۱۰

قدیم زمانہ سے غور کا کوہستانی علاقہ (ہرات و غزنی کے درمیان) ایک خود مختار ریاست کے قبضہ میں چلا آرہا تھا اور قلعۂ فیروز کوہ اس کا مرکز تھا

محمود نے ۴۰۱ھ / ۱۰۱۱ء میں جبکہ محمد بن سوری یہاں کا والی تھا اس علاقہ کو بھی فتح کرلیا۔ اس کے بعد محمد بن سوری کی اولاد حکومت غزنی کے زیر نگرانی فیروزکوہ اور بامیان میں حکومت کرتی رہی اور غزنی و غور میں باہم ازدواجی تعلقات قایم ہوگئے

جب قطب الدین محمد والی فیروزکوہ کو اس کے خسر بہرام شاہ غزنوی نے قتل کردیا تو مقتول کے بھائی سیف الدین سوری نے ۵۴۳ھ / ۱۱۴۸ء میں غزنی پر قبضہ کرلیا، لیکن دوسرے سال بہرام شاہ پھر غزنی میں داخل ہوا اور سیف الدین کو قتل کرادیا، جب اس کی خبر تیسرے بھائی علاؤالدین جہانسوز کو معلوم ہوئی تو اس نے غزنی پر حملہ کرکے سارے شہر میں آگ لگادی، اس کے بعد اس نے ہرات و بلخ پر بھی قبضہ کرلیا، لیکن چند دن گزرے تھے کہ سلطان سنجر (خراسان کے سلجوقی بادشاہ) کی قید میں رہنے کے بعد ۵۵۶ھ / ۱۱۶۱ء میں انتقال کرگیا

یہ وہ زمانہ تھا جب اتراک غز تمام افغانستان پر پھیل گئے تھے اور غزنوی و غوری دونوں خاندانوں کا اثر زایل ہوچکا تھا لیکن چند دن بعد ہی ترکوں کا یہ سیلاب فارس کی طرف بڑھ گیا اور علاؤالدین غوری کے دو بھتیجے پھر برسراقتدار آگئے جن میں بڑا غیاث الدین بن سام تھا۔ اس نے ۵۶۹ھ / ۱۱۷۳ء میں غزنی لے لیا اور دو سال بعد ہرات پر بھی قابض ہوگیا۔ دوسرے بھائی شہاب الدین محمد غوری نے ایک طرف سلاجقہ سے خراسان کا ایک حصہ لے لیا اور دوسری طرف ۵۷۱ھ / ۱۱۷۵ء میں سندھ و ملتان پر قبضہ کرلیا اور ۵۸۲ھ / ۱۱۸۶ء میں غزنویوں کو لاہور سے بھی نکال دیا

اس کے بعد وہ اجمیر کے راجہ پرتھوی راج کے مقابلہ کے لئے بڑھا۔ ہرچند اس کا پہلا حملہ (۵۸۷ھ / ۱۱۹۱ء) ناکام رہا لیکن دوسرے سال تھانیسر کے میدان میں پرتھوی راج اور ۱۵۰ دوسرے راجاؤں کو جو اس کے مقابلہ کے لئے آئے تھے شکست دیکر پرتھوی راج کو قتل کیا۔ اس کامیابی سے پورا شمالی ہند قبضہ میں آگیا۔ قنوج ۱۱۹۴ء میں فتح ہوگیا اور گوالیار، بندیلکھنڈ، بہار و بنگال بھی محمد غوری کے سرداروں نے فتح کرلئے اور اس طرح پہلی بار ہندوستان کا بڑا حصہ باقاعدہ حکومتِ اسلام کے تحت آگیا

جب اپنے بھائی غیاث الدین کی موت پر محمد غوری ۵۹۹ھ / ۱۲۰۲ء میں اس کا جانشین ہوا تو حالت یہ تھی کہ خوارزمی سارے فارس پر چھائے ہوئے تھے اور افغانستان کی طرف بڑھ رہے تھے، اس لئے محمد غوری کو اپنی توجہ ہندوستان کی طرف سے ہٹاکر اس طرف مبذول کرنا پڑی اور وہ خوارزمیوں کے مقابلہ کی طیاری کرہی رہا تھا کہ گکھروں کی ایک جماعت نے ۶۰۲ھ / ۱۲۰۶ء میں اسے قتل کردیا

محمد غوری کے بعد اس کا خاندان زیادہ عرصہ تک حکمراں نہ رہ سکا۔ اس کا بھتیجا محمود اگرچہ عام طور پر بادشاہ تسلیم کرلیا گیا تھا لیکن محمد غوری کے زمانہ کا شیرازہ بکھر گیا اور رفتہ رفتہ ترک مملوک جو محمد غوری کے زمانہ میں فوج کے جنرل تھے اپنی اپنی جگہ آزاد ہوگئے قطب الدین ایبک دہلی میں، ناصرالدین قباچہ سندھ میں اور یلدوز نے غزنی میں علٰحدہ علٰحدہ حکومتیں قایم کرلیں

غوری خاندان کا اصل فرمانروا جو تختِ فیروز میں تھا اس کے قبضہ میں اب صرف مغربی افغانستان (غور اور ہرات) اور خراسان رہگیا تھا لیکن خوارزمیوں نے ۶۱۲ھ / ۱۲۱۵ء میں یہ مقامات بھی چھین لئے

عزالدین حسن (غور)

سیف الدین سوری (غور - غزنا) ۵۴۳ھ سے ۵۴۴ھ تک (بہرام شاہ نے ۵۴۴ھ میں قتل کردیا)

علاؤالدین حسین جہاں سوز (غور) ۵۴۴ھ سے ۵۵۶ھ تک (غزنا) ۵۵۰ھ

سیف الدین محمد (غور) ۵۵۶ھ سے ۵۵۸ھ تک

غیاث الدین محمد (غور) ۵۵۸ھ (ہرات) ۵۷۱ھ سے ۵۹۹ھ تک)

شہاب الدین محمد غوری (غزنا) ۵۶۹ھ (سندھ) ۵۷۱ھ (لاہور) ۵۸۲ھ، ہندوستان (۵۸۸ھ)

(غور اور غزنا) ۵۹۹ھ سے ۶۰۲ھ تک

محمود (بُست) ۵۹۹ھ (غور و فیروزکوہ) ۶۰۳ھ اور ۶۰۷ھ

بہاؤالدین سام (غور وغیرہ) ۶۰۷ھ

علاؤالدین اُتسز (غور) ۶۰۷ھ سے ۶۱۰ھ تک

علاؤالدین محمد = غور و فیروزکوہ ۵۹۹ھ سے ۶۰۳ھ تک شہاب الدین غوری کے قبضہ میں رہے ۶۱۰ھ میں اس کو ملے اور ۶۱۲ھ میں خوارزمیوں نے لے لئے

سلاطینِ دہلی

غلام خاندان — خلجی — تغلق — سید — لودی — مغل

غلام خاندان جب محمد غوری، شمالی ہند کو دہانۂ گنگ تک فتح کر چکا تو اس نے اپنے غلام قطب الدین ایبک کو دہلی کا حاکم مقرر کیا۔ لیکن جب محمد غوری کا انتقال ہوا تو ۶۰۲ھ / ۱۲۰۶ء میں ایبک نے اپنی خود مختاری کا اعلان کر دیا اور اس طرح سب سے پہلے ہندوستان میں ایک مسلم حکومت قایم ہوئی۔ اس وقت تک ہندوستان، حکومتِ غزنی کا ایک صوبہ سمجھا جاتا تھا اور یہاں جداگانہ حکومت قایم نہ تھی غلام خاندان میں التتمش خاص شہرت رکھتا ہے۔ اس نے سندھ کے گورنر ناصر الدین قباچہ کو بھی مغلوب کیا، بنگال کے حاکم سے سلطنت دہلی کی سیادت کو تسلیم کرایا اور خلیفۂ بغداد کی طرف سے بھی سب سے پہلی مرتبہ اس کو سندِ خود مختاری عطا ہوئی

التتمش کے بعد اس کی بیٹی رضیہ تخت نشین ہوئی (تاریخ ہندوستان میں تنہا یہی ایک خاتون تھی جو دہلی کے تخت پر متمکن ہوئی) رضیہ کے بعد جو بادشاہ اس خاندان میں ہوئے ان کا وقت زیادہ تر شورش و ہنگامہ دور کرنے میں صرف ہوا اور چونکہ غیاث الدین بلبن نے (جو غلام خاندان کا نواں فرمانروا تھا) گورنری کے عہدے غلاموں کو دینا بند کر دئے تھے اس لئے بغاوتیں شروع ہو گئیں جنھیں بلبن بہ مشکل فرو کر سکا

غلام خاندان

۶۰۲ھ / ۱۲۰۶ء — ۶۸۹ھ / ۱۲۸۹ء

حکومت = ۸۷ سال

افراد = ۱۰

قطب الدین ایبک	۶۰۲ھ / ۱۲۰۶ء
آرام شاہ	۶۰۷ھ / ۱۲۱۰ء
التتمش شمس الدین	۶۰۷ھ / ۱۲۱۰ء
فیروز شاہ اول (رکن الدین)	۶۳۳ھ / ۱۲۳۵ء
رضیہ	۶۳۳ھ / ۱۲۳۵ء
بہرام شاہ (معز الدین)	۶۳۷ھ / ۱۲۳۹ء
مسعود شاہ (علاؤ الدین)	۶۳۹ھ / ۱۲۴۱ء
مسعود شاہ (ناصر الدین)	۶۴۴ھ / ۱۲۴۶ء
بلبن (غیاث الدین)	۶۶۴ھ / ۱۲۶۵ء
کیقباد (معز الدین)	۶۸۶ھ / ۱۲۸۷ء — ۶۸۹ھ / ۱۲۸۹ء

(خلجی)

خلجی خاندان

غلام خاندان کے بعد خلجی ترکوں کا عہد شروع ہوا اور انھوں نے کوہستان وندھیا سے لیکر دکن تک سلطنت کو وسیع کر لیا۔ علاؤ الدین محمد

نے ۶۹۷ھ/۱۲۹۷ء میں گجرات فتح کیا اور ۷۰۳ھ/۱۳۰۳ء میں چتّوڑ پر قابض ہوگیا۔ اس کے ایک فوجی سردار ملک کافور (خواجہ سرا) نے دیوگر اور ورنگل فتح کرکے صوبۂ دکن کو سلطنت دہلی میں شامل کرلیا

سلطنت چونکہ بہت وسیع ہوگئی تھی اس لئے اس پر قابو رکھنا دشوار تھا اور آخرکار ایک ترک مملوک غیاث الدین تغلق نے خلجی حکومت ختم کرکے اپنے خاندان میں منتقل کرلی

خلجی فرمانروا

۶۸۹ھ/۱۲۹۰ء — ۷۲۰ھ/۱۳۲۰ء

حکومت = ۳۱ سال

فرمانروا = ۶

فیروز شاہ (جلال الدین)	۶۸۹ھ/۱۲۹۰ء	عمر شاہ (شہاب الدین)	۷۱۵ھ/۱۳۱۵ء
ابراہیم شاہ (رکن الدین)	۶۹۵ھ/۱۲۹۵ء	مبارک شاہ (قطب الدین)	۷۱۶ھ/۱۳۱۶ء
محمد شاہ (علاؤ الدین)	۶۹۵ھ/۱۲۹۵ء	خسرو شاہ (ناصر الدین)	۷۲۰ھ/۱۳۲۰ء

(تغلق)

خاندان تغلق

۷۲۰ھ/۱۳۲۰ء — ۸۱۴ھ/۱۴۱۱ء

حکومت = ۹۴ سال

افراد = ۱۰

خلجیوں کے بعد ہندوستان کی حکومت تغلق خاندان میں منتقل ہوئی۔ اس کا پہلا بادشاہ غیاث الدین تھا۔ اس کے بعد محمد تغلق کا دور شروع ہوا تو اس نے یہ دیکھ کر کہ دہلی میں بیٹھ کر دکن پر حکومت نہیں ہوسکتی کوشش کی کہ دیوگر کو مرکز حکومت قرار دے (جس کا نام اس نے دولت آباد رکھا تھا) لیکن وہ اس مقصد میں کامیاب نہ ہوا اور جو طوائف الملوکی ملک میں پھیل رہی تھی اس کا سدِّباب دشوار ہوگیا اور محمد بن تغلق کے بعد صوبے یکے بعد دیگرے علحدہ ہونے لگے اور سلطنت کا شیرازہ درہم برہم ہوگیا اسی زمانہ میں تیمور نے حملہ کیا اور ۸۰۱ھ/۱۳۹۸ء کے درمیان تمام شمالی ہندوستان میں قتل عام کرکے تغلق حکومت کو ختم کردیا

غیاث الدین تغلق شاہ اول	۷۲۰ھ/۱۳۲۰ء	سکندر شاہ	۷۹۵ھ/۱۳۹۲ء
محمد بن تغلق	۷۲۵ھ/۱۳۲۴ء	محمود شاہ	۷۹۵ھ/۱۳۹۲ء
فیروز شاہ	۷۵۲ھ/۱۳۵۱ء	نصرت شاہ	۷۹۶ھ/۱۳۹۴ء
تغلق شاہ ثانی	۷۹۰ھ/۱۳۸۸ء	(تختِ سلطنت خالی رہا)	
ابوبکر شاہ	۷۹۱ھ/۱۳۸۸ء	محمود شاہ (بار دگر)	۸۰۲ھ/۱۳۹۹ء
محمد شاہ	۷۹۲ھ/۱۳۸۹ء	دولت خاں لودی	۸۱۵ھ/۱۴۱۲ء

(سیّد خاندان)

سیّد خاندان

۸۱۷ھ / ۱۴۱۴ء — ۸۵۵ھ / ۱۴۵۱ء
حکومت = ۳۸ سال
افراد = ۴

تغلق خاندان کے بعد سید خاندان حکمراں ہوا۔ اس خاندان کا بانی خضر خاں تھا۔ خضر خاں، سید سلیمان کا بیٹا تھا، ملک سلیمان فیروز شاہ تغلق کے عہد میں ملتان کا گورنر تھا جس کے مرنے پر خضر خاں حاکم ملتان بنایا گیا

اس نے ۸۱۷ھ / ۱۴۱۴ء میں دولت خاں لودی کو زیر کر کے دہلی پر قبضہ کر لیا، اور ہندوستان کی حکومت سید خاندان میں منتقل ہو گئی۔ اخیر میں سلطنت صرف دہلی کی حدود تک رہ گئی تھی، جسے بہلول لودی نے ختم کر دیا

خضر خاں	۸۱۷ھ / ۱۴۱۴ء	محمد شاہ	۸۳۷ھ / ۱۴۳۲ء
معز الدین مبارک شاہ	۸۲۴ھ / ۱۴۲۰ء	عالم شاہ	۸۴۷ھ / ۱۴۴۳ء — ۸۵۵ھ / ۱۴۵۱ء

(لودی)

لودی خاندان

۸۵۵ھ / ۱۴۵۱ء — ۹۳۲ھ / ۱۵۲۶ء
حکومت = ۷۷ سال
افراد = ۳

اس خاندان کا بانی بہلول لودی تھا، لودی افغان خاندان تھا جو بہ سلسلۂ تجارت ہندوستان آتا رہتا تھا۔ سب سے پہلے بہلول کا دادا ملک بہرام، ملتان آیا تھا اور یہاں کے حاکم مردان دوست کا ملازم ہو گیا تھا۔ اس کے پانچ بیٹے تھے۔ بہلول دوسرے بیٹے ملک کالا کا فرزند تھا جس کی تربیت اس کے چچا ملک سلطان شہ (اسلام خاں) نے کی تھی جو سرہند کا حاکم تھا۔ اسلام خاں نے اپنے بعد بہلول کو جانشین کر دیا جو اس کا داماد بھی تھا۔ بہلول کا اقتدار رفتہ رفتہ اتنا بڑھا کہ اس نے کئی بار دہلی پر حملہ کیا اور آخر ۸۵۵ھ / ۱۴۵۱ء میں وہاں کا بادشاہ ہو گیا اور پھر بابر کے حملہ نے اس خاندان کو بھی ختم کر دیا

بہلول لودی	۸۵۵ھ / ۱۴۵۱ء	ابراہیم بن سکندر	۹۲۳ھ / ۱۵۱۷ء — ۹۳۰ھ / ۱۵۲۶ء
سکندر بن بہلول	۸۹۴ھ / ۱۴۸۸ء	(سلطنت افاغنہ)	

مُغل سلطنت

۹۳۲ھ / ۱۵۲۵ء — ۱۲۷۵ھ / ۱۸۵۷ء
حکومت = ۳۴۳ سال
افراد = ۱۵

بابر (فاتح ہندوستان) تیمور اور چنگیز کی نسل سے تھا۔ یہ ۱۴۸۲ء میں بمقام فرغانہ پیدا ہوا جہاں اس کا باپ گورنر تھا

جب شیبانی ازبکوں نے اسے فرغانہ سے نکال دیا تو ۱۵۰۰ء میں اس نے افغانستان کا رخ کیا، یہاں اس نے ۹۰۹ھ / ۱۵۰۳ء میں بدخشاں لے لیا، دوسرے سال کابل پر قابض ہو گیا اور ۱۵۰۷ء میں قندھار بھی لے لیا

جب وہ کافی مضبوط ہو گیا تو اس نے ایک زبردست ترکمانی یا مغل فوج کے ساتھ ہندوستان پر حملہ کیا (۲۰ اپریل ۱۵۲۶ء) اور پانی پت میں سلطان ابراہیم لودی کو شکست دیکر دہلی اور آگرہ پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد دریائے سندھ سے لیکر حدود بنگال تک کا سارا علاقہ اس کا مطیع ہو گیا۔ دکن، بنگال، گجرات اور مالوہ کی حکومتیں فتح کرنے کا اسے موقع نہ ملا اور ۹۳۷ھ / ۱۵۳۰ء میں اس کا انتقال ہو گیا

اس کے بیٹے ہمایوں نے جس کی عمر صرف ۱۹ سال کی تھی گجرات و مالوہ پر حملہ کیا لیکن ناکام رہا۔ ۹۴۴ھ میں بنگال پر ضرور اس کا قبضہ ہوگیا لیکن شیر شاہ نے جو اس وقت بہار کا فرمانروا تھا، ہمایوں کو چوسا کے مقام پر ۹۴۶ھ/۱۵۳۹ء میں شکست دی اور دوسرے سال قنوج میں یہاں تک کہ ہمایوں کو پہلے سندھ میں اور پھر ایران میں پناہ لینا پڑی اور شیر شاہ (گجرات چھوڑ کر) تمام ہندوستان کا بادشاہ ہوگیا

جب شیر شاہ کا انتقال ہوگیا تو پندرہ سال کے بعد ہمایوں نے پھر دہلی پر قبضہ کرلیا (۱۵۵۵ء) اور ۹۶۳ھ/۱۵۵۶ء میں انتقال کرگیا

ہمایوں کا بیٹا اکبر اس وقت صرف ۱۴ سال کا تھا لیکن اس کے اتالیق و نگراں بیرم خاں نے پانی پت کے میدان میں (اس جگہ جہاں اکبر کے دادا بابر نے فتح حاصل کی تھی) ہندوستانی فوجوں کو جو ہیمو کی سرکردگی میں مقابلہ کو آئی تھیں شکست دی اور اس طرح اکبر ہندوستان کے بڑے حصہ پر قابض ہوگیا۔ ہر چند اکبر بہت کمسن تھا لیکن عنان حکومت اس نے اپنے ہاتھ میں لے لی۔ دہلی اور آگرہ پر تو جنگ پانی پت کے بعد ہی قبضہ ہوگیا تھا لیکن ۹۶۶ھ/۱۵۵۸ء میں گوالیار پر اور ۹۶۷ھ/۱۵۵۹ء میں جونپور پر بھی تسلط ہوگیا

اسی کے ساتھ مالوہ اور خاندیس پر بھی تاخت کی گئی اور ۹۷۵ھ/۱۵۶۷ء میں چتوڑ فتح ہونے کے بعد سارا راجپوتانہ مغلوب ہوگیا۔ اس کے بعد ۹۷۵ھ/۱۵۶۷ء میں چتوڑ فتح ہونے کے بعد سارا راجپوتانہ مغلوب ہوگیا۔ اس کے بعد ۹۸۰ھ/۱۵۷۲ء میں گجرات بھی اس کے قبضہ میں آگیا۔ بنگال باغی ہوگیا تھا لیکن ۹۸۴ھ-۹۹۳ھ/۱۵۷۶ء-۱۵۸۵ء میں وہ بھی مسخر ہوگیا۔ اس کے بعد ۹۹۵ھ/۱۵۸۶ء میں کشمیر پر بھی قبضہ ہوگیا اور ۶ سال بعد قندھار بھی سلطنت مغلیہ میں شامل ہوگیا

اکبر دکن کی طرف متوجہ نہیں ہوا، اس نے صرف اس بات کی کوشش کی کہ دکن کی طرف سے اس پر حملہ نہ ہوسکے، اس لئے اس نے خاندیس اپنی حکومت میں شامل کرکے برہانپور کو صدر مقام قرار دیا اور برار و احمد نگر پر بھی قبضہ کرلیا۔ علاوہ اس کے شاہانِ بیجاپور و گولکنڈہ کو بھی اپنا باجگزار بنالیا۔ اس سے زیادہ وہ دکن کی طرف نہیں بڑھا۔ ۱۰۱۴ھ/۱۶۰۵ء میں اس کا انتقال ہوگیا

دکن کا خواب دیکھنے میں محمد تغلق کا صحیح جانشین اورنگ زیب تھا، جب شاہجہاں کے عہد میں وہ گورنر کی حیثیت رکھتا تھا، اسی وقت اس نے صوبۂ دکن پر اقتدار قایم کرکے اسے چار حصوں (دولت آباد۔ خاندیس، تلنگانہ اور برار) میں تقسیم کردیا اور گولکنڈہ کے حکمراں کو بھی اس نے ۱۰۶۶ھ میں اپنا مطیع کرلیا

جب ۱۰۶۹ھ/۱۶۵۹ء میں اورنگ زیب کو حصول سلطنت کے لئے خود اپنے بھائیوں سے مقابلہ کرنا پڑا تو چند سال تک وہ دکن کی طرف توجہ نہ کرسکا، لیکن جب وہ اِدھر سے مطمئن ہوگیا تو ۱۰۹۲ھ/۱۶۸۱ء میں اس نے دکن کی طرف فوجیں روانہ کرنا شروع کیں اور یہ سلسلہ برابر ۲۶ سال تک جاری رہا یہاں تک کہ وہ مرگیا

۱۰۹۷ھ/۱۶۸۶ء میں اس نے بیجاپور اور ۱۰۹۸ھ/۱۶۸۷ء میں عادل شاہی اور قطب شاہی خاندانوں کو بھی ختم کردیا۔ اسی دوران میں دکن کے مرہٹوں نے سر اُٹھایا اور اورنگ زیب نے عرصہ تک اُن کو اُلجھائے رکھا، لیکن اس فتنہ کا استیصال نہ کرسکا

جس وقت اورنگ زیب کا انتقال ہوا تو اس کی سلطنت کابل سے دہانہ ہگلی تک اور سورت سے مدراس تک وسیع تھی اور سارا ہندوستان اس کے قبضہ میں تھا

اورنگ زیب کی وفات کے بعد سلطنت مغلیہ میں ضعف پیدا ہونے لگا، کیونکہ اس کے جانشین کمزور تھے اور سکھوں، جاٹوں اور مرہٹوں کی بڑھتی ہوئی قوتوں کا دبانا مشکل ہوگیا تھا۔ اسی زمانہ میں احمد شاہ درانی کے حملہ نے حکومت مغلیہ کی ساکھ کو اور زیادہ نقصان پہونچایا۔ آخرکار اورنگ زیب کے بعد ۵۰ سال کے اندر مرہٹوں کی قوت اتنی بڑھ گئی کہ دکن کے تمام حصہ پر (سوا اس حصہ کے جہاں نظام کا خاندان حکمراں تھا) ان کا اقتدار قایم ہوگیا، دوسری طرف پنجاب میں سکھوں کا زور بڑھ گیا اور آگرہ کے قریب جاٹ بھی خود مختار ہوگئے۔ بنگال پہلے ہی علحدہ ہوگیا تھا

۱۷۶۴ء میں بکسر کی لڑائی اور ۱۸۵۷ء میں پلاسی کی لڑائی نے مغل سلطنت کو ختم کردیا اور برائے نام اس کا وجود باقی رہ گیا مغلیہ خاندان کے آخری تین تاجدار برطانیہ کے پنشن خوار تھے اور بہادر شاہ آخری تاجدار کو دہلی سے رنگون کی طرف جلاوطن کردیا گیا

اور یہاں سنہ ۱۸۶۲ء میں اس کا انتقال ہوگیا

ظہیر الدین بابر	۹۳۲ھ / ۱۵۲۶ء		
نصیر الدین ہمایوں	۹۳۷ھ / ۱۵۳۰ء		
جلال الدین اکبر	۹۶۳ھ / ۱۵۵۶ء		
نور الدین جہانگیر	۱۰۱۴ھ / ۱۶۰۵ء		
داور بخش		۱۰۳۷ھ / ۱۶۲۷ء	(باغی)
شہاب الدین شاہجہاں	۱۰۳۷ھ / ۱۶۲۸ء		
مراد بخش (گجرات)		۱۰۶۸ھ / ۱۶۵۸ء	(باغی)
شجاع (بنگال)		۱۰۶۸ھ / ۱۶۵۸ء - سنہ ۱۰۷۰ھ / ۱۶۶۰ء	(باغی)
محی الدین اورنگ زیب عالمگیر	۱۰۶۹ھ / ۱۶۵۹ء		
اعظم شاہ	۱۱۱۹ھ / ۱۷۰۷ء		
کام بخش	۱۱۱۹-۱۱۲۰ھ / ۱۷۰۸ء		
قطب الدین شاہ عالم بہادر شاہ	۱۱۱۹ھ / ۱۷۰۷ء		
معز الدین بہادر شاہ	۱۱۲۴ھ / ۱۷۱۲ء		
فرخ سیر	۱۱۲۴ھ / ۱۷۱۳ء		
شمس الدین رفیع الدرجات	۱۱۳۱ھ / ۱۷۱۹ء		
رفیع الدولہ شاہجہان ثانی	۱۱۳۱ھ / ۱۷۱۹ء		
نکوسیر	———	۱۱۳۱ھ / ۱۷۱۹ء	
ابراہیم	———	۱۱۳۲ھ / ۱۷۲۰ء	
ناصر الدین محمد	۱۱۳۱ھ / ۱۷۱۹ء		
احمد	۱۱۶۱ھ / ۱۷۴۸ء		
عزیز الدین عالمگیر ثانی	۱۱۶۷ھ / ۱۷۵۴ء		
شاہجہاں ثالث	———	۱۱۷۳ھ / ۱۷۵۹-۱۷۶۰ء	
جلال الدین شاہ عالم	۱۱۷۳ھ / ۱۷۵۹ء		
بیدار بخت		۱۲۰۲-۳ھ / ۱۷۸۸ء	
محمد اکبر ثانی	۱۲۲۱ھ / ۱۸۰۶ء		
بہادر شاہ ثانی	۱۲۵۳ھ / ۱۸۳۷ء	——— ۱۲۷۵ھ / ۱۸۵۷ء	
	(برطانیہ)		

ہندوستان کی چھوٹی چھوٹی مُسلم حکومتیں

محمد بن تغلق کی سلطنت میں نہ صرف سارا ہندوستان، بلکہ تلنگانہ اور دکن کے اضلاع بھی شامل تھے، لیکن اس کی موت سے قبل ہی دوردراز کے صوبے خود مختار ہونے لگے اور دسویں صدی ہجری سے پہلے ہی ملک کا بڑا حصہ متعدد خود مختار خاندانوں میں تقسیم ہوگیا مثلاً:-

شاہانِ بنگال
مشرقی شاہانِ جونپور
شاہانِ مالوہ
شاہانِ گجرات
شاہانِ کشمیر
شاہانِ خاندیس
بہمنی گلبرگہ

قطب شاہی (گولکنڈہ) | عماد شاہی (بیجاپور) | برید شاہی (بدر) | نظام شاہی (احمد نگر) | عماد شاہی (برار)

جب مغلوں کا عہد شروع ہوا تو ہندوستان کی حکومتیں عہدِ اکبر میں اور دکن کی ریاستیں عہدِ اورنگ زیب میں سلطنتِ مغلیہ میں شامل ہوگئیں

صوبہ داران وشاہانِ بنگال

بنگال کا سب سے پہلا مسلمان حاکم یا گورنر محمد بختیار تھا ———— یہ غور کا رہنے والا تھا۔ قطب الدین ایبک کے زمانہ میں یہ فوج کا کمانڈر ہوگیا، اس نے پہلے ۵۹۶ھ / ۱۱۹۹ء میں بہار فتح کیا اور پھر ۶۰۱ھ / ۱۲۰۴ء — ۶۰۱ھ / ۱۲۰۴ء میں بنگال کا ایک مختصر سا حصہ جس کا دار الحکومت لکھنوتی تھا

چھٹی صدی ہجری کے آخر اور ساتویں صدی ہجری کی ابتدا میں گورنرانِ بنگال کا قیام سونار گاؤں اور ساتگاؤں میں رہتا تھا اور بنگالہ سے یہی دو مقام بہ شمول لکھنوتی مراد ہوتے تھے

۶۴۶ھ / ۱۲۴۸ء تک فیروز آباد (پانڈوا) اس صوبہ کا مرکز رہا، اس کے بعد لکھنوتی ہوگیا جسے گوڑ کہتے تھے۔ اس کے بعد یہ فخر ٹانڈا کو حاصل ہوا۔ بعض گورنرانِ بنگال نے بہار، چٹگام اور اڑیسہ پر بھی قبضہ کرلیا تھا

جب شاہانِ دہلی کمزور ہوگئے تو گورنرانِ بنگال خود مختار ہوگئے اور کئی خاندان ان میں ایسے ہوئے کہ انھوں نے شاہانہ اختیارات حاصل کرلئے

ہمایوں، بنگال پر ۹۴۴ھ سے ۹۴۶ھ تک قابض رہا، لیکن جب ۹۴۶ھ میں شیر شاہ نے مغلوں کو شکست دی تو پھر یہاں خود مختار حکومتیں قایم ہوگئیں اور یہ حالت اس وقت تک رہی جب تک ۹۸۲ھ میں بہار کو اکبر نے فتح نہیں کر لیا اور ۹۸۴ھ / ۱۵۷۶ء تک مغلوں کا اثر بنگال پر پوری طرح قایم نہیں ہوگیا

گورنرانِ بنگال

محمد بختیار خلجی	۵۹۹ھ / ۱۲۰۲ء
عز الدین محمد شیران	۶۰۲ھ
علاؤ الدین مردان	۶۰۵ھ
غیاث الدین عوض	۶۰۸ھ / ۱۲۱۱ء
ناصر الدین محمود	۶۲۴ھ / ۱۲۲۶ء
علاؤ الدین جانی	۶۲۷ھ / ۱۲۲۹ء
سیف الدین ایبک	۶۲۷ھ / ۱۲۲۹ء
عز الدین طغرل طغاں خاں	۶۳۱ھ / ۱۲۳۳ء
قمر الدین تمر خاں قِران	۶۴۲ھ / ۱۲۴۴ء
اختیار الدین یُوشک	۶۴۴ھ / ۱۲۴۶ء
جلال الدین مسعود ملک جانی	۶۵۶ھ / ۱۲۵۸ء
عز الدین بلبن	۶۵۷ھ / ۱۲۵۸ء
محمد ارسلان تاتار خان	۶۵۹ھ / ۱۲۶۰ء
شیر خاں	—

امین خاں	—		
مغیث الدین طغرل	۶۷۷ھ / ۱۲۷۸ء		
ناصر الدین بغرا خاں	۶۸۱ھ / ۱۲۸۲ء		
رکن الدین کیکاؤس	۶۹۱ھ / ۱۲۹۱ء		
شمس الدین فیروز شاہ	۷۰۲ھ / ۱۳۰۲ء		
شہاب الدین بغرا خاں	۷۱۸ھ / ۱۳۱۸ء		(مغربی بنگال)
غیاث الدین بہادر شاہ	۷۱۰ھ / ۱۳۱۰ء		(مشرقی بنگال)
"	۷۱۹ھ / ۱۳۱۹ء		(پورا بنگال)
ناصر الدین	۷۲۳ھ / ۱۳۲۳ء	۷۲۶ھ / ۱۳۲۵ء	(لکھنوتی)
بہادر شاہ (مکرر) مع بہرام	۷۲۵ھ / ۱۳۲۴ء	۷۳۱ھ / ۱۳۳۰ء	
بہرام شاہ (تنہا)	۷۳۱ھ / ۱۳۳۰ء	۷۳۹ھ / ۱۳۳۸ء	
قدر خاں	۷۲۶ھ / ۱۳۲۵ء	۷۴۰ھ / ۱۳۳۹ء	(لکھنوتی)
عز الدین اعظم الملک	۷۲۴ھ / ۱۳۲۴ء	۷۴۰ھ / ۱۳۳۹ء	(ست گاؤں)

شاہانِ بنگال

فخر الدین مبارک شاہ	۷۳۹ھ / ۱۳۳۸ء	۷۵۰ھ / ۱۳۴۹ء	(مشرقی بنگال)
اختیار الدین غازی شاہ	۷۵۰ھ / ۱۳۴۹ء	۷۵۳ھ / ۱۳۵۲ء	(مشرقی بنگال)
علاؤ الدین علی شاہ	۷۴۰ھ / ۱۳۳۹ء	۷۴۶ھ / ۱۳۴۵ء	(مغربی بنگال)

خاندانِ الیاس

شمس الدین الیاس شاہ	(مغربی بنگال کے لئے مصروف جنگ رہا)	۷۴۰ھ / ۱۳۳۹ء	۷۴۶ھ / ۱۳۴۵ء
" "	(مغربی بنگال)	۷۴۶ھ / ۱۳۴۵ء	
" "	(پورا بنگال)	۷۵۳ھ / ۱۳۵۲ء	۷۵۹ھ / ۱۳۵۸ء

سکندر شاہ اول بن الیاس	۷۵۹ھ / ۱۳۵۲ء — ۷۹۲ھ / ۱۳۵۸ء	سیف الدین حمزہ شاہ بن اعظم	۷۹۹ھ / ۱۳۹۶ء
غیاث الدین اعظم بن سکندر (۱۳۷۰ء میں بغاوت کی پھر فرمانروا ہوا)	۷۹۲ھ / ۱۳۸۹ء	شمس الدین بن حمزہ	۸۰۹ھ / ۱۴۰۶ء

خاندان راجہ کانس

شہاب الدین بایزید شاہ (مع راجہ کانس)	۸۱۲ھ / ۱۴۰۹ء	شمس الدین احمد شاہ بن محمد	۸۳۵ھ / ۱۴۳۱ء
جلال الدین محمد شاہ بن راجہ کانس	۸۱۷ھ / ۱۴۱۴ء		

خاندان الیاس

(دوبارہ)

ناصر الدین محمود شاہ	۸۴۶ھ / ۱۴۴۲ء	سکندر شاہ ثانی بن یوسف	۸۸۶ھ / ۱۴۸۱ء
رکن الدین باربک شاہ بن محمود	۸۶۴ھ / ۱۴۵۹ء	جلال الدین فتح شاہ بن محمود اول	۸۸۶ھ / ۱۴۸۱ء
شمس الدین یوسف شاہ بن باربک	۸۷۹ھ / ۱۴۷۴ء		

حبشی خاندان

سلطان شاہزادہ باربک	۸۹۲ھ / ۱۴۸۶ء	ناصر الدین محمود شاہ ثانی بن فتح شاہ (خاندان الیاس)	۸۹۵ھ / ۱۴۸۹ء
سیف الدین فیروز شاہ اول	۸۹۲ھ / ۱۴۸۶ء	شمس الدین ابو النصر مظفر شاہ	۸۹۶ھ / ۱۴۹۰ء

خاندان حسین خاں

علاؤ الدین حسین شاہ	۸۹۹ھ / ۱۴۹۳ء	علاؤ الدین فیروز شاہ ثانی بن نصرت	۹۳۹ھ / ۱۵۳۲ء
ناصر الدین نصرت شاہ بن حسین	۹۲۵ھ / ۱۵۱۸ء	غیاث الدین محمود شاہ ثالث بن حسین ۹۳۹ھ / ۱۵۳۲ء -	۹۴۴ھ / ۱۵۳۸ء

(ہمایوں نے فتح کرلیا)

خاندان محمد سُور

شمس الدین محمد سور غازی شاہ	۹۶۰ھ / ۱۵۵۲ء	غیاث الدین جلال شاہ بن محمد سور	۹۶۸ھ / ۱۵۶۰ء
بہادر شاہ (خضر) بن محمد سُور	۹۶۲ھ / ۱۵۵۴ء	غیاث الدین کا بیٹا	۹۷۱ھ / ۱۵۶۳ء

خاندان قرارانی

سلیمان خاں قرارانی	۹۷۱ھ / ۱۵۶۳ء (بنگال و بہار)	داؤد شاہ بن سلیمان	۹۸۰ھ / ۱۵۷۲ء — ۹۸۴ھ / ۱۵۷۶ء
بایزید شاہ بن سلیمان	۹۸۰ھ / ۱۵۷۲ء	(شاہان مغلیہ)	

شاہانِ شرقی جونپور

۷۹۶ھ / ۱۳۹۴ء — ۹۰۵ھ / ۱۵۰۰ء

حکومت = ۱۰۷ سال

افراد = ۶

خواجہ جہاں، محمد تغلق کا وزیر تھا۔ اس نے اپنے کمسن آقا کو چھوڑ کر ایک خود مختار حکومت جونپور میں قایم کی اور یہیں سے اس نے اور اسکے جانشینوں نے کچھ زمانہ تک بہار، اودھ، قنوج، بہرائچ پر بھی اپنا اثر قایم رکھا۔ اس خاندان نے دو بار دہلی کا بھی محاصرہ کیا لیکن کامیابی نہیں ہوئی۔ شاہانِ مالوہ سے بھی بارہا ان کا مقابلہ ہوا۔ ۸۸۱ھ / ۱۴۷۶ء (یا بعض مورخین کے بیان کے مطابق ۸۸۶ھ) میں سکندر لودی نے جونپور فتح کیا اور دہلی میں شامل کر لیا

خواجہ جہاں	۷۹۶ھ / ۱۳۹۴ء	محمود شاہ بن ابراہیم	۸۴۴ھ / ۱۴۴۰ء
مُبارک شاہ	۸۰۲ھ / ۱۳۹۹ء	محمد شاہ (بہ شرکت محمود شاہ)	۸۶۱ھ / ۱۴۵۶ء
شمس الدین ابراہیم شاہ شرقی بن مبارک	۸۰۳ھ / ۱۴۰۰ء	حسین شاہ بن محمود ۸۶۳ھ / ۱۴۵۸ء — ۹۰۵ھ / ۱۵۰۰ء (۸۸۱ھ / ۱۴۷۶ء میں بنگال بھاگ گیا اور ۹۰۵ھ / ۱۵۰۰ء میں مر گیا)	
		(سلاطینِ دہلی)	

شاہانِ مالوہ

۸۰۴ھ / ۱۴۰۲ء — ۹۳۷ھ / ۱۵۳۰ء

حکومت = ۱۳۰ سال

افراد = ۷

مالوہ نہایت قدیم راجپوت حکومت تھی جس نے عرصہ تک مسلمانوں کا مقابلہ کیا۔ اس کا پایۂ تخت اجین تھا

تین صدی کی کوشش کے بعد سلطان بلبن نے اس کو مغلوب کیا۔ اس کے حدود یہ تھے:- جنوب میں دریائے نربدا، شمال میں دریائے چمبل، مغرب میں گجرات اور مشرق میں بندیلکھنڈ۔ خلجیوں کے زمانہ میں ہوشنگ آباد، اجمیر، رنتھنبور اور اجےپور بھی اس میں شامل تھے اور چتوڑ بھی اس کا باجگذار تھا

مسلمانوں کے عہد میں اس کا پایۂ تخت مانڈو تھا جسے ہوشنگ غوری نے بسایا تھا اور اپنے محلات کی وجہ سے بہت مشہور تھا
یہاں دو مسلمان خاندانوں نے حکومت کی پہلے دلاور خاں غوری کے خاندان نے جو شاہ دہلی کی طرف سے یہاں کا گورنر تھا اور دوسرے محمود شاہ خلجی کے خاندان نے جو دلاور خاں کے پوتے کا وزیر تھا
اس خاندان کو شاہان گجرات نے ۹۵۵ھ / ۱۵۴۸ء میں ختم کر دیا۔

غوری خاندان

دلاور خاں غوری	۸۰۴ھ / ۱۴۰۱ء	محمد غزنی بن ہوشنگ ۸۳۸ھ / ۱۴۳۴ء
ہوشنگ (الپ خاں) بن دلاور خاں	۸۰۸ھ / ۱۴۰۵ء	

خلجی خاندان

محمود شاہ اول خلجی	۸۳۹ھ / ۱۴۳۵ء	ناصر شاہ بن غیاث ۹۰۶ھ / ۱۵۰۰ء
غیاث شاہ بن محمود	۸۸۰ھ / ۱۴۷۵ء	محمود ثانی بن ناصر ۹۱۶ھ / ۱۵۱۰ء — ۹۳۷ھ / ۱۵۳۰ء (شاہان گجرات)

۷۹۹ھ / ۱۳۹۶ء — ۹۸۰ھ / ۱۵۷۲ء
حکومت = ۱۸۱ سال
افراد = ۱۴

شاہان گجرات

گجرات، عرصہ تک مسلمان بادشاہوں کے قبضہ میں نہیں آیا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ صوبۂ گجرات پہاڑوں اور وسیع ریگستانوں کی وجہ سے ناقابل تسخیر تھا اور صرف سمندر کی طرف سے اس پر حملہ ہو سکتا تھا
ساتویں صدی ہجری کے اخیر میں علاؤ الدین خلجی نے اس کو تسخیر کر کے سلطنت دہلی کا صوبہ بنا لیا لیکن آٹھویں صدی ہجری کے اہتمام کے اختتام پر وہ پھر خود مختار ہو گیا
ظفر خاں ایک مسلمان راجپوت ۷۹۴ھ / ۱۳۹۲ء میں گجرات کا گورنر مقرر کیا گیا اور ۷۹۹ھ / ۱۳۹۶ء میں اس نے خود مختاری کا اعلان کر دیا۔ اس وقت دشمن چاروں طرف سے اس کو گھیرے ہوئے تھے۔ ایک طرف راجپوت، دوسری طرف جھیل کی وحشی قوم۔ پہاڑوں اور سمندر کے درمیان صرف ایک پتلا سا ٹکڑا صوبۂ گجرات کا سورت تک اس کے قبضہ میں تھا۔ لیکن اس نے بعد کو ایدر اور ڈیو فتح کر کے اپنی مملکت کو وسیع کر لیا اور ۸۴۹ھ / ۱۴۴۵ء میں مالوہ بھی لے لیا
اس کے بیٹے احمد شاہ اول نے احمد آباد بسایا جو اس کے خاندان کا پایۂ تخت رہا اور مغلوں کے زمانہ میں ایک صوبہ ہو گیا
محمود شاہ نے نہ صرف مالوہ اور خاندیس تک سلسلۂ جنگ جاری رکھا بلکہ جوناگڈھ (کاٹھیاوار) اور چمپانیر بھی لے لیا۔ اس نے بحری ڈاکوؤں کو مغلوب کرنے اور پرتگالیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک بڑا بحری بیڑا بھی طیار کیا۔ پرتگالیوں کو بہادر شاہ فاتح مالوہ نے ڈیو میں ایک

کارخانہ قایم کرنے کے حقوق دیدئے تھے اور انھیں کے ہاتھ سے وہ مارا گیا۔ اس خاندان کے آخری فرمانروا خود غرض امراء کی وجہ سے بالکل بیدست وپا ہوگئے تھے، یہاں تک کہ ۹۸۰ھ/۱۵۷۲ء میں اکبر نے اس صوبہ کو فتح کر لیا

مظفر شاہ اول ظفر خاں	۸۰۹ھ / ۱۳۹۶ء	سکندر شاہ	۹۳۲ھ / ۱۵۲۵ء
احمد شاہ اول	۸۱۴ھ / ۱۴۱۱ء	ناصر خاں محمود ثانی	۹۳۲ھ / ۱۵۲۵ء
محمد کریم شاہ	۸۴۶ھ / ۱۴۴۳ء	بہادر شاہ	۹۳۲ھ / ۱۵۲۶ء
قطب الدین	۸۵۵ھ / ۱۴۵۱ء	میران محمد شاہ فاروقی (خاندیسی)	۹۴۳ھ / ۱۵۳۶ء
داؤد شاہ	۸۶۳ھ / ۱۴۵۸ء	محمود شاہ ثالث	۹۴۴ھ / ۱۵۳۷ء
محمود شاہ اول بیقرہ	۸۶۳ھ / ۱۴۵۸ء	احمد شاہ ثانی	۹۶۱ھ / ۱۵۵۳ء
مظفر شاہ ثانی	۹۱۷ھ / ۱۵۱۱ء	مظفر شاہ ثالث حبیب	۹۶۹ھ / ۱۵۶۱ء — ۹۸۰ھ / ۱۵۷۲ء

(مغل)

۸۰۱ھ/۱۳۹۹ء — ۱۰۰۸ھ/۱۵۹۹ء
حکومت = ۲۰۱ سال
فرمانروا = ۱۱

شاہان خاندیس

خان جہاں فاروقی، علاؤ الدین خلجی اور محمد بن تغلق کے دربار کا امیر تھا، اس کے بیٹے ملک راجہ کو فیروز تغلق نے ۱۳۷۰ء میں خاندیس کے علاقہ میں ایک جاگیر دی اور بعد کو اس کا گورنر بنا دیا۔ فیروز تغلق کی وفات کے بعد جب ۱۳۸۸ء میں خاندان تغلق کے افراد میں پھوٹ پڑی تو اس نے خود مختاری کا اعلان کر دیا

اس کی وفات پر (۹ر اپریل ۱۳۹۹ء) اس کا بڑا بیٹا ناصر خاں تخت نشین ہوا اور اس نے اسیر گڑھ کے ہندو راج کو فتح کر کے اپنی حکومت کو حکومت خاندیس کے نام سے موسوم کر کے برہانپور کو پایۂ تخت بنایا

پہلی اکتوبر ۱۴۳۷ء کو اس کا انتقال ہوا تو اس کا بیٹا میران مبارک اول تخت نشین ہوا۔ اور ۵ر جون ۱۴۴۱ء میں اس کی وفات پر اس کے بیٹے عادل ثانی کا لقب اختیار کر کے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ یہ اس خاندان کا بڑا قوی حکمراں تھا، گجرات اس وقت تک خاندیس کا باجگزار تھا۔ اس نے چاہا کہ اس کی نیم خود مختاری کو ختم کر کے اپنی حکومت میں ملا لے لیکن محمود اول والیِ گجرات نے خراج کا تمام بقایا ادا کر کے جان چھڑائی

اس کی وفات پر (۱۵ر جون ۱۴۹۲ء) اس کا بھائی داؤد خاں تخت نشین ہوا

جب اس کا انتقال ہوا (۲۸ر اگست ۱۵۰۸ء) تو خانہ جنگی شروع ہوگئی اور آخر کار محمود اول والیِ گجرات نے اپنے نواسے اور داؤد خاں کے بھتیجے عادل خاں ثالث کو تخت نشین کیا (یکم اپریل ۱۵۰۹ء)

عادل خاں ثالث کا ۲۴ر اگست ۱۵۲۰ء میں انتقال ہوا تو اس کا بڑا لڑکا میراں محمد شاہ تخت نشین ہوا

میراں محمد کا ۴ر مئی ۱۵۳۶ء میں انتقال ہوا تو اس کا بڑا بیٹا میراں محمد ثانی تخت نشین ہوا۔ اس کے انتقال کے بعد ۱۵۶۶ء میں اس کا کمسن لڑکا حسن وارث تخت و تاج قرار پایا مگر میراں محمد ثانی کا چھوٹا بھائی راجہ علی جو اکبر کی فوج میں ملازم تھا آگرہ سے خاندیس آیا اور اپنے بھتیجے کو معزول کر کے عنانِ حکومت خود اپنے ہاتھ میں لے لی اور شاہ کا لقب اختیار کیا

اس نے خاندیس پہونچکر کوشش کی کہ اکبر کی فوجیں دکن کی طرف نہ بڑھیں۔ لیکن وہ اس میں کامیاب نہ ہوا اور آخر کار اسے مغلیہ

فوجوں کا ساتھ دینا پڑا جو برار کی طرف بڑھ رہی تھیں اور سون پت کے مقام پر ۱۵۹۶ء میں، خواجہ سرا سہیل خاں کے مقابلہ میں جو خود برار کا مدعی تھا، مارا گیا

اس کے بعد اس کا بیٹا بہادر خاں تخت نشین ہوا۔ یہ کمزور و ناعاقبت اندیش شخص تھا اس لئے اس نے مغلیہ فوجوں کا مقابلہ کیا اور جب دس ماہ کے محاصرہ کے بعد اسیر گڈھ اس کے ہاتھ سے نکل گیا (۱۶۰۰-۱۵۹۹ء) تو خاندیس سلطنت کو مغلیہ میں شامل کر لیا گیا اور بہادر خاں مقید کر کے لاہور بھیج دیا گیا جہاں ۲۴-۱۶۲۳ء میں اس کا انتقال ہوگیا

خاندیس کو کبھی پوری آزادی و خود مختاری نصیب نہیں ہوئی وہ زیادہ تر گجرات کا باجگزار رہا یا حکومت مالوہ کا

ملک راجہ	۷۷۲ھ / ۱۳۷۰ء	میران محمد شاہ اول	۹۲۶ھ / ۱۵۲۰ء
ناصر خاں	۸۰۱ھ / ۱۳۹۹ء	میران مبارک ثانی	۹۷۴ھ / ۱۵۶۶ء
میران عادل خاں اول	۸۴۱ھ / ۱۴۳۷ء	میران محمد ثانی	۹۷۴ھ / ۱۵۶۶ء
عادل خاں ثانی	۸۶۱ھ / ۱۴۵۷ء	علی خاں	۹۸۴ھ / ۱۵۷۶ء
داؤد خاں	۹۰۹ھ / ۱۵۰۳ء	بہادر شاہ	۱۰۰۵ھ / ۱۵۹۶ء — ۱۰۰۸ھ / ۱۵۹۹ء
عادل خاں ثالث	۹۱۶ھ / ۱۵۱۰ء		(شاہانِ مغلیہ)

۷۴۸ھ / ۱۳۴۷ء — ۹۳۳ھ / ۱۵۲۶ء

حکومت = ۲۲۰ سال

بہمنی خاندان

فرمانروا = ۱۸

دکن کا ایک حصہ سب سے پہلے علاؤالدین محمد خلجی نے فتح کیا تھا۔ اس نے ۶۹۳ھ / ۱۲۹۴ء میں دیوگر اور ایچ پور قبضہ کر کے ایک نیا صوبہ کوہستان ست پڑا کے جنوب میں قائم کیا۔ محمد بن تغلق نے ۷۲۲ھ / ۱۳۲۲ء میں تلنگانہ پر حملہ کر کے صوبۂ دکن کو وسیع کر لیا اور کچھ زمانہ تک دیوگر کو (جس کا دوسرا نام اس نے دولت آباد رکھا تھا) دارالحکومت قرار دیا۔ اس کے دور حکومت میں متعدد بغاوتیں ہوئیں اور سب سے پہلے جس صوبہ نے خود مختاری کا اعلان کیا وہ صوبۂ دکن تھا جہاں ۷۴۷ھ / ۱۳۴۷ء سے دو سو سال بعد تک گلبرگہ، ورنگل اور بیدر کے بہمنی فرمانروا دکن کے شمالی نصف حصہ پر حکمراں رہے

ان کا مورثِ اعلیٰ حسن گنگو ایک افغان تھا جس کا مورثِ اعلیٰ فارس کا مشہور بادشاہ بہمن تھا۔ شاہانِ تغلق کے زمانہ میں اس نے ترقی کر کے ظفر خاں کا خطاب حاصل کیا، جب دکن میں محمد بن تغلق کے خلاف بغاوتیں شروع ہوئیں تو حسن گنگو نے شاہی فوجوں کو ملک سے نکال دیا اور علاؤالدین حسن گنگو بہمن شاہ کے نام سے گلبرگہ کے تخت پر قابض ہوگیا۔ اس کا ملک شمال میں برار تک، مشرق میں تلنگانہ تک جنوب و مغرب میں دریائے کرشنا اور سمندر تک وسیع تھا۔ اس نے تلنگانہ اور وجیانگر کے راجاؤں کو بھی بارہا خراج دینے پر مجبور کیا علاؤالدین احمد ثانی کے زمانہ میں خاندیس اور گجرات کے فرمانرواؤں کو بھی شکست ہوئی

۱۴۷۲ء میں محمد شاہ ثانی اوڑیسہ تک بڑھتا چلا گیا، کانجی ورم پر قابض ہوگیا اور جنوب میں راجہ بلگاؤں سے جنگ کی یہاں تک کہ بہمنی فرمانرواؤں کا اثر میسور کے شمال تک تمام دکن میں پھیل گیا

چونکہ ملک بہت وسیع ہوگیا تھا اس لئے اس کے مختلف صوبے قرار دے گئے اور آخر کار انھیں صوبوں کے گورنر بعد کو مطلق العنان ہو گئے۔

یوسف عادل شاہ نے بیجاپور میں خود مختاری کا اعلان کر دیا، نظام الملک نے اپنے مقبوضہ کو علٰحدہ کرنے کی طیاریاں شروع کر دیں

عماد الملک، برار کا فرمانروا بن بیٹھا، یہاں تک کہ رفتہ رفتہ برار میں عماد شاہی، احمد نگر میں نظام شاہی، بیدر میں برید شاہی بیجاپور میں عادل شاہی اور گولکنڈہ میں قطب شاہی حکومت قایم ہوگئی اور بہمنی سلطنت کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے

حسن گنگو علاؤالدین ظفر خاں	۷۴۸ھ / ۱۳۴۷ء	علاؤالدین احمد شاہ ثانی	۸۳۹ھ / ۱۴۳۵ء	
محمد شاہ اول	۷۵۹ھ / ۱۳۵۸ء	علاؤالدین ہمایوں شاہ	۸۶۲ھ / ۱۴۵۷ء	
مجاہد شاہ	۷۷۶ھ / ۱۳۷۵ء	نظام شاہ	۸۶۵ھ / ۱۴۶۱ء	
داؤد شاہ	۷۸۰ھ / ۱۳۷۸ء	محمد شاہ ثانی	۸۶۷ھ / ۱۴۶۳ء	
محمود شاہ اول	۷۸۰ھ / ۱۳۷۸ء	محمود شاہ ثانی	۸۸۷ھ / ۱۴۸۲ء	
غیاث الدین	۷۹۹ھ / ۱۳۹۷ء	احمد شاہ ثالث	۹۲۴ھ / ۱۵۱۸ء	
شمس الدین	۷۹۹ھ / ۱۳۹۷ء	علاؤالدین شاہ	۹۲۷ھ / ۱۵۲۰ء	
تاج الدین فیروز شاہ	۸۰۰ھ / ۱۳۹۷ء	ولی اللہ شاہ	۹۲۹ھ / ۱۵۲۲ء	
احمد شاہ اول	۸۲۵ھ / ۱۴۲۱ء	کلیم اللہ شاہ	۹۳۲ھ / ۱۵۲۵ء	۹۳۳ھ / ۱۵۲۶ء

(دکن کے مختلف خاندان)

عماد شاہی

(برار)

۸۹۰ھ / ۱۴۸۴ء — ۹۸۰ھ / ۱۵۷۲ء
حکومت = ۸۹ سال
افراد = ۵

اس خاندان کا مورثِ اعلیٰ فتح اللہ عماد الملک تھا، یہ وجیانگر کے ایک برہمن خاندان کا لڑکا تھا جسے احمد شاہ اول فرمانروائے بہمنی حکومت بہت کمسنی میں وجیانگر سے لے گیا تھا۔ بڑے ہونے پر یہ عبدالقادر خانجہاں کا ملازم ہوگیا جو بہمنی حکومت کی طرف سے یہاں کا گورنر تھا۔ جب خانجہاں کا انتقال ہوا تو یہ خود یہاں کا گورنر بن گیا۔ کیونکہ اسی زمانہ میں احمد نگر اور بیجاپور کے گورنروں نے بھی خود مختاری کا اعلان کردیا تھا۔ ۱۵۰۴ء میں اس کے انتقال کے بعد اس کا بیٹا علاؤالدین تخت نشین ہوا۔ اور آپس کی خانہ جنگیوں میں مصروف رہا۔ ۱۵۲۹ء میں اس کی وفات پر اس کا بیٹا دریا تخت نشین ہوا جو بہت کمزور حکمراں تھا اور اپنے وزیر طفیل خاں کے بس میں تھا جس نے دریا کے انتقال پر اسکے لڑکے برہان عماد شاہ کو تخت نشین کیا اور سارا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ ۱۵۷۲ء میں احمد نگر کے مرتضیٰ نظام شاہ نے برار پر حملہ کرکے اپنے قلمرو میں شامل کرلیا اور طفیل، اور برہان عماد شاہ کو پکڑ کر احمد نگر لے گیا جہاں دونوں کا ایک ہی رات میں انتقال ہوگیا

فتح اللہ	۸۹۰ھ / ۱۴۸۴ء	
علاؤالدین	۹۱۰ھ / ۱۵۰۴ء	
دریا	۹۳۶ھ / ۱۵۲۹ء	
برہان	۹۶۸ھ / ۱۵۶۰ء	
طفیل (غاصب)	۹۷۶ھ / ۱۵۶۸ء	۹۸۰ھ / ۱۵۷۲ء

(نظام شاہی)

نظام شاہی

۸۹۶ھ / ۱۴۹۰ء — ۱۰۰۴ھ / ۱۵۹۵ء
حکومت = ۱۰۶ سال
افراد = ۱۰

(احمد نگر)

اس خاندان کا بانی ملک احمد بحری تھا جس نے احمد نگر میں اپنی خود مختاری کا اعلان کر کے نظام شاہ کا لقب اختیار کیا۔ اس خاندان کے دوسرے فرمانروا برہان نظام شاہ نے ۱۵۳۷ء میں مذہب تشیع اختیار کیا۔ شولاپور کے لئے اس میں اور برار کی عماد شاہی حکومت میں لڑائی ہوئی اور وجیانگر کے ہندو راجہ سداشیو رائے کی مدد سے اس نے شولاپور حاصل کر لیا گو اسی کے ساتھ رائچور کا علاقہ بھی وجیانگر میں شامل ہو گیا

برہان کے بعد چند دن تک خانہ جنگی رہنے کے بعد اس کا بیٹا حسین تخت نشین ہوا۔ اس کا عہدِ حکومت تاریخ دکن میں خاص اہمیت رکھتا ہے کیونکہ اسی کی کوشش سے دکن کی مسلم حکومتوں نے ملکر وجیانگر کی عسکری قوت کو تالی کوٹا کی جنگ میں کچل کر رکھدیا (۹۷۲ھ / ۱۵۶۵ء)

اس کے بعد مرتضیٰ تخت نشین ہوا جو دیوانہ کہلاتا تھا۔ اس کے عہد میں حکومت بالکل وزیروں کے ہاتھ میں تھی جنھوں نے پرتگالیوں کو ہندوستان سے باہر نکالنے کی بہت کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہوئے۔ اس کے عہد کا اہم ترین واقعہ یہ ہے کہ ۹۸۲ھ / ۱۵۷۴ء میں برار، نظام شاہی حکومت میں شامل کر لیا گیا

اس کے بعد مغلوں کی حکومت تک نظام شاہی تاریخ میں کوئی اہم واقعہ پیش نہیں آیا۔ سنہ ۱۶۰۰ء میں چاند بی بی کی پوری مدافعت کے باوجود احمد نگر کو مغلیہ فوجوں نے فتح کر لیا، لیکن اس پر مغلوں کا تسلط شاہجہاں کے عہد میں ہوا (۱۰۴۲ھ / ۱۶۳۳ء)

احمد اول بن نظام شاہ	۸۹۶ھ / ۱۴۹۰ء	اسماعیل	۹۹۷ھ / ۱۵۸۹ء
برہان اول	۹۱۴ھ / ۱۵۰۸ء	برہان ثانی	۹۹۹ھ / ۱۵۹۰ء
حسین	۹۶۱ھ / ۱۵۵۳ء	ابراہیم	۱۰۰۳ھ / ۱۵۹۴ء
مرتضیٰ	۹۷۲ھ / ۱۵۶۵ء	احمد ثانی	۱۰۰۳ھ / ۱۵۹۴ء
میران حسین	۹۹۶ھ / ۱۵۸۸ء	بہادر	۱۰۰۴ھ / ۱۵۹۵ء

(مغل)

برید شاہی

۸۹۷ھ / ۱۴۹۲ء — ۱۰۱۸ھ / ۱۶۰۹ء
حکومت = ۱۱۸ سال
افراد = ۷

(بیدر)

اس خاندان کا بانی قاسم برید تھا جو محمود شاہ فرمانروائے بہمنی حکومت کا وزیر تھا۔ اس نے محمود شاہ کی کمزوری سے فایدہ اٹھا کر

بیدر میں اپنی خود مختاری کا اعلان کر دیا (۱۴۹۲ء)

قاسم برید کے بعد اس کا بیٹا امیر علی برید تخت نشین ہوا (۱۵۰۴ء) اور ۱۶۱۹ء تک اس خاندان کی خود مختاری قایم رہی، لیکن اس کے بعد ابراہیم عادل شاہ والی بیجاپور نے بیدر کو اپنی قلمرو میں شامل کر لیا

قاسم اول	۸۹۷ھ / ۱۴۹۲ء	قاسم ثانی	۹۹۶ھ / ۱۵۶۹ء
امیر اول	۹۱۰ھ / ۱۵۰۴ء	مرزا علی	۱۰۰۰ھ / ۱۵۷۲ء
علی	۹۴۵ھ / ۱۵۴۹ء	امیر ثانی	۱۰۱۸ھ / ۱۶۰۹ء
ابراہیم	۹۹۰ھ / ۱۵۶۲ء		

عادل شاہی

۸۹۵ھ / ۱۴۸۹ء — ۱۰۹۷ھ / ۱۶۸۶ء

حکومت = ۱۹۸ سال

افراد = ۸

(بیجاپور)

یہ بیجاپور کا حکمراں خاندان تھا جس نے ۸۹۵ھ (۱۴۸۹ء) سے ۱۰۹۷ھ (۱۶۸۶ء) تک حکومت کی۔ اس حکومت کا بانی و مورث اعلیٰ یوسف عادل شاہ (عادل خاں) تھا، جس نے بہمنی فرمانروا محمد شاہ ثانی (۸۶۷ھ / ۱۴۶۲ء — ۸۸۶ھ / ۱۴۸۲ء) کے دربار میں بڑا اقتدار حاصل کر لیا تھا

محمد شاہ کے انتقال کے بعد جب بہمنی خاندان میں انحطاط شروع ہوا اور عادل شاہ بیجاپور کا گورنر مقرر کیا گیا تو اس نے شاہ کا لقب اختیار کر کے وہاں اپنی حکومت علٰحدہ قایم کر لی

بعض مورخین کا خیال ہے کہ عادل خاں، ترکی سلطان مراد ثانی کا بیٹا تھا اور اپنی ماں کے ساتھ بھاگ آیا تھا جو بعد کو غلام کی حیثیت سے فروخت کیا گیا اور پھر بہمنی خاندان میں باڈی گارڈ کی حیثیت سے ملازم ہو گیا

یوسف عادل شاہ نے ۹۱۶ھ / ۱۵۱۰ء میں انتقال کیا اور حکومت اپنی اولاد کو چھوڑ گیا۔ جب شاہجہاں نے ۱۰۴۴ھ (۱۶۳۴ء) دکن کا بڑا حصہ فتح کر لیا تو عادل شاہی حکومت کو بھی خراج دینا پڑا اور اس کے بعد جب سیواجی مرہٹہ نے خروج کیا اور عادل شاہی فوجوں کو شکست ہوئی تو وہ مرہٹوں کی ماتحت ہو گئی

اورنگ زیب کو جب یہ حالات معلوم ہوئے تو اس نے بیجاپور پر چڑھائی کی اور ۱۰۹۷ھ (۱۶۸۶ء) میں ایک سال کے محاصرہ کے بعد قلعۂ بیجاپور فتح کر لیا

یوسف عادل شاہ	۸۹۵ھ / ۱۴۸۹ء	علی اول	۹۶۵ھ / ۱۵۵۷ء
اسماعیل	۹۱۶ھ / ۱۵۱۱ء	ابراہیم ثانی	۹۸۷ھ / ۱۵۷۹ء
ملّو	۹۴۱ھ / ۱۵۳۴ء	محمد	۱۰۳۵ھ / ۱۶۲۶ء
ابراہیم اول	۹۴۱ھ / ۱۵۳۵ء	علی ثانی	۱۰۹۷ھ / ۱۶۸۶ء — ۱۰۹۷ھ / ۱۶۸۶ء

(مغل)

قطب شاہی

$\frac{۹۱۸ھ}{۱۵۱۲ء}$ — $\frac{۱۰۹۸ھ}{۱۶۸۷ء}$

حکومت = ۱۷۶ سال

فرمانروا = ۷

(گولکنڈہ)

اس خاندان کا بانی سلطان قلی قطب الملک تھا۔ محمود شاہ بہمنی نے جب اسے ۱۳۹۵ء میں مغربی تلنگانہ کا گورنر مقرر کیا تو اس نے گولکنڈہ کو اپنا مستقر بنا کر اس کا نام محمد نگر رکھا۔ ۱۵۱۲ء میں اس نے خود مختاری کا اعلان کر دیا اور یہاں کی حکومت اس کے خاندان میں منتقل ہوگئی

۱۵۹۱ء میں اس خاندان کے پانچویں فرمانروا نے گولکنڈہ سے سات میل کے فاصلہ پر نیا شہر بھاگ نگر کے نام سے آباد کیا اور اپنا مرکز حکومت اسی کو قرار دیا۔ اسی بھاگ نگر کا نام بعد کو حیدر آباد ہوگیا

۱۶۵۶ء میں عبداللہ قطب شاہ کے زمانہ میں اورنگ زیب نے گولکنڈہ کا محاصرہ کیا، لیکن شاہجہاں کے حکم سے محاصرہ اٹھا لیا

جب اورنگ زیب تخت نشین ہوا تو اس نے بیجاپور فتح کر کے ۱۶۸۶ء میں پھر گولکنڈہ کا محاصرہ کیا اور آٹھ ماہ کے محاصرہ کے بعد اسے فتح کر کے ابوالحسن قطب شاہ کو قلعۂ دولت آباد میں مقید کر دیا جہاں بارہ برس کے بعد اس کا انتقال ہوگیا

سلطان قلی	۹۱۸ھ / ۱۵۱۲ء
جمشید	۹۵۰ھ / ۱۵۴۳ء
سبحان قلی	۹۵۷ھ / ۱۵۵۰ء
ابراہیم	۹۵۷ھ / ۱۵۵۰ء
محمد قلی	۹۸۹ھ / ۱۵۸۱ء
عبداللہ	۱۰۲۰ھ / ۱۶۱۱ء
ابوالحسن تاناشاہ	۱۰۸۳ھ / ۱۶۷۲ء — ۱۰۹۸ھ / ۱۶۸۷ء

۱۷۲۲ء — ۱۸۵۶ء
حکومت = ۱۳۴ سال
افراد = ۱۰

اودھ

شمالی ہند میں اودھ و مضافات اودھ زمانۂ قدیم سے ہندو تہذیب کے مرکز سمجھے جاتے ہیں۔ زمانۂ قدیم میں کوسل کی حکومت اودھ پر مشتمل تھی، جس کا مرکز اجودھیا تھا (جو رام چندر جی کے والد راجہ دسرت کی جنم بھومی تھی) قطب الدین ایبک کے زمانہ میں (آخری بارھویں صدی عیسوی) اودھ، سلطنتِ دہلی میں شامل ہوا اور محمد بن تغلق کے عہد میں سلطنت دہلی کا ایک صوبہ ہوگیا۔
چودھویں صدی کے اخیر میں جونپور کی مشرقی حکومت میں شامل ہوا اور لودیوں کے زمانہ میں پھر سلطنت دہلی سے متعلق ہوگیا
اکبر کے زمانہ میں بھی اس کی حیثیت ایک صوبہ کی تھی جو حسب بیان ابوالفضل، ۵ سرکاروں اور ۳۸ پرگنوں میں منقسم تھا لیکن اودھ کے مقامی مورخین کا بیان ہے کہ مغلوں کے زمانہ میں بھی اودھ، راجپوت امراء کے اقتدار سے باہر نہیں ہوا
مسلم فرمانروایانِ اودھ کا مورثِ اعلیٰ سعادت خاں برہان الملک تھا جو نیشاپور کے ایک سید گھرانے سے تعلق رکھتا تھا اس نے اپنے عہد میں (۱۷۲۲ء — ۱۷۳۹ء) اپنی خوش انتظامی سے بنارس، غازیپور اور چنار کو بھی اپنی قلمرو میں شامل کرلیا
اس کا داماد صفدر جنگ (۱۷۳۹ء — ۱۷۵۴ء) سلطنت دہلی کا وزیر مقرر ہوا (۱۷۴۸ء) اس نے مرہٹوں کی مدد سے روہیلوں پر حملہ کیا۔ اس کے جانشین اور بیٹے شجاع الدولہ (۱۷۵۴ء — ۱۷۷۵ء) نے ایسٹ انڈیا کمپنی سے بکسر میں جنگ کی لیکن شکست کھائی (۱۷۶۴ء) تاہم معاہدۂ الہ آباد (۱۷۶۵ء) کی رو سے اودھ پھر اسے واپس کردیا گیا اور کوڑا اور الہ آباد فرمانروائے دہلی کو دیدیا گیا
چونکہ اودھ کا علاقہ بنگال اور مرہٹوں کے درمیان حایل تھا اس لئے انگریز اس کو قایم رکھنا چاہتے تھے، اس کے بعد جب معاہدۂ بنارس (۱۷۷۳ء) ہوا تو اودھ سے انگریزوں کے تعلقات اور زیادہ وسیع ہوگئے، یہاں تک کہ ۵۰ لاکھ روپیہ میں الہ آباد اور کوڑا کا علاقہ بھی اودھ فرمانروایان کو دیدیا گیا
آصف الدولہ (۱۷۷۵ء — ۱۷۹۷ء) کے زمانہ میں وارن ہیسٹنگز نے ۲ لاکھ ۶۰ ہزار کا ماہانہ خراج مقرر کردیا اور بنارس، جونپور اور غازیپور کمپنی کی حکومت میں شامل کرلیا۔ اس کے بعد اس کا متبنیٰ مرزا وزیر علی خاں تخت نشین ہوا لیکن چند دن بعد ہی یہ معزول کردیا گیا اور سعادت علی خاں کا عہد شروع ہوا (۱۷۹۸ء — ۱۸۱۴ء) — لیکن ۱۸۰۱ء میں لارڈ ویلزلی نے کمپنی کی فوج کے مصارف کے لئے روہیلکھنڈ اور دوآبہ کا ایک حصہ چھین لیا
سعادت علی خاں کے بعد اس کے بڑے بیٹے غازی الدین حیدر نے شاہ اودھ کا لقب اختیار کیا۔ اس کے بعد شاہانِ اودھ کی فہرست یہ ہے:-
ناصر الدین حیدر (۱۸۲۷ء — ۱۸۳۷ء) - محمد علی شاہ (۱۸۳۷ء — ۱۸۴۲ء) - امجد علی شاہ (۱۸۴۲ء — ۱۸۴۷ء) اور واجد علی شاہ (۱۸۴۷ء — ۱۸۵۶ء)
لارڈ ڈلہوزی نے ۱۸۵۶ء میں اودھ کو کمپنی کی حکومت میں شامل کرلیا اور واجد علی شاہ کو پنشن دیکر کلکتہ بھیجدیا گیا۔ یہاں ۱۸۸۷ء میں ان کا انتقال ہوا

سعادت خاں برہان الملک	۱۷۲۲ء
صفدر جنگ	۱۷۳۹ء
شجاع الدولہ	۱۷۵۴ء
آصف الدولہ	۱۷۷۵ء
سعادت علی خاں	۱۷۹۸ء
غازی الدین حیدر	۱۸۱۵ء
ناصر الدین حیدر	۱۸۲۷ء
محمد علی شاہ	۱۸۳۷ء
امجد علی شاہ	۱۸۴۲ء
واجد علی شاہ	۱۸۴۷ء — ۱۸۵۶ء

افغانستان

افغانستان کی آزادی کی تاریخ ۱۷۴۷ء سے شروع ہوتی ہے۔ غوریوں کے جانے کے بعد وہاں کسی خاندان کی حکومت علٰحدہ قایم نہیں ہوئی بلکہ وہ فارس کی الک خانی حکومت کا صوبہ رہا اور اس کے بعد تیموری حکومت کا

جب مغلوں کی حکومت ہندوستان میں قایم ہوگئی تو وہ کبھی فارس کی حکومت کا صوبہ رہا، کبھی مغل حکومت کا اور کبھی دونوں میں بٹ گیا

کابل و قندھار زیادہ تر اورنگ زیب کی وفات تک مغلوں کے قبضہ میں رہے اور ہرات، فارس کے قبضہ میں۔ ۱۷۳۸ء میں نادر شاہ افشاری (شاہ فارس) نے حملہ کرکے کابل و قندھار لے لیا اور ہندوستان پر حملہ کیا۔ جب وہ قتل ہوا تو ۱۷۴۷ء میں افغانوں نے فارس سے علٰحدہ ہوکر اپنی حکومت علٰحدہ قایم کرنے کا فیصلہ کیا اور احمد خاں ابدالی یا درانی کو اپنا فرمانروا منتخب کیا اور وزارت کا عہدہ جمال خاں کو دیا گیا جو بارک زئی قبیلہ کا سردار تھا، اس کے بعد ایک صدی تک یہی سلسلہ جاری رہا کہ بادشاہ درانی قبیلہ کا ہوتا تھا اور وزیر بارک زئی قبیلہ کا

احمد شاہ درانی نے رفتہ رفتہ تمام افغانستان کو اپنے اثر میں لے لیا، ہرات و خراسان فتح کیا، متواتر ہندوستان پر حملہ کیا، کچھ عرصہ دہلی پر بھی قابض رہا، لیکن اس کا ہندوستانی علاقہ سکھوں کی بڑھتی ہوئی قوت کے نذر ہوگیا جو اٹھارھویں صدی کے اختتام تک تمام پنجاب پر قابض ہوگئے تھے

احمد کے پوتے زماں شاہ نے بارک زئی قبیلہ کے بڑھتے ہوئے اثرات دیکھ کر اس کے بہت سے افراد کو قتل کرا دیا، لیکن اس سے موروثی وزیر خاندان کا اثر اور بڑھ گیا۔ یہاں تک کہ محمود شاہ اور شاہ شجاع کے عہد میں سب کچھ بارک زئی وزیروں کے ہاتھ میں تھا

ہر چند اس خاندان کے اثرات مٹانے کی بہت کوشش کی گئی یہاں تک کہ فتح خاں بارک زئی کو ۱۸۱۸ء میں اندھا کرکے قتل کر دیا گیا، لیکن اس کا نتیجہ بالکل اُلٹا نکلا اور درانی خاندان کو معزول کر دیا گیا اور چند سال تک بدامنی رہنے کے بعد دوست محمد خاں (فتح محمد کا بھائی) ۱۸۲۶ء میں تخت پر قابض ہوکر امیر افغانستان ہوگیا

درانیوں کے زمانۂ انحطاط میں فارس نے ہرات کی واپسی کا مطالبہ کیا اور ۱۸۱۶ء میں حملہ کر دیا، لیکن فتح خاں بارک زئی نے ایرانیوں کو شکست دی

۱۸۳۷ء میں شاہ ایران نے روس کے اشارہ سے پھر حملہ کیا لیکن دس مہینے تک محاصرہ رکھنے کے بعد ۱۸۳۸ء میں ایرانی فوجوں کو ناکام واپس لوٹنا پڑا

جب دوست محمد خاں کا میلان روس کی طرف بڑھا تو برطانوی حکومت نے حملہ کر دیا اور یہ لڑائی ۱۸۳۹ء سے ۱۸۴۲ء تک جاری رہی اور شاہ شجاع کو امیر بناکر سر ولیم مکناٹن (Sir William Macnaughton) کو رزیڈنٹ مقرر کیا گیا، دوست محمد تو خیر اس زمانہ میں خاموش رہا لیکن اس کا بیٹا اکبر خاں برابر بارک زئیوں کا مقابلہ کرتا رہا

۱۸۴۱ء میں مکناٹن اور برنس (Burnes) قتل کر دئے گئے اور ۱۶ ہزار برطانوی سپاہ میں سے صرف ایک آدمی کابل سے

جان بچا کر نکل سکا اس کا بدلہ پالک (Pollck) کی فوج نے ۱۸۴۲ء میں لیا اور اس کے بعد افغانیوں کو ۴۰ سال تک ان کے حال پر چھوڑ دیا گیا

جب دوست محمد نے ۱۸۶۳ء میں انتقال کیا تو اس کے بیٹوں پوتوں میں تخت کے لئے لڑائیاں شروع ہوئیں۔ اس کے بعد برطانیہ نے پھر کابل میں رزیڈنٹ مقرر کرنا چاہا اور اس سلسلہ میں آخر کار شیر علی قتل ہوا اور ۱۸۷۹ء سے ۱۸۸۱ء تک برطانوی فوجوں کو پھر افغانستان میں اُلجھنا پڑا

آخر کار ۱۸۷۹ء میں انگریزوں نے عبدالرحمان (شیر علی کے بھتیجے اور دوست محمد خاں کے پوتے) کو افغانستان کا امیر مقرر کیا

دُرّانی خاندان

احمد شاہ	۱۱۶۰ھ / ۱۷۴۷ء
تیمور شاہ	۱۱۸۶ھ / ۱۷۷۳ء
زماں شاہ	۱۲۰۷ھ / ۱۷۹۳ء
شاہ شجاع	۱۲۱۶ھ / ۱۸۰۱ء
محمود شاہ	۱۲۱۶ھ / ۱۸۰۱ء
شاہ شجاع (دوبارہ)	۱۲۱۸ھ / ۱۸۰۲ء
محمود شاہ (دوبارہ)	۱۲۲۴ھ / ۱۸۰۹ء
علی شاہ (کابل)	۱۲۳۳ھ / ۱۸۱۷ء
ایوب شاہ (پشاور و کشمیر)	۱۲۳۳ھ / ۱۸۱۷ء
کامران (ہرات ۱۲۵۸ھ تک)	۱۲۴۵ھ / ۱۸۲۹ء
شاہ شجاع (تیسری مرتبہ)	۱۲۵۵ھ / ۱۸۳۹ء
فتح جنگ (اسی سال بھاگ گیا)	۱۲۵۸ھ / ۱۸۴۲ء

خاندانِ اتجہ

۱۵۱۴ء —— ۱۸۷۴ء
حکومت = ۳۶۰ سال
افراد = ۳۲

اتجہ جزیرۂ سماترا کے انتہائی شمالی حصہ کا ساحلی مقام ہے۔ یہاں ۱۵۱۴ء سے ۱۸۷۴ء تک ایک زبردست مسلم حکومت رہی ہے اتجہ ہمیشہ سے چھوٹے چھوٹے اضلاع میں بٹا ہوا تھا اور ہر ضلع کا ایک موروثی سردار ہوتا تھا۔ یہ آپس میں لڑتے رہتے تھے لیکن خاندان اتجہ کا سب احترام کرتے تھے۔ اتجہ کے باشندوں کی کیا اصلیت ہے اس کا حال بہت کم معلوم ہے۔ زبان کے لحاظ سے ان کو ملایا کی اقوام میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ سرکاری کاغذات میں یہاں کے فرمانرواؤں کو سلطان لکھا جاتا ہے لیکن عوام انھیں رآجا یا پوٹو کہتے ہیں، چونکہ بندرگاہ ہونے کی حیثیت سے سلاطین اتجہ کو محصول درآمد بہت کافی ملتا تھا اور ملحقہ اضلاع کے سرداروں سے وہ خراج بھی وصول کرتے تھے اس لئے ان کی آمدنی بہت تھی اور وہ پوری شاہانہ شان و شوکت کے مالک تھے

ابتدا میں سلاطین اتجہ پر "اولی بلانگ" جماعت کا بڑا اثر تھا۔ یہ جماعت ان لوگوں کی تھی جن میں فوج کی کمانداری نسلاً بعد نسلٍ منتقل ہوتی چلی آرہی تھی۔ لیکن تیرھویں صدی کے اخیر میں سلاطین اتجہ ان کے اثر سے آزاد ہوکر بالکل خود مختار ہوگئے۔ چونکہ اتجہ اور ہندوستان کے تعلقات قدیم تھے اس لئے اول اول ان کی زبان و تہذیب پر ہندوؤں کا اثر زیادہ تھا لیکن بعد کو جب بہ سلسلۂ تجارت مسلمان وہاں پہونچے تو رفتہ رفتہ یہ اسلام کی طرف مایل ہوگئے چنانچہ ۱۳۴۵ء میں جس وقت ابن بطوطہ یہاں پہونچا تو اتجہ کی اکثر آبادی مسلمان تھی ان کے مذہب میں تصوف کے ساتھ ہلکا سا تشیع بھی پایا جاتا ہے۔ چنانچہ ان کے یہاں سال کے پہلے مہینے کا نام "اَسان اُسین" ہے جو حُسن حُسین کی بگڑی ہوئی صورت ہے۔ یہ نماز بھی پڑھتے ہیں لیکن شافعی طریقہ سے اور حج کے لئے بھی جاتے ہیں۔ یہاں قرآن اور عربی تعلیم کا بھی ایک مدرسہ تھا جہاں دور دور سے طلبہ آتے آتے۔ جمعہ کی نماز پڑھانے کے لئے ان کے یہاں امام مقرر رہتا تھا اور یہ سلسلۂ تصوف یہ قادریہ اور نقشبندیہ سلسلہ سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں

اس خاندان کا بانی علی مغایت شاہ تھا اور سترھویں صدی کے شروع میں بہ زمانۂ اسکندر مُدا یہ حکومت بہت عروج پر تھی۔ اخیر سترھویں صدی میں اس خاندان کی چار خواتین نے بھی حکومتیں کیں لیکن بعد کو عورتوں کی حکومت خلاف مذہب سمجھ کر یہ سلسلہ ختم کردیا گیا اس کے بعد اٹھارھویں صدی کے آغاز میں تخت حکومت کے لئے آپس میں لڑائیاں بھی ہوئیں

چونکہ اس قوم میں بحری قزاق بھی زیادہ تھے جو تجارتی جہازوں کو لوٹ لیا کرتے تھے اس لئے ڈچ والے بہ سلسلۂ تجارت اِدھر آئے تو انھیں فکر پیدا ہوئی، لیکن چونکہ وہ ۱۸۲۴ء میں انگریزوں سے معاہدہ کرچکے تھے کہ سماترا میں اپنا اقتدار قایم نہ کریں گے اس لئے وہ خاموش رہے لیکن بعد کو جب ۱۸۷۱ء میں یہ پابندی ختم ہوگئی تو ان کی فوجوں نے ۱۸۷۳ء میں اتجہ پر حملہ کردیا۔ اس واقعہ کا یہاں کی آبادی پر یہ اثر ہوا کہ متفقہ طور پر تمام امراء نے مل کر جہاد کا اعلان کردیا اور برسوں تک ڈچ فوج کو کامیابی حاصل نہ ہوسکی۔ آخر کار بہ مشکل تمام ۱۹۰۳ء میں ڈچ حکومت کا پورا تسلط قایم ہوسکا۔

فرمانروایانِ اتجہ کی فہرست یہ ہے :-

علی مغایت شاہ	۱۵۱۴ء
صلاح الدین	۱۵۲۸ء

علاؤالدین القہار	۱۵۳۷ء
حسین	۱۵۶۸ء
سلطان مواد	صرف چند دن رہا
سلطان سری عالم	۱۵۷۵ء
زین العابدین	۱۵۷۶ء
علاؤالدین منصور شاہ	۱۵۷۷ء
سلطان بویونگ	۱۵۸۹ء
علاؤالدین رعایت شاہ	۱۵۸۹ء
علی رعایت شاہ	۱۶۰۴ء
اسکندر مودا	۱۶۰۷ء
اسکندر ثانی	۱۶۳۶ء
صفیۃ الدین تاج عالم اسکندر ثانی کی بیوہ	۱۶۴۱ء
نقیۃ الدین نور عالم	۱۶۷۵ء
عنایت شاہ	۱۶۷۸ء
کمالت شاہ	۱۶۸۸ء
بدر العالم شریف ہاشم جمال الدین	۱۶۹۹ء
پرکار عالم شریف لمتوی	۱۷۰۲ء
جمال الدین بدر المنیر	۱۷۰۳ء
جوہر العالم امین الدین	چند دن حکومت کی
شمس العالم	چند دن حکومت کی
علاؤالدین احمد شاہ	۱۷۲۷ء
علاؤالدین جہن	۱۷۳۵ء
محمود شاہ	۱۷۶۰ء
علاؤالدین محمد	۱۷۸۱ء
علاؤالدین جوہر العالم	۱۷۹۵ء
شریف سیف العالم	۱۸۱۵ء
جوہر العالم ثانی	۱۸۱۸ء
محمد شاہ	۱۸۲۴ء
منصور شاہ	۱۸۳۸ء
محمود شاہ	۱۸۷۰ء سے ۱۸۷۴ء تک

مکتوباتِ نیاز

(تین حصوں میں)

اڈیٹر نگار کے تمام وہ خطوط جو جذبات نگاری، سلاست بیان، رنگینی اور البیلے پن کے لحاظ سے فن انشا میں بالکل پہلی چیز ہیں اور جن کے سامنے خطوط غالب بھی پھیکے معلوم ہوتے ہیں ان ایڈیشنوں میں پہلے ایڈیشن کی غلطیوں کو دور کیا گیا ہے اور ۲۸ پونڈ کے کاغذ پر طباعت ہوئی ہے۔

قیمت ہر حصہ کی چار روپیہ علاوہ محصول

شہاب کی سرگزشت

حضرت نیاز کا وہ عدیم النظیر افسانہ جو اُردو زبان میں بالکل پہلی مرتبہ سیرت نگاری کے اصول پر لکھا گیا ہے اس کی زبان و تخیل، اس کی نزاکت بیان اس کی بلندی مضمون اور اس کی انشاء عالیہ سحر حلال کے درجہ تک پہونچتی ہے۔ یہ اڈیشن نہایت صحیح اور خوش خط ہے۔

قیمت دو روپیہ

علاوہ محصول

جذباتِ بھاشا

جناب نیاز نے ایک دلچسپ تمہید کے ساتھ بہترین ہندی شاعری کے نمونے پیش کرکے اُن کی ایسی تشریح کی ہے کہ دل بیتاب ہو جاتا ہے، اُردو میں یہی سب سے پہلی کتاب اس موضوع پر لکھی گئی ہے جس میں ہندی شاعری کے بے مثل نمونے نظر آتے ہیں۔

قیمت بارہ ۱۲ آنے

علاوہ محصول

شاعر کا انجام

جناب نیاز کے عنفوان شباب کا لکھا ہوا افسانہ حسن و عشق کی تمام نشہ بخش کیفیات اس کے ایک ایک جملہ میں موجود ہیں، یہ افسانہ اپنے پلاٹ اور انشاء کے لحاظ سے اس قدر بلند چیز ہے کہ دوسری جگہ اس کی نظیر نہیں مل سکتی تازہ اڈیشن نہایت صحیح و خوش خط سرورق رنگین

قیمت بارہ ۱۲ آنے

علاوہ محصول

فلاسفۂ قدیم

اس مجموعہ میں حضرت نیاز کے دو علمی مضامین شامل ہیں۔

(۱) چند گھنٹے فلاسفہ قدیم کی روحوں کے ساتھ۔

(۲) مادئین کا مذہب۔ نہایت مفید اور دلچسپ کتاب ہے۔

قیمت ایک روپیہ علاوہ محصول

فراست الید

مؤلفہ نیاز فتحپوری۔ اس کے مطالعہ سے ایک شخص انسانی ہاتھ کی شناخت اور اس کی لکیروں کو دیکھ کر اپنے یا دوسرے شخص کے مستقبل، سیرت عروج و زوال، موت و حیات، صحت و بیماری، شہرت و نیک نامی پر صحیح پیشین گوئی کر سکتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ علاوہ محصول

نقاب اُٹھ جانے کے بعد

نیاز فتحپوری کے تین افسانوں کا مجموعہ جس میں بتایا گیا ہے کہ ہمارے ملک کے ہادیان طریقت و علمائے کرام کی اندرونی زندگی کیا ہے اور ان کا وجود ہماری معاشرت و اجتماع [illegible] کے لئے کس درجہ [illegible] ن، پلاٹ و انشاء [illegible] ن افسانوں کا [illegible] دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

قیمت آٹھ آنے علاوہ محصول

مذاکراتِ نیاز

یعنی حضرت نیاز کی ڈائری جو ادبیات و تنقید عالیہ کا عجیب و غریب ذخیرہ ہے ایک بار اس کو شروع کر دینا آخیر تک پڑھ لینا ہے۔ یہ بھی جدید اڈیشن ہے۔ جس میں صحت اور نفاست کاغذ و طباعت کا خاص اہتمام کیا گیا ہے۔

قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے

علاوہ محصول

انتقادیات

حضرت نیاز کے انتقادی مقالات کا مجموعہ فہرست مضامین یہ ہے ایران و ہندوستان کا اثر جرمن شاعری پر، فارسی زبان کی پیدائش پر سو رخانہ نظر، اردو شاعری پر تاریخی تبصرہ، اردو غزلگوئی کی عہد بہ عہد ترقی نقشہائے رنگ رنگ (غالب کی فارسی غزلگوئی پر تبصرہ) ادبیات اور اصول نقد فنون ادبیہ و حقیقت نگاری قیمت چار روپیہ علاوہ محصول

مذہب

حضرت نیاز کا وہ معرکۃ الآرا مقالہ جس میں انھوں نے بتایا ہے کہ مذہب کی حقیقت کیا ہے اور دنیا میں یہ کیونکر رائج ہوا، اس کے مطالعہ کے بعد انسان خود فیصلہ کر سکتا ہے کہ مذہب کی پابندی کیا معنی رکھتی ہے۔

قیمت ایک روپیہ

علاوہ محصول

REGD. N. A 466

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۶۶

نگار کے خاص نمبر

سالنامہ ۱۹۲۸ء

(مومن نمبر) جو ختم ہو چکا تھا اور جس کی مانگ بہت زیادہ تھی۔ دوبارہ شائع کیا گیا ہے مومن کے مطالعہ کے لئے اس کا پڑھنا از بس ضروری ہے۔ قیمت دو روپیہ علاوہ محصول

جنوری ۱۹۴۳ء

اس نمبر میں ریاض خیرآبادی مرحوم کے کلام پر ملک کے متعدد مشاہیر نے نقد و تبصرہ کر کے بتایا ہے کہ ریاض کی شاعری کیا تھی۔

قیمت ایک روپیہ علاوہ محصول

فروری، مارچ ۱۹۴۶ء

جو فن انتقاد پر ملک کے بہترین اہل قلم اور ارباب فکر کے مضامین پر مشتمل ہے۔

قیمت دو روپیہ علاوہ محصول

جنوری، فروری ۱۹۴۸ء

(پاکستان نمبر) نگار کا جوبلی نمبر جس میں دنیا کے سامنے اسلام کی عظمت رفتہ اور تمدن اسلام کے بلند حقائق کو پیش کیا گیا ہے تاکہ مسلمان اپنے مستقبل کی تعمیر کے وقت اسلام کے دور زریں کو نہ بھول جائے جس پر مسلم حکومت کی ترقی کی بنیاد قائم ہوئی تھی۔ قیمت تین روپیہ علاوہ محصول

جنوری، فروری ۱۹۴۹ء

نگار کا افسانہ نمبر ہے جس میں تقریباً تیس افسانے بہترین اہل قلم کے شائع کئے گئے ہیں۔ اس سالنامہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے مطالعہ سے بآسانی معلوم کیا جا سکتا ہے کہ افسانہ نگاری کے کتنے اسکول ہیں اور ہر اسکول کا معیاری فسانہ کیسا ہونا چاہئے۔ قیمت دو روپیہ علاوہ محصول

جنوری، فروری ۱۹۵۰ء

نگار کی ۲۸ سالہ ادبی و تنقیدی خدمات کا نچوڑ جس میں ۱۹۲۲ء سے لے کر ۱۹۴۹ء تک کے تمام تنقیدی رجحانات و انتقادی نمونوں کو واضح کیا گیا ہے اس میں بعض ایسے اکابر شعراء کا تذکرہ و انتخاب کلام بھی شامل ہے جن کے حالات عام طور پر معلوم نہیں ہیں۔ اور جن کا کلام نایاب ہے۔ اس میں جدید تنقیدی میلانات اور ترقی پسند نقادوں کے مقالات بھی شامل ہیں۔

قیمت دو روپیہ علاوہ محصول

جنوری، فروری ۱۹۵۱ء

اس سالنامہ کے دو حصے ہیں پہلے حصے میں "مارس ہنڈرس" کی مشہور عالم کتاب ایک مستقبل کی تلاش کا ترجمہ و اقتباس ہے جس میں اس نے ایران مصر عراق فلسطین وغیرہ ممالک اسلامی کی سیاحت کے بعد وہاں کی موجودہ اقتصادی زبوں حالی اور ان کے اسباب پر روشنی ڈالی ہے اور اسی کے ساتھ یہ بھی بتایا ہے کہ ان کا مستقبل کتنا روشن ہے اگر وہ ترقی کے صحیح راستہ کو جان لیں۔ سالنامہ کا دوسرا حصہ اڈیٹر نگار کے قلم کا ہے جس میں پہلی جنگ کے بعد مسلم حکومتوں کے انقلاب کی تاریخ اور اسکے اسباب کو ظاہر کیا گیا ہے قیمت دو روپیہ علاوہ محصول

سالنامہ ۱۹۵۲ء

(حسرت نمبر) جس میں ملک کے تمام اکابر نقاد ادب نے حصہ لیا ہے اور انتخاب کلام حسرت اس انداز سے کیا گیا ہے کہ آپ کو کلیات حسرت کے دیکھنے کی ضرورت نہ ہوگی حسرت کی شاعری کا مرتبہ معلوم کرنے کے لئے اس کا مطالعہ ضروری ہے

قیمت دو روپیہ علاوہ محصول

سالنامہ ۱۹۵۳ء

(داغ نمبر) جس میں داغ کے سوانح حیات کے بہت سے وہ پہلو پیش کئے گئے ہیں جو اس وقت تک سامنے نہ آئے تھے، اس نمبر میں قیام رامپور و قیام حیدرآباد کے زمانہ کے علاوہ ان کی حیات عشقیہ پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے اور ان کے فن شعرگوئی پر ملک کے مشہور نقادوں نے اظہار خیال کیا ہے قیمت دو روپیہ

سالنامہ ۱۹۵۴ء

(فرمانروایانِ اسلام نمبر) تاریخ اسلامی کا نچوڑ ہے جس میں ولادت نبوی سے لے کر اس وقت تک کی تمام مسلم حکومتوں کے شجرے دے کر ان کے اسباب عروج و زوال کو بتایا گیا ہے۔ یہ سالنامہ دراصل ایک تاریخی کتاب ہے جو ہر لکھے پڑھے کے پاس ہونا چاہئے

قیمت تین روپیہ علاوہ محصول